جملہ حقوق بحق مصنّف محفوظ ہیں۔

مطبوعہ

یونین پرنٹنگ پریس دھلی

اکتوبر سنہ ۱۹۵۴ء

تعداد ایک ہزار قیمت دو روپے

سوزِ خواِنی فانیو! چاۂنی یِمَن کشمیر کیَن
آگرن آرن ہۂندسے سوزِ روانی ہُند ثبوت

اِنتساب

میں انتہائی محبّت و عقیدت کے ساتھ اپنے اس مجموعۂ کلام کو فلاکت زدہ کشمیر کے شاعروں، ادیبوں، مورّخوں، صحافیوں، مصوّروں، موسیقاروں، سنگتراشوں، معماروں، دستکاروں، کاریگروں، محنت کشوں، اور راہِ آزادی میں شہید شدہ مَردوں اور عورتوں سے منسوب کرتا ہوں۔

فانی کاشمیری

گذارِش احوال

اپنی مادری زبان کشمیری میں “حُباب” کے زیرِ عنوان اپنا یہ مجموعۂ کلام ہدیۂ قارئین کرنے میں میرے لئے جو بات باعثِ تحریک اور وجۂ حوصلہ بن چکی ہے۔ وہ ہے اپنے وطنِ مالوف کشمیر کے ذرّہ ذرّہ سے میری والہانہ عقیدت و محبّت۔ ہاں یہی عقیدت اور محبّت جو کہ ایک سچے محبِّ وطن میں رفتہ رفتہ جُنون کی صورت اختیار کر بیٹھتی ہے۔ گو کسی شخص کا خُود ہی اپنے حبِّ وطن کا دعویٰ کرنا خودستائی کے مترادف ہے۔ لیکن بحالتِ جنون ایک مجنونِ محبِّ وطن کی زبان سے اِس قسم کی بات کا معاً نکلنا جہاں کچھ تعجب انگیز نہیں ہے۔ وہاں ناقابلِ اعتنا بھی نہیں ہوسکتا ہے۔ اور خاصکر ایک ایسے جنونی محبِّ وطن کی زبان سے مذکورہ دعوے غیر قدرتی معلوم نہیں ہوتا ہے۔ جس کی فطرت میں شاعری کی افتاد بھی ہو۔ کیونکہ شاعری اور جنون جہاں لازم و ملزوم ہیں۔ وہاں ایک دوسرے کے لئے باعثِ تحریک بھی ہیں۔ ایک شاعر کا ملکۂ شاعری تب تک حقیقی معنوں میں متحرک نہیں ہوسکتا ہے۔ جب تک کہ اُس پر جنوں کی حالت طاری نہ ہو۔

اور جنون کی حالت بھی بجائے خود دِل کو آگ لگا دینے والی شاعری سے پیدا ہوسکتی ہے۔ پس اگر شاعر کے دِل میں آتشِ جنون کے شعلے بھڑک رہے ہوں۔ تو یہ کیسے ممکن ہوسکتا ہے۔ کہ وہ جنون کی حالت میں اپنے شعلہ سامان جذبات و واردات کو دِل کی گٹھری میں باندھ کر رکھے؟

"لپٹنا پرنیاں میں شعلۂ آتش کا آساں ہے
ولے مشکل ہے حکمت دِل میں سوزِ غم چھپانے کی!"

شاعر کے دِل میں آگ لگتی ہے۔ تو وہ گلبار ہوتا ہے۔

"بھری ہو آگ سینے میں تو شعرِ گرم پیدا ہو،
کہ شاعر وہ شجر ہے خنجرا جلتا ہے تو پھلتا ہے"

اوہو! میں تو اصل موضوع سے قدرے بھٹک گیا۔ کہنے کا مطلب یہ ہے کہ اگر ایک مُحِبِّ وطن شاعر بھی ہو۔ تو کیا اُس کا حُبِّ وطن جنون میں بدل نہیں جائے گا۔ اور جنون کی حالت میں اُس کے منہ سے وہی بات سرزد نہیں ہوگی جو کہ اُس کے دِل میں چٹکیاں لے رہی ہو؟ اگر اِس سوال کا جواب اثبات میں ہو۔ تو میرا یہ دعویٰ بھی صحیح ہو سکتا ہے۔ کہ جہاں میری رگ رگ میں حُبِّ وطن کی گرمی سرایت کر گئی ہے۔ وہاں یہ اب اِلتہابِ جنون کے درجے تک جا پہنچی ہے۔ چنانچہ اِسی جنون آساحبِّ وطن کی شِدّت میری اِس منظوم کتاب کی وجہِ تسمیہ بن گئی۔ اور اِس کا نام "حباب" ہُوا۔ یہ نام یا عنوان کہاں تک میرے جنون کی پیداوار منظومات کی اصل رُوح کا عکّاس و آئینہ دار ہے۔ اُس کا فیصلہ قارئین کرام ہی کر سکتے ہیں۔

جذبۂ حُبِّ وطن کو صحیح طور پر نبھانے کے لئے ضروری ہے۔ کہ ایک مُحِبِّ وطن صرف اپنے مُلک کی سرزمین اور آب وہوا، جھیلوں، جھرنوں، ندیوں اور آبشاروں، ٹیلوں، پربتوں اور پہاڑوں، جنگلوں اور مرغزاروں، ویرانوں اور گلزاروں [illegible] حیوانوں اور انسانوں

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

کے ساتھ ہی اظہارِ محبت نہ کرے۔ بلکہ اُس زبان سے بھی پیار کرے۔ جو کہ اُسے مہد سے لیکر لحد تک اپنے خیالات، جذبات اور احساسات کے اظہار کے لئے اپنے آباو اجداد سے ورثہ میں ملی ہو۔ اور یہ امر بھی کیسے مُمکن ہو سکتا ہے۔ کہ جس زبان سے آدمی بچپن ہی سے مانوس ہُوا ہو۔ اور جس کے ذریعے وُہ اپنے محسوسات اور وارداتِ قلب کا اظہار روانی اور بے تکلفی کے ساتھ کرکے اپنے دِل کا بوجھ ہلکا کر رہا ہو۔ اُسی زبان کے ساتھ وہ نفرت کرنے لگ جائے۔ یا اِسکی ترقی سے بے رُخی اور بے اعتنائی برت لے؟ کیا اپنی مادری زبان سے نفرت کرنے والے آدمی پر اُس شخص کی مثال لاگو نہیں ہوگی۔ جو کہ خود ہی اپنی زبان کو کاٹ کر اپنے آپ کو قوتِ گویائی اور گوناگوں لذّتوں اور نعمتوں کے تلذّذ سے محروم کرے۔ یا اپنی ناک کاٹ کر اپنے چہرے کو بدنما اور کریہہ النظر بنا ڈالے؟

کسی فردِ بشر کے جذبۂ حبِّ وطن کا اظہار جس قدرتی پن اور بے ساختگی کے ساتھ اُس کی مادری زبان میں ممکن ہو سکتا ہے۔ اُسی قدرتی پن اور بے ساختگی کے ساتھ اُس جذبہ کا اظہار کسی ایسی زبان میں ممکن نہیں ہوگا۔ جس کے سانچے میں بچپن ہی سے اُس کے خیالات و احساسات ڈھل نہ گئے ہوں۔ لیکن اِس کا ہرگز یہ مطلب نہیں۔ کہ دوسری زبانوں سے نفرت یا اُن کے سیکھنے میں کوتاہی کی جائے۔ کیونکہ دوسری زبانوں سے استغنا، نفرت اور مغایرت کا اظہار جذبۂ حبِّ وطن کی پختگی اور استحکام کے نقیض اور بین الاقوامیت اور عالمگیر اخوت کی فضا کی مسمومیت کا باعث ہوگا۔ حبِّ وطن کا

مطلب یہ نہیں ہے۔ کہ ایک محبِّ وطن کے دل میں صرف اپنے وطن کی محبّت گھر کر چکی ہو۔ اور جغرافیائی حدبندیوں کے تحت اُس میں صوبائی تعصب تنگدلانہ قومیت، نسلی منافرت اور لسّانی تفریق و عصبیت کے جذبات نشوونما پا چکے ہوں۔ بلکہ سچّی حبُّ الوطنی سے مراد ہے اپنے وطن کے ماحول اور افراد سے محبّت اور ساتھ ہی ساری دُنیا کے مختلف ماحولوں اور لوگوں سے دلبستگی اور مانوسیت۔ اور یہی انسانیت اور عالمگیر اخوّت کا اصلی تصوّر ہے

ہاں یہ بھی ٹھیک ہے۔ کہ جب تک ایک آدمی کے دل میں اپنے وطن کی سچّی اور بے لوث محبّت کا جذبہ موجزن نہ ہو۔ تب تک اُسے شاید اِس بات کا احساس نہیں ہو سکتا ہے۔ کہ دوسرے ملک کے لوگوں کو بھی اپنے وطن کے ساتھ گہری محبت اور والہانہ عقیدت کا اظہار کرنے) اپنی مرضی کے تابع اپنی قسمت کو بنانے اور آزادانہ ماحول میں سانس لینے کا حق حاصل ہے۔ اپنے وطن سے محبت اور دوسرے ملک یا مُلکوں سے نفرت نظریۂ فسطائیت کی تعبیر ہے۔ بہر حال حبِّ وطن کے موضوع پر مزید بحث طُولِ عمل کا باعث ہوگی۔ جس کے لئے اِس تمہیدی مضمون میں گنجایش نہیں ہے۔ مُدّعائے موضوع یہ ہے۔ کہ حُبِّ وطن کے اظہار کے ساتھ ساتھ اپنی مادری زبان اور اِس کے ادب کے ساتھ بھی اظہارِ محبّت کرنا ایک محبِّ وطن کا فرضِ اولیٰ ہے۔ چنانچہ اِس ضمن میں میرا ایمان ہے۔ کہ حبِّ وطن کا اظہار مادری زبان کی شعروشاعری میں جس روانی، بے تکلّفی اور مؤثر طریقے سے ہو سکتا ہے۔ اُس بے ساختگی اور اثر آفرینی کے ساتھ کسی دوسرے ذریعہ سے ممکن نہیں۔ لیکن اپنی مادری زبان کی شعروشاعری

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

کو ترقّی دینے کا یہ مطلب نہیں۔ کہ اِسے حُبِّ وطن کا ذریعۂ اظہار بنانے کی بجائے سیاسیات کی بھول بھلیوں میں اُلجھایا جائے۔ کیونکہ فنِ شاعری ایک لطیف اور شریف فن ہے۔ جو کہ اقتدار پرستانہ اور استیلائی سیاسیات کی غلاظت سے ملوّث اور ثقالت سے گرانبار ہونے کا روادار نہیں ہو سکتا ہے۔ یوں تو شعر و شاعری اور سیاسیات کو ایک دوسرے سے کلیتاً الگ کرنا قرینِ مصلحت نہیں ہے۔ کیونکہ شعر و شاعری سے دوسری باتوں کے علاوہ مختلف سیاسی نظریوں کی بھی تصریح و توضیح لطیف پیرایہ میں اور فنکارانہ ڈھنگ سے ہو سکتی ہے۔ لیکن شعر و شاعری کو محض ایک سیاسی جماعت کا آلۂ کار اور اِسکے واحد نظریے کی تبلیغ کا ذریعہ بنانا فنِ شاعری کی لطافت، شرافت اور آزادی پسندی اور آزاد روی کی رُوح کو کچلنے کے مترادف ہے۔ یہاں سوال پیدا ہوتا ہے۔ کہ یہ کیسے ممکن ہو سکتا ہے۔ کہ ایک شاعر کسی خاص سیاسی جماعت یا سیاسی مکتبِ خیال سے تعلق رکھتا ہو۔ اور پھر بھی اپنی شعر و شاعری کے دامن کو مذکورہ جماعت یا مکتبِ خیال سے بچائے رکھے؟ اِس سوال کا جواب یوں ہے۔ کہ ایک شاعر کسی سیاسی جماعت سے متعلق بھی ہو سکتا ہے۔ اور غیر متعلق بھی۔ لیکن غیر متعلق ہونے کی صورت میں بھی، اُس کا اپنا کوئی نہ کوئی سیاسی نظریہ ضرور ہوتا ہے۔ اور اِس نظریے کی تبلیغ کا اُسے پورا پورا حق حاصل ہے۔ لیکن کسی سیاسی جماعت سے متعلق یا غیر متعلق ایک شاعر اگر اپنی شعر و شاعری کی بدولت فقط اپنے سیاسی نظریے کی نشر و اشاعت کا متمنّی ہو۔ اور اِس بات کا روادار نہ ہو۔ کہ کسی دوسری سیاسی جماعت سے متعلق یا غیر متعلق شاعر بھی

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

اپنے سیاسی نظریہ کی تبلیغ کرے۔ تو وُہ شاعر اُس آزادانہ رُوح کو فنا کرتا ہے۔ جو کہ فنِ شاعری کی وجہِ حیات ہے۔ یا تو شاعر کو سیاسیات کی اُلجھنوں میں پھنسنا نہیں چاہیئے۔ یا بصورتِ دیگر اُسے کسی دوسرے شاعر کے سیاسی نظریے کو بھی سُننے اور سمجھنے کی توفیق ہونی چاہیئے۔ نہیں تو اُس کی فسطائی بالادستی اَور سینہ زوری عروسِ سخن کی حسین وجمیل شکل وصورت کو مسخ کرنے کا باعث ہوگی۔

موجودہ دَور کی جاہ طلب اَور اقتدار پرست سیاسی کشمکشوں اَور مخصوں کی شدّت نے ایک شاعر کی شخصیت کو ایک سیاسی لیڈر کی شخصیت سے نمایاں طور متمایز کیا ہے۔ جہاں ایک سیاسی لیڈر اپنی اقتدار پرستانہ سیاست کو کارگر اور کامیاب بنانے اور اپنے سیاسی حریفوں کو پچھاڑنے کے لئے شب و روز نت نئے منصوبے باندھنے اور ریشہ دوانیاں کرنے میں منہمک رہتا ہے۔ وہاں ایک شاعر سیاسی کشاکشوں، مجادلوں اَور سازشوں سے پیدا شدہ مسمومیت سے اپنے مُلک کی فضا کو پاک و صاف رکھنے کی کوشش کرتا ہے۔ ”جہاں ایک سیاسی لیڈر ملک میں فتنہ و فساد کی آگ لگا دیتا ہے۔ وہاں ایک شاعر اُس آگ پر اپنی صُلح جُوئی اَور امن پسندی کا جل برساتا ہے۔“ یعنی سیاسیات کی موجودہ رُوح زسانوعیت و صورت کے مدِّنظر امن آشتی، رواداری اَور بھائی چارہ کی فضا کو خوشگوار رکھنے کے لئے ایک شاعر پر جو ذمّہ داری عاید ہوتی ہے۔ وُہ ایک سیاسی لیڈر کی ذمّہ داری سے کہیں زیادہ اہم اَور گراں ہے۔ پس ضروری ہے کہ سارے شاعر اپنے مختلف سیاسی نظریوں اَور

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

عقیدوں کے ہوتے ہوئے بھی متحد ہو کر ایک ایسا خوشگوار ماحول قایم کرنے کی سعیِ بلیغ کریں۔ جس میں سماج کے ہر فرد کو آزادی کا سانس لینا نصیب ہو لیکن بازیگاہِ سیاست کے مداریوں کی طرح اگر اقلیمِ سخن میں بھی محض سیاسی مصلحتوں کی بنا پر شاعروں کی ایک ٹولی دوسری ہم جنس ٹولی کو "بلیک آؤٹ" کرنے یا پچھاڑنے کی کوشش کرے۔ تو اِس مذموم طریقِ کار سے فنِ شاعری کو فائدہ کی بجائے نقصانِ عظیم پہونچنے کا احتمال ہے۔

فانی کاشمیری
۳۰؍ ستمبر ۱۹۵۴ء
نئی دہلی

چھا کعبہ، کلیسا، کنشت، بُت خانہ وطن سون؟

(۱) کُس گاش؟ کِمُوک جلوہ؟ کُس نُورانہ وطن سون؟
دیوانہ کران عالمس جانانہ وطن سون!
(۲) خُمّارہ ہِتِن صُوفِین، رِندن نہ زِندن ہُشد
خُمّار لووی، تمے لوُوی، میخانہ وطن سون!
(۳) چھس ساتہ بمان گتھ کران آدم تہ فرشتے!
چھا کعبہ، کلیسا، کنشت، بُت خانہ وطن سون؟
(۴) نَفَرِہ دارِہ وَزھے تارکَوُتھ حُورہ وُچھن نُور!
کُس مانہِ ؤسِت آدٕ ٹون اسمانہ وطن سون؟
(۵) چھس چُونہِ جران اندر انڈِئ پوش رنگا رنگ!
کیا زوتہ وُتُوئی لالہ فۆل دُردانہ وطن سون!
(۶) کیا لولہ چمن اوس بُلبُل دُورہ بوان آس،!
اکِ دفنہ شُبان اوس کیا شاہانہ وطن سون!
(۷) منحوس کنڈیو ارکھلو ؤلمت چھُو گُلن نال !
گلزارٕ نیبرٕ کرِنٕ اندرٕ ویرانہ وطن سون!
(۸) تُل شور وُچھت فانیس لوو رنگ زمانگ
کوٚت تام مگر روزِہ ؤدنٕ افانہ وطن سون؟
(۹) کوٚت تام تُلن ہمتس استادٕ کرِن وٲلۍ؟
چھس موقہ زبر جل وُتھِن وۆن پانہ وطن سون

کیا ہمارا وطن (کشمیر) بھی کوئی کعبہ ہے۔ کلیسا ہے؟ یا بتخانہ ہے؟

(۱) بھلا ہمارا معشوق — ہمارا وطن (کشمیر) — کونسی روشنی ہے؟ کس کا (دلربا) جلوہ ہے؟ اور کونسا نورِ انوار ہے؟ جو یہ ساری دُنیا کو اپنا والہ و دیوانہ بناتا ہے!

(۲) ہمارا وطن مست الست صوفیوں، رندوں اور زندہ دِلوں کا ایک نیا ہی خمار ہے! ایک نئی ہی شراب ہے! اور ایک نیا ہی میخانہ ہے!

(۳) واہ واہ! آدم اور فرشتے تو ہر وقت اِس کے آگے سجدہ ریز ہوتے ہیں! اور اِس کا طواف کرتے ہیں! — کیا ہمارا وطن بھی کوئی کعبہ ہے؟ کلیسا ہے؟ کنِشت ہے یا بتخانہ ہے؟

(۴) ستاروں نے اپنے جھروکے کھول کر رکھے۔ تاکہ (فردوس بریں کی) حوریں ہمارے وطن کے جلوۂ انوار کا نظارہ کریں! بھلا یہ کون مان سکتا ہے۔ کہ ہمارا وطن عرشِ معلےٰ سے ہی نیچے اُتر آیا؟

(۵) گوناگوں و بوقلموں پھول چاروں طرف اِس کی میناکاری اور ترصیع و تزئین کرتے ہیں! — کیا نورانی ہے ہمارے محبوب وطن کا رنگ برنگی ہیلر !

(۶) کیسا ہی دلربا تھا ہمارے وطن کا گلستان محبت۔ جس کے دیدار کے لئے

دور دور سے بلبلیں آتی تھیں! ——— اور کس شاہانہ ٹھاٹھ کا حامل تھا کبھی ہمارا وطن!

(۷) لیکن اے وائے! منحوس کانٹوں اور اَرکھلوں، (زہریلی جھاڑیوں) نے گلوں کو بُری طرح سے گھیر لیا ہے! ——— باہر سے تو گلستاں معلوم ہوتا ہے! لیکن اندر سے ویران اور اُجاڑ ہے ہمارا وطن!

(۸) زمانے کا رنگِ نو دیکھ کر قانی (شاعر) نے بھی شور مچایا۔ کہ "ہمارا وطن اب کب" تک محض ایک افسانہ رہ سکتا ہے؟

(۹) "اب کب" تک کھڑا کرنے والے ایک گرے ہوئے کو ایستادہ کرتے رہیں گے؟ اب تو وقت ہے۔ جب کہ ہمارے وطن کو اپنی ٹانگوں پر فوراً کھڑا ہونا چاہیے!"

ترانۂ وطن

(۱) پِوان لول چھُ نُوئی وطن دمبدم چھُم!
مِ چھُ نُوئی قسم چھُم، مِ چھُ نُوئی قسم چھُم!
مِ چھُم ہول چانین وَتن ہُند قسم چھُم!
مِ چھُ نُوئی قسم چھُم، مِ چھُ نُوئی قسم چھُم!
(۲) یِتھے مائہ جِگرس اندر بقرارٕی؟
یِتھے مآ چھُ خُونہ دٕریاو جارٕی؟
کھتان ہولہ زخمن پِہ چھُن لولہ نَم چھُم!
مِ چھُ نُوئی قسم چھُم، مِ چھُ نُوئی قسم چھُم!
(۳) یِیا تاب؟ چھُم آبشارن اندر دِل!
سَرن، آگرن، جُوئبارن اندر دِل!
رَگن ہنٛر پِہ چھُ نُوئی وزان زیر و بم چھُم!
مِ چھُ نُوئی قسم چھُم، مِ چھُ نُوئی قسم چھُم!
(۴) مَتیا مائے وَنتم مِ چانے بہارٕچ؟
نشاطن، نسیمن اندر سوٚنتہ واوٕچ؟
بھران لولہ سان کُس گُلن ہنٛد الم چھُم!
مِ چھُ نُوئی قسم چھُم، مِ چھُ نُوئی قسم چھُم!

(٥) ژٕ میخانہ میٚونُوی تہٕ کلہ وال میٚونُوی !
ژٕ پیمانہ میٚونُوی دِلک حال میٚونُوی !
مٕہ چانیٚن گُلن مشرٕوِنُن جامِ جم چھُم !
مٕہ چھُنُوی قسم چھُم ! مٕہ چھُنُوی قَسم چھُم !

(٦) خیالن بہارا مٕہ چانیٚن گُلن ہُنْدا !
دِماغس خارا چُلن، بُلبُلن ہُنْد !
پھولان سَربسر ناوٕہ چانےٚ قلم چھُم !
مٕہ چھُنُوی قسم چھُم، مٕہ چھُنُوی قسم چھُم !

(٧) یِمَن شالہ مارن، یِمَن لالہ زارن
یِمَن کوہسارن، یِمَن، مرغزارن
نظر آلہ داں روزہ ہا، ژوڈٕ یہ غم چھُم !
مٕہ چھُنُوی قسم چھُم، مٕہ چھُنُوی قسم چھُم !

(٨) نظر مٕہ بھَرِمہ راوِہ تصویر سور گچھِ ؟
یَزِ ر مائہ ژشراوِہ تعبیر شور گچھِ ؟
مٕہ فِردوس چھُنُوی تہٕ چھُنُوی اِرَم چھُم !
مٕہ چھُنُوی قسم چھُم، مٕہ چھُنُوی قسم چھُم !

(٩) مٕہ زاژٲیٕدن کوٚنٛدٕ ہندوستانٕچ ؟
مٕہ ڈالیا جِسوٕ گرمیا شورہ خاپٕچ ؟
مٕہ شہجار چھُنُوی تہٕ چھُنُوی کرم چھُم !

مےٚ چونُوی قسم چھُم، مےٚ چونُوی قسم چھُم!

(۱۰) مےٚ ما دینِ وا ایمان؟ مےٚ ما دھرم مِلّت؟
مےٚ ما کعبہ، بُتخانہ، گیتا نہ سُنّت؟
اگر چھُم نہ چونُوی مےٚ دٲرو حرم چھُم!
مےٚ چونُوی قسم چھُم، مےٚ چونُوی قسم چھُم!

(۱۱) بُو ما زانہ قبلس سلاما نمازا؟
بُو ما زانہ پۄتلیٚن کرٕن پوشہ پُوزا؟
اگر چھُم تہ ہر ذرّہ چونُوی صنم چھُم!
مےٚ چونُوی قسم چھُم، مےٚ چونُوی قسم چھُم!

(۱۲) مےٚ جانے خیالے دِلس اُستواری!
مےٚ جانے خیالے زُوس پائیداری!
مےٚ جانے خیالے رَواں دَم قدم چھُم!
مےٚ چونُوی قسم چھُم، مےٚ چونُوی قسم چھُم!

(۱۳) مگر کیٛازِہ رُوبس مےٚ رنگ اَنہ ہنٛدُ میُوٗ؟
گُلابس چھُن آبرن زُورِہ کم نِیوٗ؟
پزرٕی چھُو جانٕنٕن دُکھن ہنٛد صدم چھُم!
مےٚ چونُوی قسم چھُم، مےٚ چونُوی قسم چھُم!

(۱۴) بُو کیٛازا اُچھن سینہ خونین چونُوی؟
بُو تا اُچھن نُون سر کیٚس ییہ گردنوئی؟

سِتَم چون پٔننِس دِلَس پیٹھ سِتَم چھُم !
مےٚ چونُوۍ قَسم چھُم، مےٚ چونُوۍ قَسم چھُم !

(۱۵) مگر مرحبا فانیَس جان بازَس !
طُفانن اندر لڑونِس شاہباز س !
یکھن پیٹھ اُوڈرواں جہادچ عَلم چھُم !
مےٚ چونُوۍ قَسم چھُم، مےٚ چونُوۍ قَسم چھُم !

ترجمہ

ترانۂ وطن

(۱) اے میرے محبوب وطن (کشمیر) مجھے تیری یاد لمحہ بہ لمحہ رہ رہ کر ستا رہی ہے! مجھے تیری قسم ہے! مجھے تیری سوگند ہے!

مجھے تیری راہوں کی محبت گدگدا رہی ہے، تڑپا رہی ہے! مجھے تیری قسم ہے! مجھے تیری سوگند ہے!

(۲) کیا میرے جگر میں یونہی بیقراری ہے؟ کیا میری آنکھوں سے یونہی خون کی ندیاں بہہ رہی ہیں؟ یہ تو تیری ہی فرقت اور محبت کا ناخن ہے۔ جو میرے درد بھرے گھاؤں اور زخموں کو کُرید رہا ہے! مجھے تیری قسم ہے! مجھے تیری سوگند ہے!

(۳) بھلا مجھے قرار کیونکر آئے؟ میرا دل تو تیری آبشاروں، جھیلوں، سرچشموں اور جوئباروں (کی محبت) میں دھڑک رہا ہے! اور میری رگ رگ میں تیرا ہی زیر و بم مترنّم ہے! مجھے تیری قسم ہے۔! مجھے تیری سوگند ہے!

(۴) ذرا بتا تو سہی۔ کہ آیا میں تیری بہار اور نشاط اور نسیم ایسے چمنستانوں میں چلنے والی بادِ بہاری کو کبھی بھول سکتا ہوں۔ جو کہ فرطِ محبت سے میرے دامن کو پھولوں سے بھر دیتی ہے؟ مجھے تیری قسم ہے! مجھے تیری سوگند ہے!

(۵) تو ہی تو میرا میخانہ ہے اور میرا ساقی ہے! تو ہی تو میرا پیمانہ ہے اور میرے دل کی مستی و حالت ہے! تیرے ہی گلوں میں میرا جامِ جم ہے! مجھے تیری قسم ہے! مجھے تیری سوگند ہے!

(۶) میرے خیالات میں تیرے ہی پھولوں کی بہار اور برجستگی ہے۔ اور میرے دماغ میں تیری ہی قمریوں اور بلبلوں کا خمار رہتا ہے! تیرے ہی نام سے میرا قلم سربسر کھل اٹھتا ہے اور گلبار رہتا ہے۔ مجھے تیری قسم ہے۔ مجھے تیری سوگند ہے!

(۷) اِن شالہ مار ایسے باغوں پر، اِن لالہ زاروں پر، اِن کوہساروں، چراگاہوں اور مرغزاروں پر میں ہر دم اپنی نظریں نثار کرتا رہوں!— یہی میری حسرت ہے اور یہی میری آرزو! مجھے تیری قسم ہے! مجھے تیری سوگند ہے!

(۸) کیا فرضی جنّت کی تصویر میری نظر کو بہکا سکتی ہے؟ کیا خیالی بہشت کی تعبیر مجھے اصل حقیقت سے بیگانہ بنا سکتی ہے؟ آخر تو ہی تو میری جنّت الفردوس ہے اور میرا گلزارِ ارم ہے! مجھے تیری قسم ہے! مجھے تیری سوگند ہے!

(۹) کیا ہندوستان کی دہکتی ہوئی بھٹّی میرے تن بدن کو جھلسا سکتی ہے؟ کیا بارود خانہ کی شِدّت حرارت مجھے حواس باختہ کر سکتی ہے؟ نہیں مجھ پر تو تیری ہی چھایا اور ٹھنڈک ہے اور تیری ہی نظرِ کرم ہے! مجھے تیری قسم ہے! مجھے تیری سوگند ہے!

(۱۰) میرا دین و ایمان (یعنی رسمی دین و ایمان) ہے نہ کوئی دھرم اور مِلّت!

میرا کعبہ و بتخانہ ہے نہ کوئی گیتا اور سنّت! اگر ہے تو تو ہی میرا دیر و حرم ہے! مجھے تیری قسم ہے! مجھے تیری سوگند ہے!

(۱۱) میں قبلہ کو سلام اور سجدہ و سجود کرتا ہوں نہ بتوں کو پھولوں سے پوجتا ہوں! اگر ہے تو میرے لئے تیرا ہی ہر ذرّہ صنم ہے! مجھے تیری قسم ہے! مجھے تیری سوگند ہے!

(۱۲) تیرے ہی خیال سے میرے دل کی استواری ہے! تیرے ہی خیال سے میری جان کی پائیداری ہے! تیرے ہی خیال سے میرا دم قدم رواں ہے! مجھے تیری قسم ہے! مجھے تیری سوگند ہے!

(۱۳) مگر میرے چہرے پر "ارنی" کے پھول کی زردی کیوں چھائی ہے؟ بھلا گلاب کے آبھرن اور سنگار کو کس نے اڑا لیا ہے؟ (یعنی میرے گلاب نما چہرے کا رنگ کیوں فق ہو چکا ہے؟) حقیقت تو یہی ہے۔ کہ مجھے تیرے ہی دکھوں کا صدمہ ہے! مجھے تیری قسم ہے! مجھے تیری سوگند ہے!۔

(۱۴) کیا میں تیرے سینے کو خونیں دیکھنا برداشت کر سکتا ہوں؟ کیا سورج اور چاند کو گہن آلودہ دیکھ کر مجھے مسرّت ہو سکتی ہے؟ نہیں۔ تجھ پر جو ظلم و ستم ہو رہا ہے۔ وہ میرے ہی دل پر ظلم و ستم ہے! مجھے تیری قسم ہے! مجھے تیری سوگند ہے!

(۱۵) مگر فانی (شاعر) ایسے جانباز کو مرحبا! ہاں ہاں۔ آندھیوں اور طوفان میں لڑنے والے اس شاہباز کو مرحبا۔ جو کہ اپنے پروں پر علم جہاد لہرائے جا رہا ہے! مجھے تیری قسم ہے! مجھے تیری سوگند ہے!

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

یہ سورُوٕی چھُو بے چارہ مِسکینہ سُند خوٗن!

(۱) کمہِ تازگی یاوُنس نازنینَن؟
کُمُوک سازِ شوبان ڈکَن مہ جبینَن؟
کُمُوک غازہ ژٔل رٔل بہارِ حسینَن؟
اَچھن منٛز خمارا، کُمُوک جوش سینَن؟
یہ سورُوٕی چھُو بے چارہ مِسکینہ سُند خون!

(۲) کمہِ نازکی سُنبلَن پیچ و تابن؟
کُمُوک رنگ رویِن گُلالن گلابن؟
کُمُوک سوز بُرٕ بُرٕ چھُو سازَن ربابن؟
کُمُوک جوش ثرٕ ثرٕ شرابن کبابن؟
یہ سورُوٕی چھُو بے چارہ مِسکینہ سُند خون!

(۳) کمِک لعل جٔرٕ جٔرٕ چھہ تاجن کُلہ مارن؟
نشُبان جوُنہِ تارن لرَن محنتہ ہارن؟
چھُو کارس مِہ کمِہ پختگی پختہ کارن؟
کمہ پیٹھ گرمی خزانن تہ دیارن؟
یہ سورُوٕی چھُو بے چارہ مِسکینہ سُند خون!

(۴) کمہِ برقراری چھُو برانٔن خزانن؟

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

کَمہِ بٔ قرٲری چھہ پٔرون نہ ژھاین ؟
کَمہِ بٔ قرٲری طنابن قلاین ؟
کَمہِ بٔ قرٲری عذابن بلاین ؟
یہ سورُوئ چھُو بے چارہ سکینہ سُند خُون!

(۵) کَمہِ ژاپ ژٲمژ رذیلن اصیلن؟
کَمہِ ژاپ ژٲمژ فیاض بخیلن؟
کَمہِ ژاپ ژٲمژ گواہن وکیلن ؟
کَمہِ ژاپ ژٲمژ ارُیٔن تَے علیلن ؟
یہ سورُوی چھُو بے چارہ سکینہ سُند خُون!

(۶) کَمہِ پیٚتر گرمی دۄہے شورہ خانن؟
کَمہِ پیٚتر گرمی کوٚہن آسمانن ؟
کَمہِ پیٚتر گرمی چھہ آتش دہانن ؟
کَمہِ پیٚتر گرمی فشانن ترانن ؟
یہ سورُوئ چھُو بے چارہ سکینہ سُند خُون!

ترجمہ

یہ تو بیچارے مسکین کا خون ہے!

(۱) بھلا نازنینوں کے جوبن میں یہ کس چیز کی تازگی اور نکھار ہے؟ اور مہ جبینوں کی پیشانیوں پر یہ کونسا ساز (سہاگ) خوشنما معلوم ہوتا ہے؟ بھلا حسینوں (کے گلاب نما رُخساروں) پر یہ کس غازے کی بہار ہے؟ اُنکی چشمِ نازنین یہ کس چیز کا خمار ہے؟ اور اُنکی چھاتیوں میں یہ کس شے کا جوش اور اُبھار ہے؟

یہ تو بیچارے مسکین کا خون ہے!

(۲) بھلا سُنبلوں کے عقدوں اور مرغولوں میں یہ کس چیز کی ناز و نزاکت ہے؟ اور لالہ کے پھولوں اور گلابوں کے رُخساروں پر یہ کونسا رنگ جھلک رہا ہے؟ بھلا چنگوں اور ربابوں میں یہ کس چیز کا سوز و ساز مترنم ہے؟ اور شرابوں اور کبابوں میں یہ کس شے کا جوش بھرا ہوا ہے؟

یہ تو بیچارے مسکین کا خون ہے!

(۳) بھلا تاجوں اور طوماروں میں یہ کس چیز کے لعل جگمگا رہے ہیں؟ اور موتیوں کے ہاروں کی لڑیوں میں یہ کس شے کی چمک دمک ہے؟ بھلا پختہ کاروں کے کام (ہنر) میں یہ کس چیز نے پختگی لائی ہے؟ اور سیم و زر کے خزانوں میں یہ کس شے کی اِتنی گرمی اور فراوانی ہے

یہ تو بیچارے مِسکین کا خون ہے!

(۴) بھلا پُرانے (زاید المیعاد) خداؤں اَور دیوتاؤں کو، (توہّمات کے) پردوں اَور حجابوں کو، (ظلم و ستم کی) طنابوں اَور زنجیروں کو، قیدخانوں کی (اُونچی اُونچی) فصیلوں اَور دیواروں کو، اَور اذیتوں اَور آفتوں (کے حربوں) کو کیوں آج تک برقرار رکھا گیا ہے؟

صرف بیچارے مِسکین کا خُون چُوسنے کے لِئے!

(۵) بھلا رذیلوں اَور اصِیلوں کو، فیاضوں اَور بخیلوں کو، گواہوں اَور وکیلوں کو اَور تندرستوں اَور علیلوں کو یہ کس چیز کی اِتنی چاٹ لگ گئی ہے؟

یہ تو بیچارے مِسکین کا خُون ہے!

(۶) بھلا بارُود خانوں، پہاڑوں، آسمانوں، آتش دانوں اَور افسانوں اَور ترانوں میں یہ کِس شے کی اِتنی گرمی اور جوش و خروش ہے؟

یہ تو بیچارے مِسکین کا خُون ہے!

یاوُن

(۱) بہارا پوشہِ وارین ہنُد، خُمارا لولہ ٹارین ہنُد!
سرُودا، بُلبُلشا لولہ وَنِچَن لولہ ہارین ہنُد!
(۲) زمانچ رنگہ ناوا، پرٛنگہ ڈولیا، آنہ زانپانا
حسینن، نارمَندین، لچھ یاوین، اَچھ دارن ہنُد!
(۳) جنُونچ کونٛدہ، جوشچ نارہ منقلُ، غیرچ وُزملہ!
طُفانا، خاراخاہا! نارہ سوُدرن، واو یارین ہنُد!
(۴) گرٛزان پاڈرِ شہا جنگلُک، زٹان وگ مدہوسا پنجرُک!
لتن تل سیدنُگ پروانہ ییُس شالن تہ ترٛارین ہنُد!
(۵) وسَان آرا دَوانِ ہان پھرکانِ، شوران، چھکانِ پوٛنیا!
وُچھان پاسا بٹھین، بالن، ہنٛزین نے آبہ نارین ہنُد!
(۶) گہا، گاشا، جمالا! پختگی ہنٛز شوُبہ وٛن رمالا!
مگر تارن اندر پوچھرہنا چارین تہ فیارین ہنُد!
(۷) کوٛہن ہنُد لوسہ وُن تھزرا! مودُر پوسہ، مودُر سُپنا!
جوٛانی ہارہ وُن بازا پوتُس زن ہارہ زارین ہنُد!

مگر یوزان کوتاہ شور و شر چھُس اِنقلابن ہُند!

(۱) وُچھت عبرت یواں چھُم عالما خوابن سرابن ہُند!
حجابن ہُند، طنابن ہُند، عذابن ہُند، عتابن ہُند!
(۲) وُچھان چھُس عالما باکن، وِواکن، اِضطرابن ہُند!
ؤشن، وائن، ڈوکھن، دادئن، سوالن پیچ و تابن ہُند!
(۳) وُچھان چھُس عالما پرائن حِسابن تَے کِتابن ہُند!
سہدئن، ساون، شرُئن، معصم خیالن بے حِسابن ہُند!
(۴) وُچھان چھُس عالما باغن، جوین، رنگین گلابن ہُند!
ربابن، ساز سنطورن، شرابن تَے کبابن ہُند!
(۵) غلامی، عاجزی، بندگی، ہڑر، شرمندگی، نرمی!
یِتھوُئی اک عالما سیوٗد سادہ ڈیشان چھُس "ثوابن ہُند!
(۶) نہ ؤتھنس وارہ دِن فرصت، نہ بٔہنس وارہ دِژن مہلت!
یِتھوئی اک عالما ظالِم وُچھان چھُس رو بہ دابن ہُند!
(۷) غریبس خوٗن چوٗن چھا یا امیرس خوٗن چوٗن، جائز؟
یہ زانُن مانہٕ گو زانُن گناہن تَے ثوابن ہُند!
(۸) دِلن منز ژور، تنگی نظرِ، ناداری خیالن منز!
مگر یوزان کوتاہ شور و شر چھُس "اِنقلابن" ہُند!
(۹) پرژ ہو کیا فانِیس پانے سوالاُیس جواباُیس
رٕ چھِکھ حاجت سوالن ہُند، یہ چھِکھ حاجت جوابن ہُند!

ترجمہ

لیکن میں "انقلابوں" کا کس قدر شور سنتا ہوں!

(۱) مجھے عبرت حاصل ہوتی ہے خوابوں، سرابوں، حجابوں، طنابوں، عذابوں، اور عتابوں کی دنیا کو دیکھ کر!

(۲) میں ایک عالم دیکھتا ہوں شیون و شین، بکا و بین اور اضطرار و اضطراب کا!
میں ایک عالم دیکھتا ہوں آہوں، کراہٹوں، دکھوں، دردوں، سوالوں اور پیچ و تابوں کا!

(۳) میں ایک عالم دیکھتا ہوں پرانے اندازوں، اقداروں اور حساب و کتاب کا!
میں ایک عالم دیکھتا ہوں سادہ لوح انسانوں، بھولے بھالے بچوں، معصوم خیالوں اور بے شعوروں کا!

(۴) میں ایک عالم دیکھتا ہوں باغوں، جوئباروں، رنگیں گلابوں، ربابوں، سازوں، سنطوروں، شرابوں اور کبابوں کا!

(۵) غلامی، عاجزی، بندگی، احساسِ کمتری، شرمندگی اور نرمی! —
— میں ایک ایسی ہی سیدھی سادی دنیا دیکھتا ہوں "نوابوں" کی!

(۶) نہ اٹھنے کی پوری فرصت دی جائے اور نہ بیٹھنے کی پوری مہلت! —
میں ایک ایسی ہی ظالم دنیا دیکھتا ہوں رعب و داب اور ڈانٹ ڈپٹ کی!

(۷) کیا غریب کا خون چوسنا جائز ہے یا کہ امیر کا؟ — یہ سمجھنا ہی گناہوں اور ثوابوں کے (اصلی) مفہوم کو سمجھنے کے مترادف ہے۔

(۸) دلوں میں چور (بے ایمانی) ہے، نظر میں تنگی ہے اور خیالوں میں

سُبکی اور اوچھا پن ہے! لیکن میں پھر بھی "اِنقلابوں" کا کس قدر شور و شر سُنتا ہُوں!

(۹) بھلا فانی (شاعر) سے کیا پُوچھیں؟ وُہ تو خود ہی سوال بھی ہے اور جواب بھی! اُسے نہ سوال سُننے کی ضرورت ہے اور نہ جواب دینے کی!

لول

(۱) سُلے رٕوشہٕ فولہٕ ؤن، فُوٕلے پوشہٕ باغٕچ ر!
سُلے توشہ ؤن، یاوٕگی سوٚنہٕ واوٕ پچ ر!
(۲) موٚدُر میٹھ آواز سازٕچ، رٕبابٕچ ر!
موٚدُر میٹھ لوٚیا گلاٚلیچ، گلاٚبچ ر!
(۳) وُشِن گرٕائے، دُبہٕ رائے، بُہُ رائے آنٕچ ر!
اندرٕ یاٚن، پانے وُزِن، ناگہ راوٕچ ر!
(۴) اندرٕ آوٚلن داوہ ژوٚس آبہ سٕوٚدُرک!
اندرٕ وُز ملا آیہٕ ژوس آسمانٕچ ر!
(۵) رٕیہا خوش لٕوٚن یا موٚدُر بیقرٲری!
گرٕکے شورہٕ رس گرٕک اندرٕ آبہ باغٕچ ر!
(۶) ٹھُولپِ منٕزٕ وُڑان پانہٕ ژوس جانو اما!
کران گتھ جہانس برٕان ژٕرٕھ زمانٕچ ر!
(۷) صفا وانہ تے لاگہ ژوٚس زُونہ گاشا!
اَسن ترٕایہٕ نظرا اکھس آفتابٕچ ر!
(۸) شوٚ دُر جال ستانہ معصوم ترٕٹن ہَنز!
مشیٖع گُمتیا، زامنا میٹھہِ خوابٕچ ر!
(۹) حُباب آگرٕک ہیٚت ابرُ سوٚنٕت کالک!

چھکان بأگران تَے نظر نو بہارٕچ ر !
(۱۰) گہا شبنمک لُو بہ وُن پوشہٕ وتھرن!
یہ رنگینیا شوُبہ وٕن، محتہ ہارٕچ ر !
(۱۱) بہارِ اگُلک، سُنبلک زأوُ جارا !
قدس مشر لبٕت زمیا سروِ نازچ ر!

محبّت

(۱) کیا ہے محبت؟ — ایک ہنسی اور بہار — صبح سویرے — پھلواری میں — کھلتے ہوئے پھولوں کی! کیا ہے محبّت؟ — ایک بانکپن — تھرکتا اور جھومتا ہوا — دمِ سحر — بادِ بہاری کا!

(۲) کیا ہے محبّت؟ — ایک لہر اور دھڑکن — گرم گرم پانی کی! — ایک ام بہار — بلبلوں کا! — کیا ہے محبّت؟ — ابھرنا اور اچھلنا — پانی کا — خود بخود — اندر ہی اندر — سرچشمہ کے!

(۳) کیا ہے محبّت؟ — ایک آواز — سریلی اور میٹھی — ساز اور رباب کی! — کیا ہے محبّت؟ — ایک خوشبو — میٹھی میٹھی اور بھینی بھینی، — گُل لالہ اور گلاب کی!

(۴) کیا ہے محبّت؟ — ایک رقص — بھنور کا — بنا آندھی کے — اندر ہی اندر — ساگر کے! — کیا ہے محبّت؟ — ایک کڑک اور چمک — بجلی کی — اندرونی پردوں میں — آکاش کے — بغیر گھٹاؤں کے!

(۵) کیا ہے محبّت؟ — ایک سوز و گداز — خوش آیند — شعلے کا! — یا ایک بیقراری اور تڑپ — میٹھی میٹھی اور گدگدانے والی! — کیا ہے محبّت؟ — اُبلنا — پانی کا — اندر ہی اندر — برتن میں — بغیر شور و شر کے!

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

(۶) کیا ہے محبّت ؟ — ایک پنچھی — اُڑنے والا (؟) — پھڑکنے والا — پنجرے کے اندر ! — کرتا ہے جو طواف — ساری دُنیا کا — تصور ہی تصور میں !، — اور کرتا ہے پریم — سارے زمانے سے !

(۷) کیا ہے محبّت ؟ — ایک چاندنی — صاف و شفاف، بے لاگ اور بے داغ ! — کیا ہے محبّت ؟ — ایک نظر — تبسّم آمیز — چڑھتے ہوئے سورج کی !

(۸) کیا ہے محبّت ؟ — ایک چال — دِلکش اور مستانہ — ننّھے ننّھے معصوم بچوں کی ! — کیا ہے محبّت ؟ — ایک مستی — شراب کی ! — اور ایک انگڑائی — میٹھے میٹھے سُپنے کی !

(۹) کیا ہے محبّت ؟ — ایک حُباب — گدگدانے والا، — ابرِ بہاری میں — منبعوں، سرچشموں، دریاؤں، جھیلوں اور سمندروں کا ! کیا ہے محبّت ؟ — ایک سبز نظر — نوبہار کی !

(۱۰) کیا ہے محبّت ؟ — ایک چمک اور جھلملاہٹ — اوس کی — دِلکش اور سُہانی — پھول کی پتیوں پر ! کیا ہے محبّت ! — ایک رنگینی اور رعنائی — نظر نواز اور دلربا — شبنم کے ہار کی !

(۱۱) کیا ہے محبّت ؟ — ایک پُر لُطف بہار — گُلاب کی ! — اور — ناز و نزاکت — سُنبل کی ! کیا ہے محبّت ؟ — ایک نرمی اور لچک — سروِ ناز کے قد و قامت کی !

وُچھان چھُس عالمابس اللہ اللہ رام رامن ہنُد!

(۱) نہ یَس ہَواو لامن ہنُد نہ کانْہہ غم لُوکہ پامن ہنُد
تِمِس سنگین دِلس کانْہہ پاس آسیا خاص و عامن ہنُد؟

(۲) نہ یَس کانْہہ خوف تُوفن ہنُد نہ غم عیش آرامن ہنُد
تِمِس آسیا قدم وُچھنک تمنا خوش خرامن ہنُد؟

(۳) دِلک آئینہ یمُسُند جلوہ ہاوان پختہ خامن ہنْد
تِمِس آسیا اثر میچھن کتھن زیچھن سلامن ہنُد؟

(۴) دِلسن مَنز آسہ یُس راتس دوہس ہَرت دردہ ناٗرِچ رِیہہ
تِمِس آسیا قرارا حالِ بد ڈیشِت غلامن ہنُد؟

(۵) چوان یُس ینِہ خُونِچ، ترِیش ہارِت خُون دِیدوَکِن،
تِمِس آسیا ہوَس کانْہہ لولہ جامن لولہ دامن ہنُد؟

(۶) یمِس خُونِس دُودس باسان کُنی لذّت نہ شیرینی
تِمِس آسیا گُمان کانْہہ حلالن تَے حرامن ہنُد؟

(۷) بجرِ انسانہ سُند ینِہ واتہ ہاون پردہ ٹھرِ، تُل رِتُل،
حِسابا از تُوسے لگمت تُویُن پرائین نِظامن ہنُد؟

(۸) اَتی شادی اَتی ماتم مگر سِرِ یَس چھُو کارُک غم
یہِ ہوِئے مطلب یہوئے معنے چھُو اصلی صبح و شامن ہنُد؟

(۹) نہ خُونِس غیرِچ گرمی نہ لِچہ کانْہہ دِلس نرمی

وُچھان چھُس عالمابس اللہ اللہ رام رامن ہُند؟
(۱۰) جِگرآسیا ژھنان سرمایہ دارس سُود خوارس زانہِ
وُچھت نادار مَنشس کانسہِ اک اک چاک جامن ہُند؟
(۱۱) یِہَن نے لُوک ژٹ ژٹ پاٛن، پانٔے قسمتُک دامن
زمانا زیبِٹھے ماظالمن، ژوُرن، غُلامن ہُند؟
(۱۲) کمَن کھوزان؟ کمَن ژھاران؟ کمن یَتھ لُوک ماران پان؟
سٔے سورَیو مہاراجن، نوابن تے نِظامن ہُند!
(۱۳) بنُٛک سپنیوَ لَرَین پرانیَن بنیوَ اک محلہ خانا نوٛوٗ
نوین وعدن، نوین نامن پیامن اِنتظامن ہُند!
(۱۴) چھُو یارن دُشمنن چاوان موٗد رُمس وحدتُک گُنٛزرُک!
بینومُت نوٹھ ما قانی توٗے شہرن تہ گامن ہُند؟

ترجمہ

میں تو فقط "اللہ اللہ" اور "رام رام" کی دُنیا کو دیکھ رہا ہوں!

(۱) جس شخص کو الزاموں اور اتہاموں کی پرواہ ہو نہ لوگوں کے طعن و تشنیع کا غم۔ بھلا ایسے سنگین دِل کو خاص و عام کا کوئی لحاظ ہو سکتا ہے؟

(۲) جِس شخص کو توپوں اور بندوقوں کا ڈر ہو نہ عیش و آرام کی خواہش بھلا ایسے شخص کو خوش خراموں کی خوش رفتاری کا نظارہ کرنے کی کوئی تمنّا ہو سکتی ہے؟

(۳) جِس شخص کے دِل کا آئینہ پختہ کاروں اور خام کاروں کا جلوہ دِکھاتا ہو۔ کیا ایسا شخص چکنی چپڑی اور میٹھی میٹھی باتوں اور لمبے لمبے سلاموں سے پسیج سکتا ہے؟

(۴) جِس شخص کے دِل میں رات دِن دُکھ درد اور رقّت کی آگ جل رہی ہو۔ بھلا ایسے شخص کو غلاموں کے حالِ بد کو دیکھ کر کوئی آرام و قرار نصیب ہو سکتا ہے؟

(۵) جو شخص اپنی آنکھوں سے خون کے آنسو بہا بہا کر اپنے ہی خونِ جگر سے اپنی پیاس بجھا رہا ہو۔ کیا ایسے شخص کو محبّت کے ساغروں اور جرعوں کی کوئی ہوس ہو سکتی ہے؟

(۶) جس شخص کو خون اور دُودھ سے ایک ہی لذّت اور شیرینی ملتی ہو۔

کیا ایسے شخص کو حلال و حرام کا کوئی گمان ہو سکتا ہے؟

(۷) اب تو انسان کی عظمت کو کھلم کھلا پردوں، حجابوں اور رکاوٹوں کو ہٹا ہٹا کر منظرِ عام پر لایا جائے گا۔ جبھی تو آج کل نئے اور پرانے نظاموں کا محاسبہ و موازنہ ہو رہا ہے۔

(۸) ابھی خوشی ہے اور ابھی ماتم ہے۔ لیکن سورج کو اپنے کام کا فکر ہے۔ صبح اور شام کا دراصل یہی مطلب ہے۔ اور ان کی یہی تعبیر ہے۔

(۹) لوگوں کے خون میں غیرت کی گرمی ہے نہ اُن کے دلوں میں محبت کی نرمی ہے۔ میں تو فقط "اللہ اللہ" اور "رام رام" کی دنیا کو دیکھ رہا ہوں!

(۱۰) کیا کِسی مُفلِس کے چیتھڑوں کے ایک ایک چاک کو دیکھ سرمایہ دار یا سُود خوار کا جگر بھی پھٹ رہا ہو گا؟

(۱۱) اگر لوگ خود ہی "قسمت" کا دامن تھام کر نہ بیٹھ جاتے تو ظالموں، چوروں اور غلاموں کا دَور کیوں دراز سے دراز تر ہو جاتا؟

(۱۲) بھلا لوگ کِن سے ڈرتے ہیں؟ کِن کو ڈھونڈتے ہیں؟ اور کِن پر اپنی جانیں قربان کرتے ہیں؟ اب تو مہاراجوں، نوابوں اور نِظاموں کا زمانہ گذر چکا ہے!

(۱۳) پُرانے اور بوسیدہ مکان (انقلاب کے) زلزلہ سے زمین بوس ہو چکے ہیں۔ اور اُن کی جگہ ایک نیا ہی محل تعمیر ہو چکا ہے — نئے وعدوں، نئے معاہدوں اور نئے انتظاموں کا۔

(۱۴) فانی (شاعر) دوستوں اور دشمنوں کو وحدت دیکھا یت

کی میٹھی شراب پلا رہا ہے۔ کیا وُہ اِسی لئے دیہات و بلدیات کا پیارا تو نہیں بن چُکا ہے؟

بہار

لۍ رفوٗئے داغن بہار آو بوش ہیت!

(۱) پوش ژولہ باغن بہار آو بوش ہیت!
جوش ہیت باغن بہار آو بوش ہیت!
(۲) روشہ روشے آو توشان سوٗمتہ واو!
ہوش آو باغن بہار آو بوش ہیت!
(۳) ڈراک اندریوم سرسبز سپنت حُباب!
ڈوٗمتن باغن بہار آو بوش ہیت!
(۴) رنگ برنگی فرشکین پردن اندر
عرشکین باغن بہار آو بوش ہیت!
(۵) سروِ آزادن، گُلن، خوش قامتن
حُسنکین آغن بہار آو بوش ہیت!
(۶) دوٗن یہ کنجن پوشہ نولن، بُلبُلن
آدنکہ راگن بہار آو بوش ہیت!
(۷) لولہ زخمن تازگی برجستگی!
لۍ رفوٗئے داغن بہار آو بوش ہیت!
(۸) لولکوئی دُب دُب دِلن آرن کوٗگن!

آگرن ناگن بہار آو پوش ہیَت !
(۹) سوز و سازک زیر و بم پانڑا درن !
شورِ گچھن ژ راگن بہار آو بوش ہیَت !
(۱۰) دژاپہ بالن زُول زالان لالہ زار !
شالہ مار باغن بہار آو پوش ہیَت !
(۱۱) نیرِ مہیٔے ہیٔے رٲچھ پوشن پہرہ دار !
شان کیا آغن ا بہار آو بوش ہیَت !
(۱۲) پانہ ژون پوشو کمڈ لیو کر، نالہ مت !
نوکرن آغن بہار آو پوش ہیَت !
(۱۳) شامہ سندر جامہ رنگین لٲگ
ثانئے منز باغن بہار آو بوش ہیَت !
(۱۴) بُتھ بُتھس شیت، وُڈھ وُتھس سیتر لولہ ہشت
اِک اکِس لاگن بہار آو بوش ہیَت !
(۱۵) مچونہ طُومارن، مکن، تاجن، گنڈین
کُس سنا لاگن ؟ بہار آو بوش ہیَت !
(۱۶) سرمہ پایلن منز گُلالن شیر شیر !
کُس اچھن لاگن ؟ بہار آو بوش ہیَت !
(۱۷) وٲل آدِل سُنبلن ہنڈ والہ وٲش
کَس سنا لاگن ؟ بہار آو بوش ہیَت !

(۱۸) بُلبُلن، بُمبرِن، ہتین، مَست عاشقن
زالہ ما لاگن؟ بہارہ آو پوش ہیَت!
(۱۹) پیالہ ہیٔے ہیٔے عشقہ پیچاں ہیرِہ ہہوٗر
کھوت تمن آغن؟ بہارہ آو پوش ہیَت!
(۲۰) بُوٹھمُت بُلبُل تہ عاشق سٔیت سٔیتر!
گُس کمِس زاگن؟ بہارہ آو پوش ہیَت!
(۲۱) پوشہ موٗت فانی گُلن تٔے بُلبُلن
بیوٗکھ مشر باگن! بہارہ آو پوش ہیَت!

ترجمہ

بہار

کھِل اُٹھے پھُول — ہجر و فِراق کے داغوں کے!
آئی بہار — لیکر — جوش و خروش اور وَلولے!

---

(۱) کھِل اُٹھے پھُول — باغوں میں! — آئی بہار — لیکر — جوش و خروش اور ولولے! آئی بہار — پھلواریوں میں — لیکر — جوش اور وَلولے!

(۲) خراماں خراماں — ناچتی جھومتی ہوئی — آئی بادِ بہاری! — آیا ہوش — پھلواریوں کو! — آئی بہار — لیکر — جوش وخروش اور وَلولے!

(۳) نِکلا — ہو کر سرسبز — اِن کے دِل کا حُباب! — (پھیل گئی ہریالی — چاروں طرف!) — آئی بہار — جلے ہوئے (اُجاڑ) باغوں میں — لیکر — جوش اور وَلولے!

(۴) آئی بہار — دِکھاتی ہوئی — منظر — عرشِ بریں کی پھلواریوں کا — رنگا رنگ پردوں (منطقوں) میں — فرشِ زمین کے! — آئی بہار — لیکر — جوش وخروش اور ولولے!

(۵) آئی بہار — لیکر — جوش وخروش اور وَلولے —

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

گلگوں، آزاد سَرووں، شمشادوں اَور خوش قامتوں میں — یعنی حُسن وجمال کے بادشاہوں میں!

(۶) سُنایا مژدہ — قلبی محبّت نے — بہار کی آمد کا — بُلبُلوں، ہُدہُدوں، ابابیلوں، "پوشہ تُولوں" قمریوں اَور فاختوں کو! — آئی بہار — لیکر — جوش وخروش اور ولولے۔

(۷) آئی برجستگی، نکھار اَور تازگی — محبّت کے گھاؤں میں! — کِھل اُٹھے پھول — ہجر وفراق کے داغوں کے! — آئی بہار — لیکر — جوش وخروش اَور ولولے!

(۸) سُنائی دیتی ہے — دھڑکن — محبّت کی — دلوں میں — جھرنوں اَور جوئباروں کے! — آئی بہار — لیکر — ہمدانی، جوش وخروش اَور ولولے — منبعوں، سرچشموں، دریاؤں، جھیلوں اور ساگروں میں!

(۹) سنائی دیتا ہے — زیر وبم — سوز وساز کا، — آبشاروں میں! — آئی بہار — لیکر — ترنّم وترمزم — بہشت کے گیتوں اَور نغموں میں!

(۱۰) نِکلے لالہ زار — چراغاں کِئے ہوئے — پربتوں اَور پہاڑوں کے دامنوں میں! — آئی بہار — لیکر — جوش، ولولے اَور رعنائیاں — شاداب مارگ کی پھلواریوں میں!

(۱۱) دے رہے ہیں پہرے — محافظ (یعنی کانٹے) پھولوں پر! —

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

لے کر — ہاتھوں میں — نیزے اور بھالے! — ہائے کیسی شان —
اِن آقاؤں کی (یعنی گُلوں کی)! — آئی بہار — لیکر — جوش
وخروش اَور ولولے!

(۱۲) ہوتے بغلگیر — ایک دوسرے سے — پھول اور کانٹے! — آئی
نہار — لیکر — جوش وخروش اور وَلولے — نوکروں اور
آقاؤں میں!

(۱۳) پہن پہن کر — پوشاکیں — رنگیں — ہوگئے داخل —
پُھلواریوں میں — شام سُندر اور معشوق — نازنین! —
آئی بہار — لیکر — جوش وخروش اور وَلولے!

(۱۴) مِلا رہے ہیں — عاشق اور معشوق — مُنہ کے ساتھ — مُنہ
اور — ہونٹ کے ساتھ ہونٹ! — آئی بہار — لیکر —
جوش وخروش اور وَلولے!

(۱۵) جُڑتا ہے کون — لعل وزمرّد — اور — گوہر و مینا — اِن
کلغیوں، سہروں، تاجوں اور طوماروں میں (یعنی رنگ برنگ
کے پھولوں میں)؟ آئی بہار — لیکر — جوش وخروش اور ولولے!

(۱۶) دھرا ہے سُرمہ (مُراد ہے داغوں کی سیاہی سے) — ساتھ حفاظت
کے — بجکلوں میں — گُلِ لالہ کے! — لگادینگے — چشم نازمیں
— کس کی — یہ سُرمہ؟ — آئی بہار — لیکر — جوش و
خروش اور ولولے!

(۱۷) پھانس لیں گے — جال میں — کِس کو — یہ نازک — اور
چھوٹے چھوٹے غنچے — سُنبلوں کے؟ — آئی بہار — لیکر
— جوش و خروش اور ولولے!

(۱۸) کہیں — پھانس لیں گے تو نہیں — جال میں — یہ غنچے
— سُنبلوں کے — بابُاؤں، بھونروں، دیوانوں، مجنونوں
اور مست عاشقوں کو؟ — آئی بہار — لیکر — جوش و خروش
اور ولولے!

(۱۹) چڑھ گئے — لگا کر سیڑھی — پاس کونسے آقاؤں کے — یہ
پھول — "عِشق پیچاں" کے — لے کر — پیالے — ہاتھوں
میں اپنے؟ — آئی بہار — لیکر — جوش و خروش اور ولولے!

(۲۰) بیٹھے ہیں دونوں — بُلبُل اور عاشق — ساتھ ساتھ — ایک
دوسرے کے! — ہائے گھات میں — کون — کس کی؟ —
آئی بہار — لیکر — جوش و خروش اور ولولے!

(۲۱) بیٹھ گیا — پھولوں کا متوالا — فانیؔ (شاعر) — بیچ میں —
گلوں اور بُلبُلوں کے! — آئی بہار — لیکر — جوش و خروش
اور ولولے!

تاجدارَن ہِندٕ، محل ژٕھن، اِنقلابن وٲل وٲلِ!

(۱) گٲل کٕیتیا نُندہ بانی وَرِوہ نارن زٲل، زٲلِ!
کھٲل کٕیتیا مان مٲنی سُولِہ عشقن خانہ مٲلِ، !
(۲) لولہ تب ماگا شُدارَو وارہ اُم سُند پرزہ لوٗ!
ژھوتوٚے دزہ وٕن، گُلالن دوٚہلہ داغن ہنٛز مشٲلِ!
(۳) زِندگی ہنٛز ناوٕ شوٗبان موجن لہرن اندر!
وٲل، گِردابس اندر واوَن ژلان یِم بٲلِ، بٲلِ!
(۴) واوٕ کیا؟ طوٗفان کیا؟ سیلاب کیا؟ گِرداب کیا؟
چھا یِمَن پیٚشن بلاین ہُنٛد پھران غم لا اُبٲلِ؟
(۵) دَرِدہ گراین سینہ دارن وٲل، پھیران خٲلِ، ما!
لہرہ ژٲران دامنس منٛز لعل و گوہر ڈٲلِ، ڈٲلِ!
(۶) بٲن رپاٚنے موٚن، کران تہنٛدٕین اتھن کھورن گلاب
خارزارن منٛز دِوان راتس دوہس یِم وُن تہ زٲلِ!
(۷) دَم قدم طوٗفانکوٚتی ڈیشِتھ نشان سنگرتہ بٲلِ!
گردِشِ تِہ تِم زِرِدہ ناو یا عالمس ہاپت دمٲلِ؟
(۸) نظرہ سیتِن یِم کران مسمار فولادی قلِن
کیا خیالس منٛز انن طِفلن کھیوان یِم اتھ ہا خٲلِ؟
(۹) آسہ تُس آزادٕ نُے ہِنٛز دمدم تسبیح پھران

توشہِ ماڈلیشن غلامن بیڑہ ستے زوِلانہ ناٲلۍ؟

(۱۰) معرکن منٛز روزِہ دِل گٔیس جان بازَس بےقرار
والہ واشنے مارُن تَس شُبلن ھنٛد واٲل، واٲلۍ؟

(۱۱) خُونہ پِنہٕ نیُس کران گُلگٲز یا منٛزلن وتن
چشمہ بھرٕمہ راوَن تِمِس مالب وٕژٲل ابرو کرٲلۍ؟

(۱۲) معرکن منٛز مردِ غازی ماپھران پیٹھ کُن قدم؟
تیر شودرن ڈھال ماران خشمہ لاران کوہ تہ پاٲلۍ!

(۱۳) اِبرہ والان تُرٕدِلن، آرام طلبن، کاہلن!
لِہرِ چھامانان ہٹھیَن، بالن، حٕچمن ھنٛد شرو تہ آٲلۍ؟

(۱۴) وُزملن، ہُنبلن، ترٕٹن، شاپن، زھنٹن، خارن، وٕٹن
سینہ دارن وول مُفلِس یا مُنٛزرُدا! یا چھوٲلۍ!

(۱۵) ساتہ لہران رُوز تِمنٛی کاروانن منٛز علم
لغزِش اَندریمو ڈلہ ؤن، قدم تِمنٛی سنبھاٲلۍ!

(۱۶) زِندگانی ماچھ آرامُچ، قرارچ راحتُچ!
بے سبب نہ آسہ ہیَن ماکنٛڈ تھرِین پیٹھ گھاسہ آٲلۍ؟

(۱۷) سِینہ وِتھراوان تِمَن نیکین بدن آب رَوان!
بارزالن وول آسیا کاسہ ھنٛد ازلی فیژٲلۍ؟

(۱۸) باسہ ہے یُد وَدے اٲمِس تِمنٛن زرِین ھنٛد بل ہٕزور
آسہ ہے ماگُل گنٛڈان فِردین دُسن سِقال سوٲلۍ؟

(۱۹) لیُس ہیُوان ژُورن تہٕ آدم شکلہِ شیطانن خبر
ثیاک شیطا ناہتکیا تمسی وِتن پیٹھ ڈٲل، ڈٲل،؟

(۲۰) وُنہٕ تہِ روز یا باج خوارن ہُنٛد غُلامن لرزہ خوف؟
تاجدارن ہنٛدۍ محل ژھن اِنقلابن وٲل روٲل،!

(۲۱) اِنقلابُک شور و شر بُوزِت اژن آخر ژھپن
یم دۆہس راتس چھِ وایان پانہٕ ڈٲن پننۍ ڈفال،!

(۲۲) زِندہ روزُن غیرِ سنٛدے دستہ مازوٗنُن روا!
اَچھیاکَن کُم روٗن سکندر آوٚ واپس تشنہ خٲل،؟

(۲۳) کامہِ ژھپلن، کٲہلن ہشر خانہ بربادی زریا
خانہ آبادی کران ژیس پان پنٕنوی گٲل، گٲل،؟

(۲۴) دردِ دِل آسئیس نہ یدوَے کیا دماغس سارہ ٹس
حِکمتُک دفتر یران تیُس سوٚیتھ ژانگیُن کھٲل کھٲل،؟

(۲۵) صوٗفیِن رِندن شُبیا کعبن شوالن ہُنٛد طواف؟
رہزنن ٹھپلن تہِ شوبیا جامہٕ احرام نٲل،؟

(۲۶) عالمس منٛز سینہ انسان شکلہِ حیوانن کمی
بد شُریٖن اِنسان بناوُن پننہِ دستے ماجہ ٹٲل،!

(۲۷) پیُٔن پتھر یدوَے دُوئی تَے دوگیناک، پردہ زٲل
سادہ منشن آیہ ماہوٚژن، دلالن ہشر دلٲل،؟

(۲۸) فرقہ داری، بد دلی، تعصب، حسد، بُغض و عناد

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

اژدَرَن ییتن روا لاین بلاین ہنٛز دو ناٛل ر ؟
(۲۹) یوس کَس نِش ژھاٛنٛژہ لاون ؟ دٲد رکس باوَن پَنُن ر ؟
گُل تہٕ بُلبُل شبنمس واوس انان نِہہ گاشہ ساٛل ر !
(۳۰) رنگ برنگی پوش ہاوان باغِ تہذیبُک بہار ر !
رنگ برنگی پوشہ دارٕین ہنٛز بشاٛن اک پوشہ ڈاٛل ر !
(۳۱) گُلشنَس پیٹھ راج کرنُک حق چھُو تمنئے بُلبُلن
یم گٹ منٛز گاش ہاوان آل پننئے زاٛل ر !
(۳۲) مرحبا کشمیر کِس آبِ حیاتس مرحبا !
وارِیا دَزہ وٲن ر بدن شہلاوٲ آم آبِ زُلاٛل ر !
(۳۳) یوزہ ناوِت زِندگی ہنٛد نغمہ وُزہ نوٕون جہان !
شاعِرٕ اندر بَنِتھ قاٚتی قوالین ہنٛد قواٛل ر !

ترجمہ

اِنقلاب نے تاجداروں کے محل گِرا ڈالے!

(۱) محبّت کی آگ نے کِتنے ہی حسینوں کو جلا ڈالا۔ اور عشق کے ہاتھوں کتنے ہی لاڈلے ایک دوسرے کی دیکھا دیکھی تختۂ دار پر لٹک گئے!

(۲) اہلِ بینا ابھی تک اِس کے بخارِ محبّت کو اچھی طرح سے نہیں پہچان سکے ہیں۔ جبھی تو گُلِ لالہ نے روزِ روشن میں ہی داغوں کی مشعل جلائے رکھی ہے!

(۳) زندگی کی کشتی موت کی لہروں کے (تھپیڑوں کے) بیچ ہی خوشنما اور شاندار معلوم ہوتی ہے! بھلا آندھی نے اُن لوگوں کو بھی گِرداب کے اندر دھکیل دیا۔ جو کہ کِنارے کِنارے بھاگ رہے تھے!

(۴) آندھی کیا؟ طوفان کیا؟ سیلاب کیا؟ اور گرداب کیا؟ — کیا ایک لااُبالی اِن تمام آفتوں کی پرواہ کرتا ہے؟

(۵) بحرِ محبّت کی لہروں کا مقابلہ کرنے والے کبھی خالی ہاتھ نہیں لوٹتے ہیں! لہریں اُن کے دامن میں لعل و گوہر چُن چُن کر اور ڈھلکا ڈھلکا کر ڈالتی ہیں!

(۶) گلاب کے پھول اُن لوگوں کے ہاتھوں اور پیروں کو خود بخود چُومتے ہیں۔ جو کہ رات دِن خار زاروں میں پھولوں کی کھوج میں رہتے ہیں۔

(۷) طوفان کے دم قدم کو دیکھ کر ٹیلے اور پہاڑ لرزہ بر اندام ہو جاتے ہیں! لیکن کیا ریچھوں کا بیڈھب رقص بھی محض گرد اُڑا اُڑا کر دُنیا کے چپ

کو خوف کے مارے پیلا بنا سکتا ہے؟

(۸) جو جرّی لوگ صرف نظر سے ہی فولادی قلعوں کو مسمار کر ڈالتے ہیں۔ بھلا وہ محض الائچیاں اور خوبانیوں کے مغز چبانے والے بچّوں (کم ہمّت لوگوں) کو کیا خاطر میں لائیں؟

(۹) جو شخص دمبدم آزادی کی تسبیح گھما رہا ہو۔ کیا وہ غلاموں کو پا بجولاں دیکھ کر اِترا سکتا ہے؟

(۱۰) جس جانباز کا دِل معرکوں اور محاربوں میں مطمئن اور برقرار رہے کیا سنبلوں (زلفوں) کی گرہیں اور مرغولے اسکو جال میں پھنسا سکتے ہیں؟

(۱۱) جو شخص اپنے خون سے سڑکوں، شاہراہوں اور منزلوں کی گلکاری کرتا ہو۔ کیا معشوقوں کے لال لال ہونٹ اور کالی کالی بھوئیں اُس کی نظروں کو بھرما سکتی ہیں؟

(۱۲) مردِ غازی معرکوں میں اپنے قدم پیچھے نہیں ہٹاتا ہے! لعینہ اُسی طرح سے جس طرح تیر بھی سمندروں کو پھلانگتا اور ٹیلوں اور پہاڑوں سے ہوکر دوڑتا ہے (اور مُڑنے کا نام تک بھی نہیں لیتا ہے!)

(۱۳) لہریں بُزدلوں، آرام طلبوں اور کاہلوں کو اپنے ساتھ بہالے جاتی ہیں! کیا لہریں کِناروں، ساحلوں، ٹیلوں، پہاڑوں اور نشیب و فراز کی دراڑوں، بلوں اور گھونسلوں کی کوئی پروا کرتی ہیں؟ (اور اُنہیں اپنی زد سے بچا سکتی ہیں؟)

(۱۴) بجلیوں، بھونچالوں، برف و باراں کی بوچھاروں، آندھیوں،

اولوں، کانٹوں اور پتھروں کے آگے اگر کوئی سینہ سپر ہو جاتا ہے تو وہ بے چارہ مفلس ہے، مزدور ہے یا کسان ہے!

(۱۵) اُنہی کاروانوں کا علم ہر وقت لہراتا رہا۔ جنہوں نے لغزشوں میں بھی اپنے اُکھڑتے ہوئے قدم سنبھال لیئے!

(۱۶) زِندگانی محض آرام، قرار اور راحت کے ہم معنی نہیں ہے! ورنہ کیا گھاس کے گھونسلے خاردار جھاڑیوں پر بے سبب ہی بنے ہوتے؟

(۱۷) آبِ رواں نیک و بد دونوں کے لئے اپنا سینہ بچھاتا ہے! کیا کسی کا بوجھ سہارنے والا کوئی ازلی دیوالیہ یا ممسک بھی ہو سکتا ہے؟

(۱۸) اگر اِسے اپنے زورِ بازو اور باہو بل کا ذرا بھی احساس ہوتا۔ تو کیا یہ بے وقوف بھیک منگا شال اور دُھسے اوڑھے ہوئے لوگوں کے آگے کبھی اپنے ہاتھ بھی جوڑتا؟

(۱۹) جو شخص چوروں اور آدم نما شیطانوں کی خبر لیتا ہے۔ کیا کوئی دوسرا شیطان اُسے راستوں پر گمراہ بھی کر سکتا ہے؟

(۲۰) کیا غلام ابھی تک باج خواروں سے خائف رہیں گے؟ اِنقلاب نے تو تاجداروں کے محل گرا ڈالے!

(۲۱) جو شخص رات دِن آپس میں اپنا ہی ڈھنڈورا پیٹتے رہتے ہیں۔ وہ تو اِنقلاب کا شور و شر سُن کر آخر کار چھپ کر رہ جائیں گے۔!

(۲۲) اِس نے تو کسی غیر شخص کے ہاتھوں زِندہ رہنا جائز نہیں سمجھا! بھلا یہ کس اجہل نے کہا۔ کہ سکندر (آبِ حیوان کے چشمہ سے)

تشنہ کام اَور خالی ہاتھ ہی لوٹ آیا۔؟

(۲۳) جو شخص خون پسینہ ایک کر کے اپنی خانہ آبادی کرتا ہے۔ کیا وُہ کام
چوروں اَور کاہلوں کی خانہ بربادی کو دیکھنا برداشت کر سکتا ہے؟

(۲۴) جو شخص چراغوں کی بتیوں کو چڑھا چڑھا کر (اُکسا اُکسا کر) عِلم و حکمت
کے دفتروں کا مطالعہ کرتا رہتا ہے۔ بھلا اُس کے دماغ کے
پلے کیا پڑ سکتا ہے۔ اگر اُس میں دردِ دل موجود نہ ہو؟

(۲۵) کیا صوفیوں اور رِندوں کو کعبوں اَور شوالوں کا طواف کرنا زیب
دے سکتا ہے؟ کیا رہزنوں اور غاصبوں کا جامۂ احرام میں ملبوس ہونا
اچھا ہے؟

(۲۶) دُنیا میں انسان نما حیوانوں (اَور درندوں) کی کمی ہو سکتی ہے۔
بشرطیکہ والدین اپنے بچوں کو شروع سے ہی (حقیقی) انسان بنانے
کی کوشش کریں۔!

(۲۷) اگر دُوئی، دورنگی اَور غیریت کے پَردے اُور جالے ٹُوٹ ٹُوٹ
کر نیچے گِر آئیں۔ تو سادہ لوح اِنسانوں کو دلالوں کی دلالی (اپنی
جیب سے) نہیں چکانا ہو گی۔ (یعنی رِبّا خواروں اَور مفادِ خصوصی
کے استحصال کا شکار نہیں ہونا پڑے گا۔)

(۲۸) فِرقہ داری، بد دِلی، تعصب، حسد، بُغض اَور عناد!" ———
اِن تمام اژدہوں کو بالآخر دُونالی (بندوق) سے اُڑا دیا ہوا ہے!

(۲۹) بھلا اِن کے بغیر اب کس کے پاس اپنے دل کے غم کا بوجھ ہلکا

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

کریں؟ اور کیسے اپنے رنگوں کا پتہ دیں؟ جبھی تو گُل اور بُلبل صبح سویرے شبنم اور صبا۔ کو دعوت پر بُلاتے رہتے ہیں!

(۳۰) رنگ برنگ کے پھُول ہی تہذیب و تمدّن کے باغ کی اصلی بہار دِکھلاتے ہیں! اور رنگا رنگ پھُلواریوں کا گلدستہ ہی خوشنما معلوم ہوتا ہے!

(۳۱) گُلشن پر حکومت کرنے کا حق صرف اُن بُلبُلوں کو حاصِل ہے۔ جو کہ اپنے گھونسلے جلا جلا کر اندھیرے میں روشنی دِکھاتی ہیں!

(۳۲) مرحبا! کشمیر کے آبِ حیات کو مرحبا! اِس آبِ زُلال نے کِتنے ہی جلتے ہوئے بدنوں کو ٹھنڈک پہونچائی!

(۳۳) اِس نے زندگی کا نغمہ سُنا سُنا کر دُنیا کو بیدار کر دیا! واہ واہ! فانی (شاعر) بھی شعر و سخن میں قوالوں کا قوال بن بیٹھا!

شادی

(۱) بنیہ گلزار نارس ٲنج، فُولے برجستہ ویرٲنن
بہارٕچ پھیر سبزی شعلہ زارن شورہ میدانن

(۲) سۅپُن زخمن اچھُوگن تے آمہ تاون شبنمک چھرکاو
سۅپُن مرضن، دُوکھن، وادین دوا باغِ نیشکہ واو

(۳) سۅپُن زہرس اندر موُدریر ماچھک ہر بتیو حنظل
سۅپُن جنگلن اندر رنہ وٲرٕ بادن تل کنڈین مخمل

(۴) گٹُن منز نور پھیلیو دُور گو ظلماتکُوئی اندھہ کار
شبابک نغمہ ہیُت جاری سۅپُن آبِ حیاچ دھار

(۵) رگن منز خون دوریو مُوسرٕن، بُجرس سۅپُن یاوُن
سۅپُن ہر دِلس بہارا شولہ وُن، ماگس سۅپُن شرُون

(۶) سۅپُن زنگارہ صیقل، داغ لگ بنیہ پچھہ مژن تارن
وصالک سوز ہیوت ٹیٹھہ بوزہ ناوُن نولہ ستارن

(۷) یکھن منز مُوسرٕن بنیہ زندہ گو مشرومُت پرواز
خیالن بنیہ معراجک اَتھے آو رُدُمُت انداز

(۸) دِلن اندر ہیوتُن دُب دُب گرٕھن بے ہوش میخانن
سۅپُن بنیہ جوش رندن، ساقین، پیالن تہ پیمانن

(۹) وُزِیو بٔتھہٕ آب شیٖرِن آبہٕ رٔشتین آگرن اندر
سپُن رِبٔتھہٕ نالہٕ، مخشوٗ ہار ہیوشن سرن اندر

(۱۰) کرِن ٹۄکہ سۄر سپنیو ہتھکڑین، بیڑین تہٕ زوٗلانن
سپُن بٔتھہٕ زُول ارمانن ہنٛدین وارین تہٕ ڈالانن

(۱۱) سپُن سازِس جبینن مٕل، سپُن زُلفن تہٕ جامن مٕل
سپُن حُسنس تہٕ عشقس مٕل، سپُن بُتکس مُشامن مٕل

(۱۲) سپُن شورِس تہٕ چشمن مٕل، سپُن گوشن تہٕ نوٗرن مٕل
سپُن نظرِن نظارن میل، غِلمانن تہٕ حوٗرن مٕل

(۱۳) سپُن دیگین تہٕ دانن مٕل، سپُن ہٹانن تہٕ بانن مٕل
سپُن پانن تہٕ جانن مٕل، مکینن تےٚ مکانن مٕل

(۱۴) سپُن آغن غلامن مٕل، سپُن ظالمن تہٕ نیٛابن مٕل
سپُن میرن فقیرن مٕل، سپُن جلون تہٕ ساین مٕل

(۱۵) سپُن آبس تہٕ نارس مٕل، سپُن پوشن تہٕ خارن مٕل
سپُن مِتیرن تہٕ شٔتیرن مٕل، سپُن گامن شہارن مٕل

(۱۶) وَنان ازشادِ یانو فانیس گامرٕ غمن اندر
چھُس تٕم آزادِ تے ہُندمے چھُم رِجام جمن اندر

ترجمہ

شادی (مسرّت)

(۱) آگ گلزار بن گئی اور ویرانوں میں پھول برجستہ کھِل اُٹھے! شعلہ زاروں اور بارودی (تپتے ہوئے) میدانوں میں چاروں طرف موسم بہار کی ہریالی ہی ہریالی چھا گئی!

(۲) زخموں، گھاؤں اور جلتے ہوئے داغوں پر شبنم کی ورشا ہوئی، اور بادِ نسیم کی خوشگوار ہوا مرضوں، دُکھوں اور روگوں کا مداوا بن گئی!

(۳) زہر میں شیرینی پیدا ہو گئی اور خنظل (کا زہریلا پودا) شہد کی بالائی بن گیا!

(۴) تاریکیوں میں نور پھیل گیا اور ظلمات کی اندھیاری دُور ہو گئی! آبِ حیات کی دھار شباب کا نغمہ گاتی ہوئی بہہ نکلی!

(۵) مُردہ رگوں اور شریانوں میں تازہ خون موجیں مارنے لگا اور بڑھاپے پر جوبن آیا! موسم خزاں (تو یہ سامان) موسم بہار میں بدل گیا اور ماگھ کا مہینہ ساون کے مہینے میں منقلب ہو گیا!

(۶) زنگ پھر سے صیقل ہو گئی اور ٹوٹے ہوئے تار دوبارہ جڑ گئے! محبّت کے ستار نے از سرِ نو وصال کا سوز و ساز سُنانا شروع کیا!

(۷) مُردہ پانکھوں (پَروں) میں پھر سے بھولی ہوئی پرواز زندہ ہو اُٹھی اور خیالات کو اپنی معراج کا کھویا ہوا انداز ہاتھ آیا!

(۸) بے ہوش میخانوں کے دِل پھر سے دھک دھک کرنے لگے، اور ساتھیوں

رندوں، پیالوں اور پیمانوں میں دوبارہ جوش و خروش پیدا ہُوا!

(۹) بے آب منابع اور سرچشموں میں پھر سے آبِ شیریں اُبل پڑا اور جھیلوں میں کنول کے پھول دوبارہ موتی کے ہاروں سے آراستہ و پیراستہ ہو گئے!

(۱۰) ہتھکڑیوں، بیڑیوں اور جولانوں کی کڑیاں ٹوٹ کر چُور چُور ہو گئیں اور ارمانوں کے جھروکوں اور دالانوں پر پھر سے جگمگاتا ہُوا چراغاں ہُوا!

(۱۱) اے لو! سہروں اور جبینوں کا ملاپ ہو گیا! زلفوں اور پوششِ ناز کا مِلاپ ہو گیا! حُسن اور عشق کا مِلاپ ہو گیا! اور مُشک اور مشام کا ملاپ ہو گیا!

(۱۲) اے لو! سُرمہ اور چشمِ ناز کا مِلاپ ہو گیا! نازنین کانوں اور آویزوں کا ملاپ ہو گیا! نظروں اور نظاروں کا ملاپ ہو گیا! اور حُوروں اور غلمانوں کا ملاپ ہو گیا!

(۱۳) اے لو! دیگوں (ہانڈیوں) اور چولھوں کا ملاپ ہو گیا! چمچوں اور برتنوں کا ملاپ ہو گیا! (یعنی مرغن غذائیں پکنے اور ضیافتیں اُڑنے لگیں) جسموں اور جانوں کا ملاپ ہو گیا! یعنی مُردہ جسموں میں جان آگئی! اور مکانوں اور مکینوں کا مِلاپ ہو گیا! (یعنی بچھڑے ہوئے لوگ پھر اپنے اپنے گھروں میں لوٹ آئے!)

(۱۴) اے لو! آقاؤں اور غُلاموں کا مِلاپ ہو گیا! ظُلم اور انصاف کا ملاپ ہو گیا! (یعنی ظالم انصاف پسند بن گئے!) میروں اور فقیروں کا ملاپ ہو گیا! اور جابروں اور بے سہاروں کا ملاپ ہو گیا!

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

(۱۵) اے لو! آگ اور پانی کا ملاپ ہوگیا! پھولوں اور کانٹوں کا ملاپ ہوگیا دوستوں اور دشمنوں کا ملاپ ہوگیا! اور شہروں اور دیہاتوں کا مِلاپ ہوگیا۔!

(۱۶) لوگ کہتے ہیں۔ کہ آج غموں کی بھرمار میں بھی فاقیؔ (شاعر) ایک ننی ہی شادی (مسرت) اور مستی کے عالم میں ہے! کیونکہ اُس نے جمشید کے جام بھر بھر کے شرابِ آزادی پی لی ہے)!

زندگی تہٕ خوٗدی ہُند نغمہ

(۱) ہمِس بدنس اندر زِ یہ آسہٕ کوٚنڈن شورہ جانن ہنٛز
تِمِس ما آسہٕ لادن گھاسہٕ آلین آشیانن ہنٛز

(۲) دِلس منٛز آسہٕ یُس برجستہ فوٚلیا ہولہ داغن ہنٛز
تِمِس ما آسہٕ چشمن باژہٕ لالن ارغوانن ہنٛز

(۳) دوان یُس برٛونٛٹھ میلنہٕ وُزملن شیٚنہٕ نارہ طوٗفانن
کلس پٮ۪ٹھ آسہٕ ماتس مہربانی مہربانن ہنٛز

(۴) یَتُن یِم، خوٗن ہارِت درِدہ باغچ رٕہاؤ و رنگینی
تِمِس ما شوٗبہٕ یاری نوبہارن باغوانن ہنٛز

(۵) دمادم آسہٕ یُس قدمن اندر رفتار طوفا پرُخ،
تِمِس ما آسہٕ فرصت منزِلن ہنٛز کاروانن ہنٛز

(۶) محل تعمیر کوٚر یِم رکپنہٕ قوٗمک اُستخوانو سیٚت،
ضرورت گاٹہٕ جاری ما تِمس دشِلن تہٕ چھابن ہنٛز

(۷) یِمَنٛز آنش دہاٗنی نارہ زالان موٗل ظلمن ہنٛد،
تِمَنٛد دِل لوٗبہٕ ناوٗیا بے زبانی بے زبانن ہنٛز

(۸) یِمی سُبنہٕ راٗتز منٛزہ یِم ر۔ ہوؤ اصلی جلوہ فردوسک
تِمنٛزے نظرہ ما ہانکل خیالی آسمانن ہنٛز

(۹) بٔھرِت سِینس اَنٛدر یَس آسہ ہر دم زِندگی ہُند جوش
تمِس ماڈالہِ ہوشہ نغمہ خوٲنی نغمہ خوانن ہٕشر

(۱۰) قدم آزادیٔ ہُند آسہِ یُس ما ناٛل دِگیہِ لاکم
یمَن پھَندن فریبن ہٕشر یمَن حیلن بہانن ہٕشر

(۱۱) چھو پَننے عقلہِ سٕبتٕ یُس عملہِ ہٕنٛد ستّارہ پھرناوان
تمِس اختر شُماری گارِہ ما تنجیم دانن ہٕشر

(۱۲) ہمِس بُجرس اَنٛدر گرماوِہ جوشا نوجوٲنی ہُنٛد
تمِس تمتہ لاگہ ما پیری اسیری نوجوانن ہٕشر

(۱۳) ہمِس اندر رُوم محبّت آسہ مظلومن غریبن ہُند
تمِس ڈٕی آسہ ما تھٕنزن زحین ہٕشر کترہ بانن ہٕشر

(۱۴) کتھ یَس گوحیا تنک زیر و بم ژھٕبہ پارِنٕی اَنٛدر
تمِس ما بد خُماری ڈالِہ بنگلن محلہ خانن ہٕشر

(۱۵) بجا حَس ہوش یَس منصُورہ شُند پاٹھ دروزہ نارس مٕنز
تمِس ما برہمی دارن، تٕرزن تے ریمانن ہٕشر

(۱۶) وزان یَس آسہ ہر شاہس اندر نوہ زِندگی ہُنٛد ساز
جُدا ما آسہِ تس نِش رازوٲنی راز دانن ہٕشر

(۱۷) گرِزن ہُنٛد چھوِ فانی ! لرزہ پاوان کُل جہانس مٕنز
تمِس لے آسہِ ما جانین نوِین نغمن ترانن ہٕشر

ترجمہ

زندگی اور خودی کا نغمہ

(۱) جس کے تن بدن میں بھبھوں، تنوروں، گلخنوں اور بارود خانوں کے شعلے بھڑک رہے ہوں۔ کیا اُس پر گھاس کے گھونسلوں اور آشیانوں کا کوئی بارِ احسان ہو سکتا ہے؟

(۲) جس کے دل میں فرقت کے داغ برجستہ کھل اُٹھے ہوں۔ کیا اُس کی آنکھوں پر کبھی لالہ کے پھولوں اور ارغوانوں کا کوئی اتہام لگ سکتا ہے؟

(۳) جو شخص بجلیوں اور آتشِ بار طوفانوں کا مقابلہ کرنے کے لئے آگے دوڑتا ہے۔ کیا اُس کے سر پر مہربانوں کی مہربانی یا شفقت کا ہاتھ ہو سکتا ہے؟
(یعنی کیا وہ اپنے آپ پر مہربانوں کی مہربانی کو گوارا کر سکتا ہے)

(۴) جس شخص نے اپنا خون بہا بہا کر باغِ محبت کی (پُر بہار) رنگینی دِکھائی کیا اُس کو نوبہاروں اور باغبانوں کی یاری زیب دے سکتی ہے؟

(۵) جس شخص کے قدموں میں دمادم طوفان کی رفتار ہو۔ کیا اُسے منزلوں پر ٹھہرنے اور (سست رفتار) کاروانوں کا انتظار کرنے کی فرصت ہو سکتی ہے؟

(۶) جس شخص نے اپنی قوم کا محل اپنی ہڈیوں اور استخوانوں پر قایم کیا۔ بھلا اُسے "راج مزدوروں" اور ترکھانوں (یعنی ناتجربہ کار اور خام کار رہبروں) کی "عقلمندی" کی کیا ضرورت ہے؟

(۷) جس شخص کی آتش دہانی ظلموں اور استبدادوں کی جڑوں کو جلاتی ہو۔

کیا اُس کے دِل کو بے زبانوں کی بے زبانی ہرشا سکتی (خوش رکھ سکتی) ہے؟

(۸) جس شخص نے اِسی دھرتی (کائناتِ ارضی) میں سے جنّت الفردوس کا اصلی جلوہ دِکھایا۔ کیا اُس کی نظر آسمانوں کی زنجیروں میں جکڑی ہوئی ہوگی؟
(یعنی عرشِ بریں پر واقع کسی خیالی جنّت کی طرف لگی ہوئی ہو گی؟)

(۹) جس شخص کے سینہ کے اندر ہر وقت زندگی کا جوش و خروش بھرا ہُوا ہو۔ کیا نغمہ خوانوں کی نغمہ خوانی اُسے مدہوش اور بے سُدھ کر سکتی ہے؟

(۱۰) جس شخص کا قدم آزاد ہو — کیا اُس کی زبان اور گردن میں ان دھوکوں اور فریبوں اور اِن حیلوں اور بہانوں کی لگام آویزاں ہو سکتی؟

(۱۱) جو شخص اپنی عقل و ذِکاوت سے عمل کے سیّارے گھماتا ہو۔ کیا نجوم کی اختر شماری اُسکو کبھی ڈھونڈ سکتی ہے؟ (یعنی کیا وہ منجموں کی اختر شماری کو خاطِر میں لا سکتا ہے؟)

(۱۲) جس شخص کو بوڑھاپے میں نوجوانی کا جوش و خروش گرماوے کیا نوجوانوں کی پیری اور اسیری اُس کے دل کو للچا سکتی ہے؟

(۱۳) جس شخص کو مظلوموں اور غریبوں کے ساتھ قلبی محبّت ہو کیا اُسے اُن کے چیتھڑوں اور مِٹی کے برتنوں کے ساتھ کوئی نفرت ہو سکتی ہے؟

(۱۴) جس شخص نے خس پوش جھونپڑیوں میں ہی زندگی (کے ساز) کا اصلی زیر و بم (گوشِ ہوش کے ساتھ) سُنا۔ کیا اُسے عالیشان بنگلوں اور محلّوں کی بدخماری اور نخوت بدحواس اور گمراہ کر سکتی ہے؟

(۱۵) جس شخص کے ہوش و حواس منصور کی طرح آگ میں پڑ کر بھی قائم رہیں۔

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

کیا اُسے سُولیوں، زنجیروں، رسیوں اور ریسمانوں کو دیکھ کر کوئی برہمی اور سراسیمگی ہو سکتی ہے؟

(۱۶) جس شخص کے ہر نفس (سانس) میں حیاتِ نو کا ساز بج رہا ہو۔ کیا رازدانوں کی رازدانی اُس سے الگ ہو سکتی ہے؟ (یعنی کیا اُس پر زندگی کے راز مخفی رہ سکتے ہیں؟)

(۱۷) اے قاآنی (شاعر)! جس شخص کا گرجنا ساری دُنیا کو لرزہ براندام کر دیتا ہے کیا اُس کی گرج میں تمہارے ہی نغموں اور ترانوں کی لے تو نہیں پائی جاتی ہے؟

غم

(۱) گوٗنڈُن نار اندرِیُ دِلس وارہ وارا !
گلان آوٗ اندرِیُ سپُن پارہ پارا !

(۲) چھُوزن محشرُک جہنمچہ کونٗدِہ نارا !
الاوا جلاوا ، ترٛر ، خارہ خارا !

(۳) فوٗسے دٗزٕ ، وُڑٕ یَو بارِغ جنتُک بہارا !
نسیما ، نِشاطا ، نہ رُود شالمارا !

(۴) چھکان آب کمہِ عالمُک آسہِ نارا ؟
وَزان دِل ، اٗچھوکِن روسان آبشارا !

(۵) چھہ ناوا اندر آوٗلنِس آوارا !
نہ تارِ لبان کانٛہ نہ ڈلتیان کِنارا !

(۶) ؤلِت جامہ خوٗنی جنوٗنی بیمارا !
دِیوانا ، ثوٗتا ، سےٚ ٹھکانا ، آوارا !

(۷) گلان کاژہ زوٗنا گمٕژ داغدارا !
نہ چھُس رِشتہ دارا نہ کانٛہ یارِ غارا !

(۸) دزان شمع گُل ، رگل رودان زارزارا
وُڈران واوٕ چھُس راوٕرادان قرارا !

(۹) چھُکھ نَنگہٕ نیٚگلس گمُت لوٗرہ یارا!
چھُکھ طوٗفانہ گٔرایِن غوطن منٛز اُجارا!
(۱۰) دِلس پیٚٹھ سوارا ہمالکُک چھُکھ بالا!
کُھبابا، غُبارا، جنُونا، بُخارا!
(۱۱) چھُکھ باسان اَچھن اَندہ وَندانہ کارا!
دِماغس دِلس گوٚو ختم گٕاٹہٕ جارا!
(۱۲) دِلس رُود باقی طرارا شرارا
نہ صبرا، قرارا، نہ کانٛہہ اختیارا!
(۱۳) نہ رُودُس قدم ہمتُک زوروارا!
نہ رُودُس یقینُک کمر اُستوارا!
(۱۴) نہ رُودُس وَزان اعتمادُک سِتارا!
نہ رُودُس شرابِ خودی ہُند خُمارا!
(۱۵) نہ رُودُس ژٕنس محبتُک کاروبارا!
ڈٕزِت پیٚو، ڈزِت پیوس ہوسا امارا!
(۱۶) نہ رُودُس پٔہ ہاوس گوژہُم مخنہٕ ہارا!
نہ ہاوس گوژہُم گوہرِ شاہوارا!
(۱۷) ہنگان راج باجا نہ تاجا طومارا!
نہ مہرن نہ ڈیارن گرٕن جھیٚبہ شمارا!
(۱۸) نہ جٔنس ہوش رُودُس خیالا اِشارا!

نہ آلوکران چھِس بیدارا ہُشارا !
(۱۹) نہ چھُس خوشش یِوان کاْنِہ ہُندزارہ پارا !
نہ چھُس توشہ نادان دِلا سامدارا !
(۲۰) کنَن (ر) وَنن کیا ژٕرِس بار بارا ؟
ژٕرِس نِش چھُسینان ژورُوی بختہ کارا !

ترجمہ

غم

(۱) دِل کو اندر ہی اندر آہستہ آہستہ آگ لگ گئی۔ جس کی وجہ سے یہ اندر ہی اندر پگھل پگھل کر پارہ پارہ ہو گیا۔

(۲) جہنّم کی بھٹّی میں جیسے روزِ قیامت کی آگ جل رہی ہے۔ ہاں ایسی آگ جو کہ زبردست جلن، اِلتہاب، حِدّت و شِدّت اور حرارت کی حامل ہے۔

(۳) پھول جل اُٹھے۔ اور باغِ جنّت کی بہار بھی اُٹھ گئی۔ نہ باغِ شالامار رہا۔ اور نہ ہی باغِ نسیم اور باغِ نشاط رہے۔

(۴) بھلا کیسے دُنیا کی آگ جلتے وقت پانی بہاتی ہو گی؟ دِل تو جل رہا ہے۔ لیکن آنکھوں سے (آنسوؤں کی) آبشار بھی جاری ہے۔

(۵) (غمزدہ دِل) ایک کشتی (کے مانند) ہے۔ جو کہ گرداب میں پھنس کر آوارہ پھر رہی ہے۔ اور نہ تو پار ہی پہونچ سکتی ہے۔ اور نہ ہی کنارا دیکھ سکتی ہے۔

(۶) (غمزدہ دِل) ایک جنونی بیمار (کے مانند) ہے۔ جو کہ خُونیں لباس میں ملبوس ہے۔ (یا غمزدہ دِل، ایک دیوانہ (کے مترادف) ہے۔ جو کہ بے ٹھکانا اور آوارہ ہے۔

(۷) (غمزدہ دِل) نحیف و نزار چاند (کے مانند) ہے۔ جس کا کوئی رشتہ دار ہے نہ یارِ غار

(۸) (غمزدہ دِل) ایک شمع (کے مانند) ہے۔ جو کہ پگھل پگھل کر جل رہی اور زار زار رو رہی ہے۔ اِس شمع کے ارد گرد (زور کی) آندھی چل رہی ہے۔ جو کہ اِس کے قرار و سکون کو بگاڑ رہی ہے۔

(۹) (ذرا دیکھئے تو کہ) کیسا رنگین بنگلہ (یعنی دِل) منہدم ہو چکا ہے اور کِس طرح سے یہ طوفان کی لہروں اور تھپیڑوں میں اُجاڑ اور ویران پڑا ہوا ہے یا

(۱۰) یہ حُباب! یہ غبار! یہ بخار! اور یہ جنون! — ایسا محسوس ہوتا ہے۔ کہ دل پر جیسے کوہِ ہمالیہ کا بار سوار ہو چکا ہے۔

(۱۱) آنکھوں کو چاروں طرف اندھیرا ہی اندھیرا دکھائی دیتا ہے۔ اور دِل و دماغ میں عقل و ذکاوت (کی روشنی) ختم ہو چکی ہے۔

(۱۲) دِل میں نہ تو طرار سے شرارے باقی رہ چکے ہیں۔ اور ناہی صبر و قرار اور اختیار باقی رہ چکا ہے۔

(۱۳) نہ تو دِل کا قدم ہمّت، زوردار رہا۔ اور ناہی کمرِ یقین استوار رہی۔

(۱۴) نہ تو دِل کے اعتماد کا سِتارہ چمکتا رہا اور ناہی اِسے (یعنی دل کو) شرابِ خودی کا خمار رہا۔

(۱۵) غمزدہ دل) کو محبّت کا کاروبار (مطلق) یاد نہیں رہا۔ کیونکہ یہ اس آغاز میں جل اُٹھا۔ کہ اِس کے ہوس اور ارمان بھی جل اُٹھے۔

(۱۶) (غمزدہ) دل میں نہ تو کسی موتی کے ہار (کے حصول) کی خواہش رہی۔ اور ناہی گوہرِ شہوار کی آرزو۔

(۱۷) (غمزدہ) دل نہ تو راج، باج، تاج اور طومار کا طلبگار ہے۔ اور نا ہی (سونے چاندی کے) سِکّوں اور دھن دولت کا شمار کرنا چاہتا ہے۔

(۱۸) (غمزدہ) دِل میں نہ تو ذرہ بھر حِس و ہوش ہے۔ اور نا ہی اِسے اب آوازیں اور پکاریں بیدار کر سکتی ہیں۔

(۱۹) (غمزدہ) دِل کو نہ تو کسی کی مِنّت و سماجت پسند آتی ہے۔ اور نا ہی یہ کسی کی تسلّی و تشفی سے جھوم اُٹھ سکتا ہے۔

(۲۰) (غمزدہ) دِل کے کان تو بہرے ہو چکے ہیں۔ اِس لئے بہرے سے لوگ بار بار کیا کہیں؟ سچ ہے۔ کہ بہرے کے پاس ایک پختہ کار آدمی بھی بہرہ ہی بن جاتا ہے۔

زِندہ مرُ، مرُ زِندہ روزُن زندگانی ہُند ثبوُت!

(۱) یادُنا مُجرس اند، ہاوُن جوانی ہند ثبوُت!
ہَردہ دردُن باغ چھاوُن زِندگانی ہُند ثبوُت!
(۲) دانہِ دانے شراُدنس منز شینہ مانے ہُند گلُن
بولہ ہندریس اندر دِلچے رواُنی ہُند ثبوُت!
(۳) اتھلیُن، تُلرِن، کنڈِین اندر گلابن ہُنداسُن
دُشمنی منز مایہ ہشرے مہرباُنی ہُند ثبوُت!
(۴) کونڈ گُلابُک، دلغ لاُگ   ژن کران سوزِ بہار
یتھ دنان عیدِک نشاناُسونی چھوجاُنی ہُند ثبوُت!
(۵) کنڈ تھرِن پیٹھ پوشنولن، بُلبُلن ہند بولبوش
بولہ مجنوُن ہندے سوزِ نہاُنی ہُند ثبوت!
(۶) عرشِکس باغس شبن اندر سِتارن ہُند پھوُلُن
کاُنسہ شب بیدارہ ہشرے باغباُنی ہُند ثبوُت!
(۷) نغمہ آرن ہُند، چراغان لالہ زارن ہُند ژوپارہ
نَوبہارس منز سرُور و شادماُنی ہُند ثبوُت!
(۸) بولبوشن، شوُرِشن منز باغ و بُستانن اندر
شبنمُک خاموش روزُن رازداُنی ہُند ثبوُت!

(۹) بُلبُلن ہُند نہ مَبدم بولُن، گیوٗن، روشُن، وَدُن
گُلشنس منز کاںشہ ہنز بے زبانی ہُند ثبوٗت!

(۱۰) زیُون مَرُن ما کارِ آسان؟ یتھ جہانس منز مگر
زندٕ مرُن، زِندٕ روزُن زِندگانی ہند ثبوت!

(۱۱) سِینہ دارُن نِشترَن، نیزَن، بمَن، گولِن اچھَن
سُرخ رُوئی، کامرانی، شادمانی ہند ثبوت!

(۱۲) بروٗنھ پرٕٹُن، ہاوَس کڈُن، تھرِن تہ تھرِن ہُنز لرُن!
زورِ آبس منز یہ شورِ زندگانی ہُند ثبوت!

(۱۳) رَبِّ اَرِنی؟ — کاںسہ ہندے شوقِ دیدارُک جنوٗن!
لَن ترانی؟ — کاںسہ ہنزے سرگرانی ہُند ثبوت!

(۱۴) وُزملَن ہُند کیوٗنز کالا تروٕ آرامس ہیُن
بُلبُلَن، قُمریُن ہنزے بے آشیانی ہُند ثبوٗت!

(۱۵) دوٗ ہلہِ اَفتابُک تہ راتس زُوٗنہ ہُند دورُن دوٗن
تولہ بھرِ ژے جورِ ہنزے مان مانی ہُند ثبوٗت!

(۱۶) داغ زُونے، بےقراری وُزملے، پھُولے جنوٗن!
سوزِ فطرت عشقنے رنگین کہانی ہند ثبوٗت!

(۱۷) مَس پریشان، چشمہ خوُنین، خم اَچھر والن اندر!
دِلرُبا کیا تولہ تیجے ترجمانی ہند ثبوٗت!

(۱۸) ہَردہ پوٗشن ہُند وَزُن، سونتے گُلالن ہُند دَزُن

سوزِ دلچے رنگ پرنگ آتش فشانی ہنٛد ثبوت!

(۱۹) پیالہ برداری کرٛیا کمرُ وشہِ ٹنتہِ شُند غوصہ غم؟
ولہ اشہِ سیٹھ پرلالہ مَنہ وُن میزبانی ہنٛد ثبوت!

(۲۰) دَم بھرُن محنت کش ہنٛد پانہ مُنگلن منٛز بہُن!
چھا غریبن پیٹھہ یہ ختم حکمرانی ہنٛد ثبوت؟

(۲۱) نال سَرِ وُ آسہِ وُلمُت بلبلن رنگین گُلن!
باغبانو! وَنتہ یٔ چھا باغبانی ہنٛد ثبوت؟

(۲۲) خاطرِس منٛز سروَنہ میرن قلندر کیا انن؟
ہوٗل وُچھن پہنٛدٕ وٕی بلاے آسمانی ہنٛد ثبوت!

(۲۳) دردِ دل، سوزِ جگر کیا گو؟ یہ ہیچھنے زانئے
حِکمتک دفتر پرُن چھا ہمہ دانی ہنٛد ثبوت؟

(۲۴) دِیدہ پھوران، زُوتہِ دوران، رازِ دِل منٛز مارکن!
مرحبا! اَمہِ حالہ دِلچے پاسبانی ہنٛد ثبوت؟

(۲۵) ثوب نہ یٔدَ دِے کار وانن کاتھ نِشانا منٛز لگُک
ہر نشانِ رَہ چھُنا تیلہ بے نِشانی ہنٛد ثبوت؟

(۲۶) سوز خوانی فانیو! جانی ہِمَن کشمیرکین
آگرن آرن ہنٛدے سوزِ روانی ہنٛد ثبوت!

ترجمہ

زندہ مر مر کے بھی زندہ رہنا زندگی کا ثبوت ہے!

(۱) بُوڑھاپے میں جوبن دِکھانا جوانی کا ثبوت ہے! اور موسمِ خزاں میں (سوز و گداز اور) درد و محبت کے باغ کی بہار لُوٹنا زندگی کی دلیل ہے!

(۲) ساون (کی گرمی) میں برف کے تُودے کا رتی رتی پگل جانا محبت کی خنکی میں بھی (یخ بستہ) دِل (کے اندر جُوئے اُلفت) کی روانی کا ثبوت ہے!

(۳) حنظلوں، بھڑوں، اور کانٹوں کی بھرمار میں گُلابوں کا مسکرانا دُشمنی کے ماحول میں بھی "محبّت" کے لُطف و کرم کا ثبوت ہے!

(۴) خارِ گُل اور داغِ لالہ! —— یہ دونوں سوزِ بہار کے مظہر ہیں! ہاں ہاں۔ جو بات عیب کی نِشانی سمجھی جاتی ہے۔ وہی بات خُوبی کی دلیل بھی ہو سکتی ہے!!!

(۵) خاردار جھاڑیوں پر "پوشنولوں" اور بلبُلوں کی (درد بھری) الاپ عاشقوں اور مجنونوں کے سوزِ نہانی کی دلیل ہے!

(۶) عرشِ معلیٰ کے باغ میں (اندھیری) راتوں میں ستاروں (کے پھولوں) کا کِھلنا کسی (پاک طینت) شب بیدار کی باغبانی کا ثبوت ہے!

(۷) جوئباروں کا نغمہ اور لالہ زاروں کا چراغاں! —— یہ دونوں نو بہار میں سرور و شادمانی کا ثبوت ہیں!!

(۸) باغ و بُستان میں (طائرانِ خوش اِلحان کی) نغمہ ریزیاں اَور (جھرنوں اور جُوئباروں کی) شورشوں کے بیچ شبنم کا خاموش رہنا اِس کی رمز شناسی اَور رازدانی کا ثبوت ہے!

(۹) بُلبُلوں کا دمبدم بولنا، گانا، رُوٹھ جانا اَور رونا گُلشن میں کسی (سنگدل) کی خاموشی کا ثبوت ہے!

(۱۰) کیا جینا اَور مرنا کوئی آسان کام ہے؟ نہیں۔ لیکن اِس دُنیا میں زندہ مرمرتے بھی زندہ رہنا زندگی کا ثبوت ہے!

(۱۱) نشتروں، نیزوں، بموں اَور گولوں کے آگے سینہ سپر ہونا ہی سرخروئی کامرانی اَور شادمانی کا ثبوت ہے!

(۱۲) آگے بڑھنا، دل کی بھڑاس نکالنا اَور لہروں کا آپس میں لڑنا، زور شور سے بہنے والے پانی میں زندگی کے جوش و خروش کا ثبوت ہے!

(۱۳) "رَبِّ اَرِنی" کیا ہے؟ — کسی کے شوقِ دیدار کا جنون! "لن ترانی" کیا ہے؟ — کسی کی سرگرانی (اَور استغنا) کا ثبوت!

(۱۴) بجلیوں کا کچھ وقت کے لئے چھپ کر محوِ آرام رہنا بُلبُلوں اَور قمریوں کی بے آشیانی کا ثبوت ہے!

(۱۵) دِن کو سُورج کی دوڑدھوپ اَور رات کو چاند[۱] کی تگ و دو (زمِن

---

[۱] چاند کو کشمیری زبان میں بصیغۂ مؤنث باندھا جاتا ہے۔ اِس لئے مندرجہ بالا ترجمے میں سُورج کو مرد اَور چاند کو عورت تصور کیا جائے۔

مصنّف

منصبی کی انجام دہی میں) ایک محبت بھرے جوڑے کے باہمی مقابلے
کی دلیل ہے)

(۱۶) چاند (ہجر و فراق کے) داغ کی حامل ہے، بجلی (کے دِل) میں تڑپ
اَور) بیقراری ہے اَور برجستہ پھولوں پر جنُون طاری ہے۔ بس یہ ہے
سوزِ فطرت بھی عشق و مُحبّت کی ایک رنگین کہانی ہے!!

(۱۷) زُلفیں آوارہ و پریشان، آنکھیں خونیں اَور پلکیں خم خُوردہ! ——
واہ واہ! اظہارِ محبّت اَور جنونِ عشق کی ترجمانی کی کیسی دلربا دلیل!!

(۱۸) موسمِ خزاں میں چناروں اَور موسمِ بہار میں لالہ کے پھولوں کا جلنا
سوزِ دِل کی رنگارنگ آتش فشانی کا ثبوت ہے!

(۱۹) کیا محض پیالہ برداری ہی رُوٹھے ہوئے معشوق کے غصّہ اَور ملال کو
دور کر سکتی ہے؟ نہیں، محبّت کے آنسوؤں سے محبوب کو منانا ہی
خاطرداری اَور میزبانی کا ثبوت ہے!

(۲۰) چہ خوب! محنت کشوں (سے ہمدردی) کا دم بھرنا اَور بجائے خود از مجھے
اُونچے بنگلوں (اور محلّوں) میں رہنا!! —— کیا غریبوں (اور
مظلوموں) پر ختمِ حکمرانی و استبداد کا یہی ثبوت ہے؟

(۲۱) (اے وائے!) سانپوں نے بُلبُلوں اَور رنگین گلوں کو اپنی لپیٹ
میں لیا ہو (اَور باغبان تماشائی ہو)! —— اے باغبان! ذرا
کہہ تو سہی۔ کہ آیا یہی باغبانی کی دلیل ہے؟

(۲۲) بھلا سروروں اَور میروں کو مست قلندر خاطر میں کیا لائیں؟ ——

ہاں وہی مست قلندر حسن کی محض ایک کج نظر بلائے آسمانی کی دلیل ہے!

(۲۳) دردِ دل اور سوزِ جگر سے کیا مراد ہے؟ —— بھلا یہ سیکھنے اور جلنے کے بغیر ہی محض فلسفہ و حکمت کا دفتر پڑھنا ہمہ دانی کا ثبوت ہو سکتا ہے؟

(۲۴) آنکھیں غمّازی کر رہی ہیں اور زبان بھی (بے قابو ہو کر) بڑبڑا رہی ہے اور رازِ دل بھری محفل میں آشکارا ہو چکا ہے! —— مرحبا! ایسی حالت میں بھی دل (کے رموز) کی پاسبانی کا کوئی ثبوت مل سکتا ہے؟

(۲۵) اگر کاررواں کو اپنی منزل کا کوئی نشان دکھائی نہیں دیا۔ تو کیا پھر ہر نشانِ راہ بے نشانی کا ثبوت نہیں ہے؟

(۲۶) اے فانی (شاعر)! تیری سوز خوانی (جنّت ارضی) کشمیر کے منبعوں، سرچشموں، جھرنوں اور جوئباروں کے سوزِ روانی (اور گرمیٔ رفتار) کی دلیل ہے!!

آئینہ

(۱)

سِینہ صأفی منز چھم تتھ جانی   کینہ رٗوس سینہ چھم آئینہ ناوٕ
پھولہٕ وُن ڈٔکہ چھُم روٗے نوٗرانی   کینہ رٗوس سِینہ چھُم آئینہ ناوٕ

(۲)

کم کم جانانہ کم تُند بأنی   زُلفن تہ جامن کرِت پیرأوٕ
بارگاہِ میانے یِوان لارأنی   کِینہ رٗوس سینہ چھُم آئینہ ناوٕ

(۳)

زانان چھُس نہ کانٛہ ہِنٛد مُسلمأنی   بسارنۍ شیٚتن چھُم لُتوٗی کراوٕ
تُرکی؟ چینی؟ کُس چھُو ایرانی؟   کینہ رٗوس سِینہ چھُم آئینہ ناوٕ

(۴)

کافر مُسلمان چھُم سٕے پوٗزأنی   سینہ صأفی کران مور چھلہ واوٕ
کأفری نِشہِ مانیوٗن مسلمأنی؟   کِینہ رٗوس سینہ چھُم آئینہ ناوٕ

(۵)

میانے جلوٕ ح کیاہ چھہ ارزأنی   دِیدار کرنے عالم آوٕ
شاہ تہ گدا چھم سجدہ دیوأنی   کینہ رٗوس سِینہ چھُم آئینہ ناوٕ

(۶)

سارنۍ مرادن چھُس داتأنی   کأنسہ ہِنٛزٕ آنِم بانس گراوٕ

بیُون بیُون سارِنی جلوٕ ہاوانی   کینہ رُوس سینہ چھُم آینہ ناو

(٧)

مَنہ منٛز سارِی چھُسک للہ وانی   کُس نے نیش وُڈہ تَے کُس چھُ وستہ زاو؟
سارِنی لولا گنُوی باگرانی   کینہ رُدس سینہ چھُم آینہ ناو

(٨)

جھونیر ییٚن تہٕ بنگلن منٛزٕ پھرانی   لولہ سان لولہ ہشت کران تُلہ تراو
ما بین تھزٕن چھم جلئے تیرانی   کینہ رُوس سینہ چھُم آینہ ناو

(٩)

غیب ما کانہہ ہنٛدٕ چھُس بوگنٛزرانی   کانہہ ما چھُس کڈان ریشہ تَے ناو
عقلن نہ شکلن چھُس نہ گیلانی   کینہ رُوس سینہ چھُم آینہ ناو

(١٠)

سنگدل یدوَے کانٛہہ نے پھٔپہرانی   شُکرن منٛز لبان تو لگُونی باو
شرمندہ سپنت چھِس پشیمانی   کینہ رُوس سینہ چھُم آینہ ناو

(١١)

چھلہ چھلہ سپنت چھُم نہ راوانی   نُورِ جمالک اصلی سوبھاو
گردہٕ اندرنہٕ چھُس گاہ تراوانی   کینہ رُوس سینہ چھُم آینہ وار

(١٢)

میانِس وندس منٛز گرایہ پارانی   زون، تارک، سیریہ — نُورٕن تلاو
گنڈِ تَے گاشش کُنی تا آنی   کینہ رُوس سینہ چھُم آینہ ناو

(١٣)

کانٛہہ چھُم اَسہ ژٕنہٕ مۆکھہ اُوچھٲنی   کانٛہہ چھُم آشہٕ سٟیت کران چھرکاو
ہر کانٛہہ چھُم سٟتھٕن، راز باوٲنی   کینہ رٛوس سِینہ چھُم آئینہ ناو

(١٤)

عاشق تہٕ معشوق جورہ مارٲنی   حُسنُک تہٕ عشقُک وُچھان چکہ چاو
لولک سخن چھم بوزہ ناوٲنی   کینہ رٛوس سِینہ چھُم آئینہ ناو

(١٥)

مہربینہ مہرازہ ژۄرہٕ زرہ زٲنی   سرمہ ٹارین منز شرمہ ہُند جھکاو
پانہٕ ۆن، آزان چھُسک ملہ وٲنی   کینہ رٛوس سِینہ چھُم آئینہ ناو

(١٦)

آوٕل مگر چھُس، ژہوٹ ییٚ زندگانی   تو تہٕ چھُم پوشہ کُن لُوبہ وُن ناو
فانی تُوَے چھُم پانہ وَنہ وٲنی   کینہ رٛوس سِینہ چھُم آئینہ ناو

ترجمہ

آئینہ

(۱) میرے سینے کی صفائی اور پاکیزگی میں ہی میری خوبی اور بھلائی کا راز مضمر ہے میرا سینہ بُغض و کینہ کی آلائشوں سے پاک ہے۔ اور میرا نام آئینہ ہے میری پیشانی نکھری ہوئی ہے۔ اور میرا چہرہ نُورانی ہے۔ میرا سینہ بُغض و کینہ کی آلائشوں سے پاک ہے۔ اور میرا نام آئینہ ہے۔

(۲) کیسے کیسے معشوق اور حسین اپنی زُلفوں اور پوشش ناز کو ستوار کر (فرطِ عقیدت سے) میری بارگاہِ شریف میں دوڑے آتے ہیں۔ میرا سینہ بُغض و کینہ کی آلائشوں سے پاک ہے۔ اور میرا نام آئینہ ہے۔

(۳) میں ہندو مذہب اور اِسلام کی تفریق سے واقف نہیں ہوں۔ بلکہ تمام لوگوں کے ساتھ میرا ایک جیسا برتاؤ ہے۔ کون ترکی ہے؟ کون چینی ہے؟ اور کون ایرانی ہے؟ —— بھلا مجھے اِن باتوں کا کیا غم؟ میرا سینہ بغض و کینہ کی آلائشوں سے پاک ہے اور میرا نام آئینہ ہے۔

(۴) کافر اور مسلمان دونوں میری پوجا کرتے ہیں۔ اور میری سینہ صافی اور پاکیزگی پر سور چھل اور چیونر چھُو لیتے ہیں۔ کیا (میرے نزدیک) مسلمانی کافری سے الگ ہے؟ میرا سینہ بغض و کینہ کی آلائشوں سے پاک ہے۔ اور میرا نام آئینہ ہے۔

(۵) بھلا میرے بھولے اور ظاہری کی کیا قدردانی ہے اچھی تو ساری دنیا

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

میرے دیدار کے لئے آگئی۔ شاہ اور گدا دونوں میرے آگے سربسجود ہوتے ہیں میرا سینہ بُغض و کینہ کی آلائشوں سے پاک ہے اور میرا نام آئینہ ہے۔

(۶) میں تمام لوگوں کی مُرادیں برلاتا ہوں۔ میں نے کسی کو ہونٹوں پر حرفِ شکایت لانے کا موقعہ نہیں دیا۔ میں تمام ناظرین کو اپنی اپنی جگہ الگ الگ جلوہ دِکھاتا ہوں۔ میرا سینہ بُغض و کینہ کی آلائشوں سے پاک ہے۔ اور میرا نام آئینہ ہے۔

(۷) میں تمام لوگوں کو اپنے دِل کے کٹورے) میں چھولتا ہوں۔ بھلا میری نظروں میں کون بڑا ہے اور کون ہفت روزہ شیر خوار بچّہ؟ میں جملہ افراد کے ساتھ ایک جیسی محبت کرتا ہوں۔ میرا سینہ بغض و کینہ کی آلائشوں سے پاک ہے اور میرا نام آئینہ ہے۔

(۸) مجھے جھونپڑیوں اور عالی شان بنگلوں میں گھمایا پھرایا جاتا ہے۔ اور محبت بھرے لوگ شفقت کے ساتھ مجھے اُٹھاتے ہیں اور پھر اپنی جگہ رکھتے ہیں۔ نہیں نہیں۔ وُہ تو اونچی اونچی نشستوں پر مجھے براجمان کرتے ہیں میرا سینہ بغض و کینہ کی آلائشوں سے پاک ہے۔ اور میرا نام آئینہ ہے۔

(۹) میں تو کسی کے معائب کا شمار نہیں کرتا ہوں۔ اور نا ہی کسی کو بُرے ناموں سے پکارتا ہوں۔ میں عقلوں اور شکلوں کا مضحکہ نہیں اُڑاتا ہوں۔ میرا سینہ بغض و کینہ کی آلائشوں سے پاک ہے۔ اور میرا نام آئینہ ہے۔

(۱۰) اگر کوئی سنگدل مجھے توڑ ڈالتا ہے۔ تو میرے ٹکڑوں میں بھی وہ محبّت ہی کے جذبات کو جنم پاتا ہے۔ یہ دیکھ کر اُسے شرمندگی اور ندامت

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

ہوتی ہے۔ میرا سینہ بغض و کینہ کی آلائشوں سے پاک ہے۔ اور میرا نام
آئینہ ہے۔

(۱۱) ٹکڑے ٹکڑے ہو کر بھی میرے نورِ جمال کی اصلی سرشت ختم نہیں ہوتی ہے۔
میں خاک و خس میں بھی پرتو پاشی کرتا ہوں۔ میرا سینہ بغض و کینہ کی
آلائشوں سے پاک ہے۔ اور میرا نام آئینہ ہے۔

(۱۲) میرے دل میں سورج، چاند اور ستارے — نہیں نہیں نورِ انوار
کے چشمے — موجیں مارتے رہتے ہیں۔ روشنی اور اندھیرے میں
تو میری ایک جیسی آب و تاب ہے۔ میرا سینہ بغض و کینہ کی آلائشوں سے
پاک ہے۔ اور میرا نام آئینہ ہے۔

(۱۳) کوئی شخص خندہ روئی کے ساتھ میری طرف دیکھتا ہے۔
اور کوئی مجھ پر آنسوؤں کی ورشا کرتا ہے۔ ہر کس و ناکس مجھے اپنے بھید
کھولکر سناتا ہے۔ میرا سینہ بغض و کینہ کی آلائشوں سے پاک ہے۔
اور میرا نام آئینہ ہے۔

(۱۴) (میرے سامنے) عاشق اور معشوق گلچھرے اڑاتے ہیں۔ اور حسن و عشق
کی بھڑکن تڑکن اور شوخی و شدّت کا نظارہ کرتے ہیں۔ وہ تو مجھے اپنے
محبت بھرے بول (اور راز و نیاز کی باتیں) سناتے ہیں۔ میرا سینہ
بغض و کینہ کی آلائشوں سے پاک ہے۔ اور میرا نام آئینہ ہے۔

(۱۵) میری ہی بدولت دلھا میاں (حجابِ عروسی کی اوٹ میں) دلہن کی
سرگشتہ نگیں (اور پرخمار) آنکھوں میں شرم و حیا کے جھکاؤ کو دزدیدہ

CC-0. Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

نظروں سے دیکھتا ہے۔ میں ہی تو ہوں۔ جو کہ دو انجانوں (دلہا اور دلہن) کو (پہلی بار) ایک دوسرے سے ملاتا ہے۔ میرا سینہ بغض و کینہ کی آلائشوں سے پاک ہے۔ اور میرا نام آئینہ ہے۔

(۱۶) یوں تو میں بہت نازک ہوں۔ اور میری عُمر بھی مختصر ہی ہے۔ لیکن پھر بھی میرا من بھاتا نام ابدی اور زندہ جاوید ہے۔ جبھی تو فانی انسان بھی بجائے خود میری تعریفیں گا رہا ہے۔ میرا سینہ بُغض و کینہ کی آلائشوں سے پاک ہے۔ اور میرا نام آئینہ ہے۔

تِمس نُندہ بأنِسی غم آسہِ مازِ خمی جبینَن ہُند

(١) ہَوائس جانبازِس آسہٕ لگمُت نازِنینَن ہُند
تِمس ماشوُبِہ تھاوُن کِینہ اندرِیُ نکتہ چینن ہُنُد

(٢) ڈُبأوَ أنِسأ نیت یِم دِین وارن خوُنہ دریاوس
تِمس مادَم بھرُن زیبا پتھے دھرمن تہ دِینَن ہُنُد

(٣) کُلدان زُوٗجان تِمِس تنپینُن کھوٗرن تَل تنگِہ مظلوٗمن
غرُوٗر و شان تِس شوُبأ گرِیُن، گندِین تہ زِینَن ہُنُد

(٤) نمن تِس آسہِ ہردَم پور معصوم مُفلِسَن ہُنُد خوُن
تِمس پدٕ گُماتا آسہِ مالالَن نگینَن ہُنُد

(٥) دِلَن ہُنٛد کعبہ تَے بتخانہ یِم پُتھنِیوٗ اَتھٕ کھسہٕ راوٕ
تِمس دیدار کرِہ کیا ہرِدُوارَن تَے مدِینَن ہُند

(٦) حیاتُک زیر و بم تِس روٗدٕ پرانیَن داستانن منٛز
نَوِیرِ ونِتو تِمس، مِیچھ ناوِہ کیا أزکِین نوِینَن ہُند

(٧) جہالس منٛز بتھِیر یِم زوٗن اِنسانس تہ اِنسانَس
تِمس اندر یُوٗم محبّت آسہِ مامصرن تہ چینن ہُند

(٨) یِمَن ایمان ترأوِت پھاٹہ نأوِ یِم پننہ مُلکیچ ناوٕ
لحاظا آسہِ مادٕمِسی أبیَن ہنٛدیُن سقِینَن ہُند

(۹) شُبان یَس سازتہ سامانہ یَنِس نازنین پالس
ژِمس نُندہ بأنسی غم آسہ مازخمی جبینَن ہُند

(۱۰) تَسندے دَسنہ یأری وانہِ مایآن نہ اشرافن
دِلس اندر تحریسّ آسہ اجلافن لعینَن ہُند

(۱۱) وُچھِت شرمندہ سپیأ خاکسأری خاکارن ہنٛز
کلَسّ پیٹھ تاج شُوبان آسہ یَس سونٛدرن حسینَن ہُند

(۱۲) أچھن منٛز روزہِ ٹھنڈی دسپدم یَس پوشہ باغن ہنٛز
تِمس ہنٛز دود آسیا دزہ ؤنٛن داغن تہ سینَن ہُند

(۱۳) بُنتِ بُتنہ رأژہ ہُند دُشمن دَو ان لُیس آسمانن کُن
مقام اصلی لبیا شُوی آسمانن تے زمینَن ہُند

(۱۴) تسنٛزے نظرہ شیتنِ ماپھولن گلنار وٕرانن
دِلس مَنٛز آسہ لگمُت نارِ یس بُغضن تہ کینَن ہُند

(۱۵) یمِس مدہوشیارأنس ؤہس نغمن تہ ناچن ہشتر
تمِس ظن آسہ ماخلقن ہٕندین فاقن تہ فینَن ہُند

(۱۶) سُو ماموٗلہ ناوِہ آسہ کینَن مختہ ہارن پختہ کارن منٛز
غُرورس آسہ گنجینن، خزینَن تے دفینَن ہُند

(۱۷) یسنٛزے نظرہ پھولہ راوان بٕنِن ہنٛز خانہ بربادی
تمِس طوفانسی ! غم مکانن تے مکینَن ہُند

(۱۸) کریا گلزار فانی کاژسِہ ہندین ژٕدہِتس باغس
غُبارس رتا ظن، شالمارن تے نگینَن ہُند

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

ترجمہ

کیا اُس حسین معشوق کو زخمی جبینوں کا کوئی غم ہوگا؟

(۱) جس جان باز کو نازنینوں کی ہوا لگی ہو۔ کیا اُسے اپنے دل میں نکتہ چینوں کے خلاف کینہ رکھنا زیب دیتا ہے؟

(۲) جس دین دار نے خون کے دریا میں اِنسانیت کو ڈبو دیا۔ کیا اُسے یونہی دھرموں اور دینوں کا دم بھرنا زیبا ہے؟

(۳) جو شخص اپنے پاؤں تلے ننگ دھڑنگ مظلوموں کی جان نکالتا ہے۔ کیا اُسے گھوڑوں، زینوں اور کلغیوں کی نخوت اور شان زیب دے سکتی ہے؟

(۴) جس شخص کے ناخنوں پر ہر وقت معصوم اور بےگناہ مُفلسوں کا خون لگا ہُوا ہو۔ کیا اُسے لعلوں اور نگینوں کا کوئی دُوسرا ہی تصوّر تو نہیں ہے؟

(۵) جس شخص نے اپنے ہی ہاتھوں سے دِلوں کے کعبے اور بُت خانے توڑ ڈالے۔ بھلا اُسے ہردواروں اور مدینوں کا دیدار کیا کر سکتا ہے؟

(۶) جس شخص کی زندگی کا زیر و بم پُرانی داستانوں میں گم ہو چکا ہو۔ بھلا اُسے آج کل کے جدّت پسندوں کی جدّت کیا سکھا سکتی ہے؟

(۷) دُنیا میں جس شخص نے اِنسان اور انسان کے بیچ مغایرت اور تفریق کو روا رکھا۔ کیا اُسے نہروں اور چینیوں کے ساتھ قلبی محبّت ہو سکتی ہے؟

(۸) جس شخص نے اپنا ایمان چھوڑ کر اپنے مُلک کی کشتی کو غرقاب کر دیا۔

کیا اُسے دوسروں کے سفینوں کا کوئی لحاظ ہو سکتا ہے ؟

(۹) جس کے نازنین بدن پر بناؤ سنگار اور ساز و سامان رعنا و زیبا معلوم ہوتا ہو
کیا اُس حسین معشوق کو زخمی جبینوں کا کوئی غم ہوگا ؟

(۱۰) جس شخص کے دل میں اِجلافوں اور لعینوں کا نِکماپن اور کھوٹ ہو۔
کیا اُس کے ہاتھوں دوستوں اور اشرافوں کی کوئی یاری ہو سکتی ہے ؟

(۱۱) جس شخص کے سر پر سُندر اور حسین معشوقوں کا تاج خوبصورت معلوم ہوتا
ہو۔ کیا وُہ خاکساروں کی خاکساری کو دیکھ کر شرمندہ ہو سکتا ہے ؟

(۱۲) جس شخص کی آنکھوں میں لمحہ بہ لمحہ پھلواریوں کی ٹھنڈک اور طراوت رہتی
ہو۔ کیا اُس میں بھی جلتے ہوئے داغوں اور سینوں کا درد اور کسک
ہو سکتی ہے ؟

(۱۳) جو شخص دھرتی (کائناتِ ارضی) کا دُشمن بن کر آسمانوں کی طرف دوڑتا ہو
کیا اُسے آسمانوں اور زمینوں کا اصلی مقام ہاتھ آ سکتا ہے ؟

(۱۴) جس شخص کے دِل میں بُغض و کینہ کی آگ لگی ہوئی ہو۔ کیا اُس کی نظر کے
ویرانوں میں گلزار کھِل سکتے ہیں ؟

(۱۵) جس شخص پر رات دِن راگ و رنگ اور نغمہ و رقص کی مدہوشی اور
مستی طاری ہو۔ کیا اُسے لوگوں کی فاقہ کشی اور کف آور پیچ و تاب کا
کوئی ظن ہو سکتا ہے ؟

(۱۶) جس شخص کو اپنے گنجینوں، خزینوں اور دفینوں کا گھمنڈ ہو۔ کیا وُہ نچتہ
کاروں کے بیچ (کسی غریب اور مظلوم کے) گُہر نُما آنسوؤں کے ہاروں کی

قیمت کے تعیّن پر کوئی ردّ وکد کر سکتا ہے؟

(۱۷) جس کی نظر دُوسروں کی خانہ بربادی کو دیکھ کر پھلتی پھُولتی (خوش ہوتی) ہو۔ کیا اُس طوفان کو مکانِ نو اَور مکینوں کا کوئی غم ہو سکتا ہے؟

(۱۸) اے فانی (شاعر) ! جس شخص کو نِشاطوں، نالہ ماروں اَور نگینوں کا خمار ہو۔ کیا وہ کسی دُوسرے شخص کے جلے ہُوئے (اُجاڑ) باغ کو بھی گلزار بنا دے گا؟

وُزمل

(۱) کثرت پردہ اَبرک چھَ مستوٗر کوٗس تام
کھٹِت نوٗرہ ترٛٹئ یِہت کُور کوٗس تام
(۲) ٲتی پان ہاوان ٲتی ژُورہ روزان
چھَ مُژران دِوان سوٗرگہ دٲر حُور کوٗس تام
(۳) ٲتی نظرِ شیشتن گٹن منز انان گاش
ٲتی نظرِ شیشتن کران سوٗر کوٗسٔ نام
(۴) چھَ پرٛہ یا تُلِت وُف گژھان غیب چل چل
چھَ اِنسانہ نظرے ژلان دوٗر کوٗسٔ تام
(۵) چھُکس جو دگارس اتر پوٗت جادِس
یِہ بیقراری چھَ ہشت پوٗر کوٗسٔ تام؟
(۶) تٔسُند گاہ پٔت نوٗفہ گگرایہ ترٛاوان
چھَ پیٹھ عالمہٕ پیٹھ ماشوٗرِ کوٗسٔ تام
(۷) چھَ کوٗس فانیو پیٹھ یہ اسمان رسول؟
ونان تس چھِ وُزمل، ونان تس چھِ وُزمل

ترجمہ

بجلی

(۱) بھلا یہ کونسی نازنینہ بادلوں کا حجاب اوڑھے ہوئے ہے؟ یہ کونسی نُور پیکر دوشیزہ گھونگھٹ نِکالے ہُوئے بیٹھی ہے؟

(۲) ابھی اپنا نورانی بدن دِکھاتی ہے۔ اور ابھی چھپ جاتی ہے! بھلا فردوس بریں کی یہ کونسی حُور جنّت کے جھروکے کو ابھی کھولتی اور ابھی بند کرتی ہے۔

(۳) بھلا یہ کونسی معشوقہ ابھی اپنی نظر سے اندھیرے میں اُجالا کرتی ہے اور ابھی اپنی نظر سے ہر شے کو خاکستر بنا دیتی ہے۔

(۴) بھلا یہ کونسی آسمانی حسینہ اِنسانی نظر سے دُور بھاگتی ہے؟ کیا یہ کوئی پری تو نہیں ہے۔ جو کہِ اُڑتے ہی فوراً نظروں سے اوجھل ہو جاتی ہے؟

(۵) بھلا یہ کس جادوگر کا اثر ہے۔ جس نے کہِ ایک ستورہ کو بے حد بیقرار کر رکھا ہے؟

(۶) اُس کا جلوہ دیکھتے ہی بادل گوے سر کرتے ہیں! نہ معلوم کہِ عالم بالا کی یہ کونسی محبوبہ اِتنی مشہور ہے!

(۷) اے فانی (شاعر) بتا تو سہی کہِ یہ آسمانی نرگس کونسی حسینہ ہو سکتی ہے؟ اُس کا نام بجلی ہے! اُس کا نام بجلی ہے!

بیہِ مےٚ ماپیدہ کوٗر مِلزار اِنسانن پیشن اَندر؟

(۱) یِہ میٚونُوئی سوٗز دِل مامشعلن، ژانگین، لشن اندر؟
یِہ میٚونُوئی ہولہ تب ماشولہ ماران آتشن اَندر؟
(۲) گُلالن داغ مالٲری تہ میٲنی نولہ بیماری؟
یِہ میٚونُوئی خوٗن ماجاری چھُوکن، زخمن، کھشن اَندر؟
(۳) یِہ میٚونُوئی یان ما، زُوٗ جان ما، ارمان انڈرُم ما
یمن داوین، دگن، ژینن، پھرکن، واین گلشن اَندر؟
(۴) یہ ما میانین رگن ہنرٕ بن رتہ وٕشن پوشنرین فروین؟
یہ ما میانین نمن ہشنر سرخیا اثر لے دشن اَندر؟
(۵) مکانن محلہ خانن ما یہ میانین اُستخوانن ہند
دیٚر سورُد ٹمی وِرامن، اِکلن، پورن، پیشن اَندر؟
(۶) بجر میٚونُوئی، تھُزرِ میٚونُوئی، یہ ما سورُوئی تٕزر میٚونُوئی
یمن سَرو بلندن، سَرفرازن، سرکشن اَندر؟
(۷) یِہ میٚونُوئی نوش ما میانین نشن، کیفن، سُرورن ہند
خمارن، مستین، جامن، شرابن، میکشن اَندر؟
(۸) یہ میانی حوصلن ما، ولولن ما، زور و شورن ما
بھزرمن ہندر بھُوت مارِت ژاو تعویزن دشن اَندر؟
(۹) یِہ میٚونُوئی زور ما، رفتار ما، انداز لڈُنگ ما

دِلاور رُستمن، باوُر سہن، محنت کشن اندر؟
(۱۰) کمن زوراورن انہٕ فِتنہٕ ژٕم سنگلاخ سینن مٔیان ر!
تُہے ماجائے ژٕلنس آیہٕ تیرن ترکشن اندر؟
(۱۱) یہ میوٗنُوی ظالمن مالزٕ، میوٗنُوی جابرن ماخوف
گنڈان تِکہٕ تارچھُس یہنٛدین زوٗن چھاپن، کشن اندر؟
(۱۲) یہ مےٚ مادٕم بدٕم وُفہ ناوٕر آدم شاہبازن سیٚتٕر؟
یہ مےٚ ماپیدٕہ کوٗر گلزار انسانن تپشن اندر؟
(۱۳) یہ مےٚ ماسوٗر کوٗر رِشتن تِمن زوٗرن تہٕ ابلیس
یمو نور فِتنہٕ شور برپا توشن، زامن، ہشن اندر؟
(۱۴) تمے یم نغمہ میانی مالکن خلقن کران بیدار
یِمن عالم کران مثون، آفرینش شابشن اندر؟
(۱۵) یہ میوٗنُوی ما وزان ستار آرن آبشارن منٛز؟
یہ میانی ماگرزان آواز دریاون رشن اندر؟
(۱۶) یمے ساری سخن ویٛژھ ناوٕ قافی شاعرن ثیون ثیون!
تُہے ما دُشمن سر سام سپنیت سرفشن اندر؟

ترجمہ

کیا میں نے ہی انسانوں اور حیوانوں میں تال میل اور اُنس پیدا تو نہیں کیا؟

(١) کیا مشعلوں، چراغوں اور (جلتی ہوئی) دھیلیوں میں، یہ میرے ہی دِل کا سوز و گداز تو نہیں پایا جاتا ہے؟ کیا (بھڑکتے ہوئے) الاؤں میں یہ میرا ہی بُخارِ ہجر و فراق شعلے تو نہیں مار رہا ہے؟

(٢) کیا گُلِ لالہ میرے ہی داغِ جگر کے حامل اور میرے ہی دردِ محبّت میں مبتلا تو نہیں ہے؟ کیا (مظلوموں کے) زخموں، گھاؤں اور چرکوں سے یہ میرا ہی خونِ دِل بہہ تو نہیں رہا ہے؟

(٣) کیا اِن مرضوں، بیماریوں، بیقراریوں، کف آور کراہٹوں اُکھڑتے ہوئے سانسوں، جان کنیوں، رعشوں اور بیہوشیوں میں، یہ میرا ہی جسم، یہ میری ہی جان اور یہ میری ہی حسرتِ دُرون پیچ و تاب تو نہیں کھا رہی ہے؟

(٤) کیا دوشالوں اور دوپٹوں میں یہ میری ہی رگوں کا تانا بانا تو نہیں ہے؟ اور اِن کے بخیوں، آنچلوں اور جھالروں میں میرے ہی ناخنوں سے رِستے ہوئے خُون، کی لالی تو نہیں پائی جاتی ہے؟

(٥) کیا مکانوں اور محلّوں کے کھمبوں، ستونوں، شہتیروں، منزلوں، اور چھتوں میں یہ میری ہی ہڈیوں اور اُستخوانوں کی ساری مضبوطی

اور پائداری تو نہیں پائی جاتی ہے؟

(۶) کیا اِن بلند قامت سَرووں، سرفرازوں اور سرکشوں میں یہ میری ہی عظمت، یہ میری ہی سربلندی اور یہ میری ہی (غیرت و حمیّت کی) حرارت تو نہیں پائی جاتی ہے۔

(۷) کیا خماروں، مستیوں، ساغروں، شرابوں اور میکشوں میں یہ میرے ہی نشّوں، کیفوں اور سرُوروں کی رُوح کارفرما تو نہیں ہے؟

(۸) کیا میرے ہی حوصلے، وَلولے اور زور و شور نے تعویذوں، گنڈوں اور حمائلوں میں فریب و توہّم کے بھوتوں کو ہلاک تو نہیں کر ڈالا ہے؟

(۹) کیا دلاوروں، رستموں، ببرشیروں اور ہمّت کشوں میں یہ میری ہی طاقت و جسارت، یہ میری ہی رفتار اور یہ میرے ہی لڑنے کا انداز تو نہیں پایا جاتا ہے؟

(۱۰) (واہ واہ) اِس میرے سنگلاخ سینے نے کن کن زورآوروں کو کف بدہن (وامانده) کر دیا ہے! کیا اِسی لئے تیر و پیکان بھی بھاگ کر ترکشوں میں چھپ تو نہیں گئے ہیں؟

(۱۱) کیا ظالم مجھ سے ہی لرزہ براندام اور جابر مجھ سے ہی خوف زدہ تو نہیں ہیں؟ ہاں وہی ظالم اور جابر جن کی جانوں کی میں دھجیاں اُڑا دیتا ہوں!

(۱۲) کیا میں نے ہی آدمیوں کو دمبدم شاہبازوں کے شانہ بشانہ تو نہیں اُڑایا؟ کیا میں نے ہی انسانوں اور حیوانوں میں تال میل اور اُنس پیدا تو نہیں کیا؟

(۱۳) کیا میں نے ہی اُن چوروں، اُچکوں اور املیبوں کے (مکروفریب کے) شیشے چور چور
تو نہیں کر دیئے جنہوں نے۔ بہوؤں، نندوں اور ساسوں میں نت نئے جھگڑے
برپا کر رکھے؟

(۱۴) کیا یہ میرے ہی نغمے اور گیت لوگوں کو (خوابِ غفلت سے) بیدار تو نہیں
کر رہے ہیں؟ ہاں ہاں وہی نغمے اور گیت جنہیں دُنیا آفریں و احسنت کے
ساتھ چُومتی ہے۔!

(۱۵) کیا ندیوں، جھرنوں اور آبشاروں میں یہ میرا ہی ستار بج تو نہیں رہا ہے؟
کیا دریاؤں کے (تُند و تیز) بہاؤ میں یہ میری ہی آواز گرج تو نہیں رہی ہے؟

(۱۶) قاآنی (شاعر) نے . . . . اِن سارے نکتوں کو تفصیل کے ساتھ فرداً فرداً
واضح کیا! کیا اسی لئے دُشمن سرسام زدہ ہو کر اپنے سروں کی مالش تو
نہیں کر رہے ہیں؟

ژوداہِم زوٗن

(۱) وایہِ کرٕ، کرٕ، بالہٕ پٔت، ژٕن، دٕرایہِ زوٗن!
ژھایہِ رُوزِت آس کٔمنٕ سٕرٕ رایہ زوٗن؟

(۲) نأگرایس ماوِتنِ پاتالہ ژٕن ءَ؟
داغ ہیَت ہیمال زن کھٕر بایہ ءَ زوٗن!

(۳) نوٗرہ لٕنجہِ پھٔلیلیہ دٕو وھہ منٛزٕ زن چھلِت!
پوشہ بٔھر روٗپہ سٔنٕز فولِت زن آیہِ زوٗن!

(۴) گوژرس منٛز یاگرِت روٗپہ سُنٕد بدن
حوٗراک زن شۭران گرنے دراےٕ زوٗن!

(۵) لولہ چٔشمو تارکن کُن وُچھنہ لٕج،
مایہ ہٕر ماج ءٕ زن شٕرُیٕن منٛز ژایہِ زوٗن!

(۶) لیٚس نہ جِگرک داغ فانی ژٕن، گرٕ ھن
عاشقس زانیا تٕہِس ہمسایہِ زوٗن؟

چودھویں کا چاند

[(نوٹ) :- چونکہ "چاند" کشمیری زبان میں مؤنث ہے۔ اس لئے اسکو مندرجہ ذیل ترجمے میں بھی مؤنث ہی باندھا گیا ہے)]

(۱) چاند پہاڑ کی اوٹ سے چُپکے چُپکے نمودار ہو گئی! بھلا یہ کس کے خیال سے چھُپ کر بیٹھی ہوئی تھی؟

(۲) اے وائے! چاند — نہیں نہیں ہیمال — دِل میں (حسرت و فراق کا) داغ لیکر اُوپر آئی!

کیا یہ پاتال (تحت الثریٰ) میں اپنے عاشق ناگراج کو ڈھونڈ تو نہیں رہی تھی؟

(۳) آکاش میں نُورانی ٹہنیاں سی پھیل گئیں! — جیسے کہ وُہ دُودھ میں دُھلی ہوئی ہوں! چاند گویا ایک ردپہلے پھولوں والی بیل کی طرح کِھل اُٹھی!

(۴) یا یوں سمجھیے۔ کہ فردوسِ بریں میں ایک سیمتن حُور آبِ کوثر میں نہانے کو نِکلی!

(۵) چاند محبت بھری نظروں سے سِتاروں کو دیکھنے لگی! —
جیسے ایک مامتا بھری ماں اپنے بچوں کے بیچ آگئی!

(۶) اے فانیؔ (شاعر)! جس عاشق کے داغ جگر (چاند کی طرح) منظر عام پر نہ آجائیں۔ کیا چاند اُس کا اپنا ہمپایہ مان سکتی ہے؟

ہِمالَس کھَسُن کار چھا لولرُین ہُنْد ؟

(۱) عِلیلَن اندر جوش آسیا أرُین ہُنْد؟
ہَربُن ہو چھُکرن پوش پوشے تھَرُین ہُنْد؟
(۲) چھ درکار آتہ مَردِ یا رُستمن ہَنْز!
ہمالَس کھَسُن کارِ چھا لولرُین ہُنْد؟
(۳) کوہَس والِہ فرہادہ سُنْد زورِ بازُو!
کنْیِژ کیا اثر سینہِ بُنگرے ژرُین ہُنْد؟
(۴) عذابن اندر سروَرَن سُرخروئی!
گلابن ہِیتھے تکیہ چھا کُنڈِہ تھرُین ہُنْد؟
(۵) پھَریا لول کمزور دِل اِنقلابن؟
ژرٹِن منز دریا اڈل لاوُین ہَرُین ہُنْد؟
(۶) نوئین آستانن، نوئین محلہ خانن
شُبیا دار پرانین مکانن کَرُین ہُنْد؟
(۷) ہِشَر کیا نوئین پوشیرئن پر آتہ وازن؟
حسینَن شُبیا منڈِلہ بھانڈُٹن کھرُین ہُنْد؟
(۸) قرارس اندر موت آزاد لہرن
زِنْدَے مومنین شوق آلین مرُین ہُنْد؟

(۹) وُچھِن نۆرتےٚ نار پَتنٛگوٚ ئی بہر سو
تِکَن نظرٕ یِم بارٕ پرٛدن بھٲریُن ہُند

(۱۰) پھِران ساتھ یُس مال آزادِ ئے ہنٛز
زرٛیا بار پَتنٛیُن ترٛیَن ہتھکریَن ہُند؟

(۱۱) تھَوٗتیا سارٕ قیدیُن اَنٛدر قید خانن
یہ بولَن وٚرٛژن بُلبُلَن وَن ترٛریَن ہُند؟

(۱۲) ژوٗنٛیا زٕ دٕ مَشیَن چِل وُچھت آسمانن
شُبیَن منٛز یہ زُولا ڈَبن توکتریُن ہُند؟

(۱۳) پِیالہ کامِہ شبرُم یِہ بُھرزار پوچھر
یِمَن مغزٕ رسیتیُن دماغن ژھریُن ہُند؟

(۱۴) سُلیمان بَنِ تھود وُرٛژن یِم تِہ بیدٕ دَے
ژٕرِیَن ترٛادِ ہ آمارٕ ژٕرنیَن بریَن ہُند!

(۱۵) ژٕھَس یِم کران رات، راتس کران دوہ
تِمَن کیا حِساب آسِہ ساتن گریَن ہُند؟

(۱۶) چھ ماوُ نِہ نِہ آزاد یاکا شریُن ہنٛز!
یِہ کیا ڈھونگ نذرن، نیازن وَریُن ہُند؟

(۱۷) بزان مازٕ کیٛتیٕ، تِلان مازٕ کیٛتیَن!
عزیزَن گمت حال گاڈن فرٛیَن ہُند!

(۱۸) گمُت شرمِہ ہُند اِیرٕ سرمایہ حوٗرَن

یہ سیلاب کیا فوجن لشکرٕین ہُنٛد؟

(۱۹) یِکمٕ بُزدِلن وۄن اَتھ انقلابا
فقط کارٕ مۄکلیٚن، کٕنٛیٚن، تٕھرورٕین ہنٛد؟

(۲۰) سُو دٲریاپَنُن سینہ طوفانہ گراین
یَمِس آسہِ غم اُستخوانَن ترٕین ہُنٛد؟

(۲۱) یِتھُوٕی نیرِہ نۄن آفتاب اِنقلابُک
ہمےَ سورہِ تُرُورَن، ڈھگن، چُودھرٕین ہُنٛد!

(۲۲) شرابا مۄدرُ چٲن، فانؔی! مۄدُر کے!!
کمالا چھُو بوٗڈ نغمہ بۄزان زرٕین ہُنٛد!

ترجمہ

کیا ہمالہ کو سر کرنا نازنینوں کے بس کی بات ہے؟

(۱) کیا علیلوں میں بھی صحت مندوں کا جوش اور ولولہ پایا جا سکتا ہے؟ کیا لکڑی کے سوکھے ہوئے تنکوں میں بھی گلپوش بیل بوٹوں کی بہار دکھائی دے سکتی ہے؟

(۲) یہاں تو رستموں کی (علو ہمتی اور) مردانگی درکار ہے۔ کیا ہمالہ کو سر کرنا نازنینوں کے بس کی بات ہو سکتی ہے؟

(۳) پہاڑ (یعنی کوہ بے ستون) کو فرہاد کا زورِ بازو ہی گرا سکتا ہے۔ بھلا (سنگین) چٹانوں پر (مستورات کی) چوڑیوں سے آراستہ (نازک اور ملایم) باہوں کا کیا اثر ہو سکتا ہے؟

(۴) مشکلوں (اور) عذابوں کی بھرمار میں ہی مسروروں کی سرخروئی ممکن ہو سکتی ہے۔ ورنہ کیا گلاب کے پھول یونہی خاردار پودوں پر تکیہ نشین ہیں؟

(۵) کیا ایک کمزور دل انقلابوں سے میل اور اُنس کر سکتا ہے؟ کیا لکڑی کے نازک تنکوں کا گھونسلا بجلیوں کی یورش میں صحیح و سلامت رہ سکتا ہے؟

(۶) کیا نئے آستانوں اور نئے مکانوں کی تعمیر میں پرانی عمارتوں کی بوسیدہ چیزوں کا استعمال زیب دے سکتا ہے؟

(۷) بھلا نئے دُھسوں (دوشالوں) اور پھٹے پرانے کپڑوں میں کونسی مناسبت اور مطابقت ہو سکتی ہے؟ کیا بھانڈوں (گنوار گویوں اور موسیقاروں) کی موٹی موٹی پگڑیاں حسینوں کے لیئے باعثِ شان ہو سکتی ہیں؟

(۸) آزاد موجوں کے لئے تو سکون و قرار موت کے مترادف ہے۔ لیکن زندہ درگور بزدلوں کو بلوں، گھونسلوں اور ڈربوں (میں آرام کرنے) کا شوق ہے۔

(۹) جو لوگ اپنی نظروں کو (توہمات کے) پردوں اور حجابوں کے بوجھ سے آزاد کرینگے۔ وہ اپنے ہی نور اور نار کو ہر طرف جلوہ گر دیکھیں گے۔

(۱۰) جو شخص ہر وقت آزادی کی مالا جپ رہا ہو۔ کیا وہ اپنے بازوؤں میں ہتھکڑیوں کے بوجھ کو برداشت کر سکتا ہے؟

(۱۱) کیا بلبلوں اور بن کی میناؤں کی یہ (نغمہ ریز) چہک اور (آزادانہ) پرواز قید خانوں میں قیدیوں کے ہوش و حواس کو برقرار رکھ سکتی ہے؟

(۱۲) کیا رات کی ظلمتوں میں عرشِ معلیٰ کے دالانوں اور جھروکوں کا یہ (جگمگاتے ہوئے ستاروں کا) چراغاں دیکھ کر دل جلوں کے دل کھل اٹھ سکتے ہیں؟

(۱۳) کیا ان تہی مغزوں اور خالی دماغوں کی یہ بیرونی ضخامت اور فربہی کیسی کام آسکتی ہے؟

(۱۴) اگرچہ چیونٹیوں کا دل (تنگ و تاریک) دراڑوں اور چھیدوں کے حُبّ سے دامن کش ہو جائے۔ تو یہ بھی بجائے خود سلیمان اور بلند پرواز کے خوگر بن سکتے ہیں۔

(۱۵) جو لوگ دن کو رات، اور رات کو دن کر دیتے ہیں (یعنی شب و روز محنت کرتے رہتے ہیں) بھلا انہیں ساعتوں اور گھڑیوں کا کیا حساب و شمار ہو سکتا ہے؟

(۱۶) (وائے وائے!) ابھی تک (مجبور و مقہور) کشمیریوں کو غلامی کی زنجیروں سے آزادی نصیب نہیں ہو سکی ہے!! بھلا ان (خالی خولی) نذرانوں،

چڑھاؤں اور (مبارکبادی کے) تحفوں کی پیشکش کا یہ کونسا ڈھونگ رچ رہا ہے؟

(۱۷) (اے وائے!) کتنوں کا گوشت بھون لیا جاتا ہے اور کتنوں کا گوشت تل لیا جاتا ہے!! (ہیہات!) غریبوں کا بھی حال مچھلیوں کا سا ہو چکا ہے!!

(۱۸) (اے وائے)! فردوس کشمیر کی شرم آگین) حوروں کی عفت و عصمت کا سرمایہ بھی غرقاب ہو چکا ہے!! بھلا (درندہ صفت) فوجیوں اور لشکریوں کا یہ کونسا سیل بے تمیز امنڈ آیا ہے؟

(۱۹) بھلا یہ کس مُردہ دل نے کہا کہ انقلاب لانا محض مجرّدوں، واحدوں اور بیکاروں کا کام ہے؟

(۲۰) کیا وہ پست ہمت شخص بھی اپنے سینے کو طوفانی موجوں کے ساتھ ٹکرا سکتا ہے جس کو اپنی ہڈیوں اور پسلیوں (کی سلامت) کا فکر ہو؟

(۲۱) لیکن جونہی انقلاب کا سورج پرتَو پاش ہوگا۔ توں ہی چوروں، ٹھگوں اور چودھریوں (رہزنوں) کا وقت ڈھل جائے گا۔

(۲۲) اے فانی (شاعر)! کیسی میٹھی شراب ہے یہ تیری شیریں الاپ! واقعی بہروں کا بھی گوش بہ نغمہ ہونا ایک بڑا کمال ہے!!!

زُونہ گاش تہ شیٖن

(۱) زُونہِ تٕرٕ ژٕو پرٕتوٗ شینہٕ وَن ژٕولیۓ!
ژوٗپہٕ شٕندٕ پوش فٕول، فولیۓ آسۓ!
ژوٗپہٕ سٕندٕ جامہ کم عالمن ژٕولیۓ!
ژوٗپہٕ شٕندٕ پوش فٕول، فولیۓ آسۓ!

(۲) رٕوپہٕ سُند باغا دٕودھہ چھٕل، چھٕلیۓ!
اِنٛدٕ انٛدٕ گنٛدٕ، گنٛدٕ، مرمَر قلاسۓ!
یہِ وُچھت کم گاٹٕل ہیٚلیۓ!
رٕوپہٕ سٕندٕ پوش فٕول، فولیۓ آسۓ!

(۳) رٕوپہٕ سُند فرشا عرشے تلیۓ!
نُوژُکٕ سٕد شامیانہٕ مُژٕ زٕ آسۓ!
پٕرِیہِ تہ حُورہ با وٕزھہ نُورہ تُلیۓ!
رٕوپہٕ سٕندٕ پوش فٕول، فولیۓ آسۓ!

(۴) سٕورگچہ دٕودھہ کٕولہ وٕزھہ دٕولیۓ!
رٕوپہٕ گٕل، دٕودھہ چھٕل، چھٕلیۓ دراسۓ!
حُورہ وٕزھہ شرالس دٕودٕ ٹٕل، ٹٕلیۓ!
رٕوپہٕ سٕندٕ پوش فٕول، فولیۓ آسۓ!

(۵) رٕوپہٕ ہاٗنزٕ ادرہ وٕزھہ گٕل، گٕلیۓ!

زٕوپہ تارہ وارہ وارہ ماران گرائے !
نُورگگ زِیرٕ وبم ژھوپہ ۆلِ ۆلیئے !
رٕوپہ سندٕ پوش فۆل، فولیئے آئے !
(۶) نُورہ پردَن منز کیا چھ ۆل ۆلیئے
پوشہٕ ۆن ہستی توشہٕ ۆن، مائے !
نُورس شیت گوٚ نُورٕ ژلِ ژلیئے
رٕوپہ سندٕ پوش فۆل، فولئے آئے !
(۷) ڈٕراپہ کم ۆل ۆل، توسہ ٹلیئے ؟
نُورہ تَنہٕ کرٕ کر، دٕودھہ مُولہ مائے !
یم کمہٕ نازلہ گیبہ گل، گلیئے ؟
زٕوپہ سندٕ پوش فۆل، فولیئے آئے !
(۸) عاشق تہٕ معشوق وَن کُن ژلیئے !
بولہ ئیہ منز ژھل، بلئے ژرائے !
شینہ پٔیٹھ، ترٲوان پیٔر ہلِ ہلیئے !
رٕوپہ سندٕ پوش فۆل، فَولیئے آئے !
(۹) زُون ڈٕراپہ ہادان لولہ مشعلیئے !
ھتَرِزن تہ سشنرن کاسان ژھائے !
ہتک اچھِن چھُس سُرمہ ٹل ٹلیئے !
زٕوپہ سندٕ پوش فول، فولیئے آئے !

(۱۰) زُون وژاپہ چاوان چوان مَس گلیے
!
کلہ وال پُتھ وٕل، ۆسیلیے وژاۓ!
جنتکہ نُورہ پیمانہ چھٹل، چھلیے
!
رُدٕپہ سنزٕر پوش فۆل، فولیئے آۓ!
(۱۱) نُورہ زاپانس دشہ اَنٛز لیئے
!
نُورہ تارہ گنٛدٕ گنٛڈٕ مارمان گراۓ!
رنگہ تاؤ سیٛلس وژاپہ داوہ ڈلیئے
!
رُدٕپہ سنٛدٕر پوش فۆل، فولیئے آۓ!
(۱۲) ژھانڈان شہد گجہ بمبر زلیئے
!
بمبر چھیپن کُس سے پرٕ واۓ ؟
ازۓ کس پتھ پاد چھان ژلیے
؟
رُدٕپہ سنٛدٕر پوش فۆل، فولیئے آۓ!
(۱۳) دِیدارہ چانہ کمہ بیمار تلیئے !
کمہ رِندہ عاشق زِندہ سیٛپاۓ !
فانی چھُو مُتوٗی شترہ مَسوٗلیئے!
رُدٕپہ سنٛدٕر پوش فۆل، فولیئے آۓ!

ترجمہ

چاندنی اور برف

[(نوٹ) :- چونکہ "چاند" کشمیری زبان میں مؤنث ہے۔ اس لئے اسے مندرجہ ذیل ترجمے میں بھی مؤنث ہی باندھا گیا ہے۔]

(۱) چاند پرتو پاش ہو گئی - برفانی جنگلوں میں بہار آ گئی - اور روپہلے پھول کھل اُٹھے
(واہ واہ!) دنیا نے کیسے روپہلے کپڑے زیب تن کئے! روپہلے پھول کھل اُٹھے

(۲) (واہ واہ!) دودھ میں دُھلا ہوا (کیا) روپہلا باغ سامنے نظر آ رہا ہے! اس کے ارد گرد سنگِ مرمر کی فصیل بندھی ہوئی ہے۔ اس کو دیکھ دیکھ کر کیسے کیسے عاقل (حیرت و استعجاب کے مارے) دم بخود ہو کر رہ جاتے ہیں!
درختوں اور پودوں پر نقرئی پھول کھل اُٹھے۔

(۳) عرشِ معلےٰ کے نیچے کیسا نقرئی فرش ہے! اس فرش پر نورانی شامیانے تن گئے۔ کیا مقام الانوار (جنت) سے پریاں اور حوریں تو نہیں اُتریں؟
درختوں اور پودوں پر نقرئی پھول کھل اُٹھے۔

(۴) جنت الفردوس سے دودھ کی ندیاں جلد جلد بہنے لگیں۔ اور روپہلے پودے دودھ میں سے دُھل دُھل کر نکلے۔ (نقرئی پودوں کو دیکھ کر ایسا معلوم ہوتا ہے۔ کِکر سیمتن) حوریں اپنے تن بدن پر دودھ مل کر اشنان کرنے کے لئے (عالمِ علوی سے عالمِ سفلی پر) اُتر آئی ہیں۔ درختوں اور پودوں پر نقرئی پھول کھل اُٹھے۔

(۵) چاندی کی آبشاریں پگھل پگھل کر نیچے آن گریں۔ اِن کے رو پہلے تار آہستہ آہستہ موجیں مار رہے ہیں۔ (دراصل) باغِ جنت کے ساز کا زیر و بم خاموشی کے پردوں میں ملبوس ہے۔ درختوں اور پودوں پر نقرئی پھول کھِل اُٹھے۔

(۶) کیسی دیر پا مستی اور کیسی ناچنے تھرکنے والی محبّت نورانی پردوں میں جاگزیں ہے۔ شاید (اِسی لئے) نور کے ساتھ نور گھُل مل گیا۔ درختوں اور پودوں پر نقرئی پھول کھِل اُٹھے۔

(۷) بھلا یہ کونسی نازنینیں اپنے نورانی تن بدن پر دودھ کا ملمّع چڑھا چڑھا کر اور کتان اور ململ (کے کپڑے) پہن پہن کر (سیر کو) نِکلیں؟ اور (شرم و حیا کے مارے) پگھل گئیں؟ درختوں اور پودوں پر نقرئی پھول کھِل اُٹھے۔

(۸) عاشق اور معشوق بن کی طرف چل پڑے " اور مرغزارِ محبّت میں چھپ چھپا کر داخل ہو گئے۔ ذرا دیکھئے تو کہ) یہ دونوں کس ناز بھرے انداز میں برف پر (چہل قدمی کرتے ہوئے) ٹیڑھے تیکھے قدم اُٹھا رہے ہیں! درختوں اور پودوں پر نقرئی پھول کھِل اُٹھے۔

(۹) چاند محبّت کی مشعل دِکھاتی ہوئی اور بلا کسی امتیاز کے ہر نشیب و فراز کی اندھیاری کو دور کرتی ہوئی نِکلی۔ (دراصل، چاند کی (ناز بھری) آنکھیں یکسانیت اور مساوات کے سُرمہ سے مزیّن ہیں۔ درختوں اور پودوں پر نقرئی پھول کھِل اُٹھے۔

(۱۰) چاند شرابِ محبّت کے گھونٹ پیتی ہوئی اور پلاتی ہوئی نِکلی۔ اور ساقی بھی (یعنی چاند کی مے بیز رو پہلی نورانی کرنیں) نورِ جنّت میں اپنے پیمانے

دھو دھو کر فوراً اِس کے آگے آگے نکلے۔ درختوں اور پودوں پر نقرئی پھول کھِل اُٹھے۔

(۱۱) چاند کو دیکھ کر ایسا معلوم ہوتا ہے۔ کہ (کسی) نُورانی ڈولی کے نورانی تاروں اور دھاگوں سے بندھے ہوئے۔ جھالر جھوم رہے تھے اور لہرا رہے ہیں (یا یوں سمجھئے۔ کہ کوئی) رنگین کشتی فضائی جھیل میں سیر کو نکلی ہے۔ درختوں اور پودوں پر نقرئی پھُول کھِل اُٹھے۔

(۱۲) اے باغِ جنّت کی نرگس! ذرا بتاؤ کہ تُو کس بے پروا بھونرے کو ڈھونڈ رہی ہے؟ بھلا کس کی تلاش میں ازل سے ہی (ہلکان پھر پھر کر) تیرے پاؤں تھک کر چُور ہو گئے ہیں؟ درختوں اور پودوں پر نقرئی پھُول کھِل اُٹھے

(۱۳) اے چاند! تیرے دیدار سے کتنے ہی بیمار شفایاب ہو گئے! اور کتنے ہی رِند اور عاشق زندہ ہو اُٹھے! اے نازنین! قانیؔ (شاعر) بھی ایسے ہی (نصیب یافتہ) لوگوں میں سے ایک ہے۔ درختوں اور پودوں پر نقرئی پھول کھِل اُٹھے۔

وُچھم ٹھگ گران وۆلِہ در پار ثوٕ ثوٕ

(۱) جہانس اَندریت وُچھم یار ثوٕ ثوٕ
دلا رام ثوٕ ثوٕ، دلا ندار ثوٕ ثوٕ
(۲) وُچھم رنگ ثوٕ ثوٕ نوَیَن بُلبُلن ہنٛدٕ
وُچھم گُل تہٕ ثوٕ ثوٕ، وُچھم خار ثوٕ ثوٕ
(۳) وُچھم ساد خوٗشیَن پریشانین ہنٛدٕ
وُچھم نوٗر ثوٕ ثوٕ، وُچھم نار ثوٕ ثوٕ
(۴) دِماغس خمارا مے عرشک تہٕ فرشک
وُچھم وارہ وۆگیٛشار چھُم چھار ثوٕ ثوٕ
(۵) گوٗچھن منز اَثِت یِم شہِن ہنٛدٕ بھران دَم
وُچھم یِم تہٕ کیٛتیا، دِلاوار ثوٕ ثوٕ
(۶) نہ پَٹرہ نے نہ پرٛزہ نے وُچھم بیگاہن
کرٛن نکار ثوٕ ثوٕ، تِکن، بار ثوٕ ثوٕ
(۷) یِمَن خوٗن چیٚیہٕ چیٚیہٕ چھ باقی بتھان کرنز
وُچھم یارِ کھارن تِمَن مار ثوٕ ثوٕ
(۸) وُچھان ڈوٗنگلن یِم بھٹین پیٚنٹھ تماشا
یِمَن تا بکارن وُچھم یار ثوٕ ثوٕ

(۹) کران ننگہ ڈیٖٹھم شریفن وتن پیٹھ
گنڈان یِم وُچھم جامہ دستار ٹۆء ٹۆء
(۱۰) کلن پیٹھ کھسِتھ یِم کران معصمن مانٛڈ
گنڈان تِم وُچھم ہنگہ طُومار ٹۆء ٹۆء
(۱۱) نہ پالکُل یِمن پاس کانہہ بےسرن ہُند
وُچھم دار یا تِم تیہ سردار ٹۆء ٹۆء
(۱۲) کٔرِتھ گرٗ وُچھم کُیت کرُنٛزس اکِس پیٹھ
وُچھم پایہ ٹینڈ کیٖت "سرکار" ٹۆء ٹۆء
(۱۳) وُچھم لار دِم مارنس بے زبانن
وُچھم ٹھگ کران دۄہلہ دربار ٹۆء ٹۆء
(۱۴) کھۄلِتھ پاس ۆن، ۆن، وُچھم بازرن منٛز
کران ژور ونیوہ ہار با پار ٹۆء ٹۆء
(۱۵) ژٹان مُول نند بأن، بوشے کلین ہنٛد
وُچھم ساتہ ظالِم تبردار ٹۆء ٹۆء
(۱۶) وُچھم "پائیداری" دِلن تے زیون منٛز
کتھن منٛز چھہ اِقرار اِنکار ٹۆء ٹۆء
(۱۷) کھٹِتھ پأن، پانے پرزر زِندگی ہُند
وُچھم سادہ ژھاران "اِسرار" ٹۆء ٹۆء
(۱۸) وٹان ساتہ ئی "قسمت" سنہ ٹُرم

زٕ یوان کیازٕ نادار زردار ثٕور ثٕو،
(۱۹) دِلکن مثر ثٕوِی وٗادر للہ وان فآنی
وُچِھت وِطنِکی خَسّتہ بیمار ثٕور ثٕور

ترجمہ

میں نے ٹھگوں کو روزِ روشن میں نئی نئی سازشوں میں مشغول پایا!

(١) میں نے دُنیا میں آ کر نئے نئے دوست دیکھے! — ہاں ہاں نئے نئے دِلآرام بھی دیکھے اور نئے نئے دِلآزار بھی دیکھے!

(٢) میں نے نئی نئی بُلبُلوں کے نئے نئے رنگ دیکھے! اور نئے نئے گُلاب اور نئے نئے کانٹے بھی دیکھے!

(٣) میں نے مسرّتوں اور پریشانیوں کا خوب لطف اُٹھایا! —
ہاں ہاں میں نے نئی نئی تجلّیاں اور نئی نئی آتشباریاں بھی دیکھیں۔

(٤) میرے دماغ میں فرشِ زمین اور عرشِ بریں کی وسعتوں میں گھومنے کا خمار بھرا ہوا ہے! کیوں نہ ہو؟ میں نے تو نظرِ غائر سے نئے نئے نشیب و فراز اور بلندیاں اور پستیاں بھی دیکھی ہیں!

(٥) جو غاروں اور گپھاؤں میں چھپ کر شیر ہونے کی ڈینگیں مارتے ہیں۔
میں نے ایسے ایسے کتنے ہی دلاور بھی دیکھے!

(٦) میں نے بیگناہوں اور مظلوموں کو خلافِ مرضی نئے نئے کام کرتے اور نئے نئے بوجھ ڈھوتے ہوئے دیکھا!

(٧) جن مظلوموں کا خون چوسا جاتا ہے۔ اور جن کے محض ہڈیوں کے ڈھانچے باقی رکھے جاتے ہیں۔ میں نے دیکھا کہ انھیں ہی کے نئے

قتلوں کا مجرم ٹھیرایا جاتا ہے!

(۸) جو لوگ محض (سمندر کے) ساحل پر بیٹھ کر غوّاصوں (کی جدّ و جہد) کا تماشا دیکھتے ہیں۔ میں نے اُنہی نااہلوں اور نابکاروں کو نئے نئے ہار پہنے ہوئے دیکھا۔

(۹) جن حضرات کو میں نے نئے نئے خلعتِ فاخرہ اور نئے نئے عمامے باندھے ہوئے دیکھا۔ اُنہی حضرات کو میں نے سڑکوں پر شریفوں کو ننگا کرتے ہوئے بھی دیکھا!

(۱۰) جو حضرات معصوموں (اور بےگناہوں) کی کھوپڑیوں کو اپنے پاؤں تلے روندتے ہیں۔ اُنہی حضرات کو میں نے نئے نئے طوار اور سہرے باندھے ہوئے دیکھا!

(۱۱) جنھیں بے سایہ اور بے سر لوگوں کا مطلق کوئی پاس نہیں رہتا۔ میں نے ایسے ایسے کئی سرداروں کو بھی دیکھا!

(۱۲) میں نے ایک ہی استخوانی پنجرے (مظلوم) پر کتنے ہی ظالموں کو سوار پایا! —— ہاں ہاں میں نے کتنے ہی "عالی مرتبت" اور "عالی جاہ" حاکموں اور سرکاروں کو بھی دیکھا!

(۱۳) میں نے بے زبانوں کو محض سانس لینے کے لئے بھی معتوب ہوتے دیکھا! اور ٹھگوں کو روزِ روشن میں خفیہ سازشوں میں مشغول پایا!!

(۱۴) میں نے چوروں اور اُچکوں کو بازاروں میں کھوٹی دھات کو خالص عیار سونا کہہ کر نئے نئے بیوپار اور کاروبار کرتے ہوئے دیکھا!

(۱۵) میں نے ہر وقت نئے نئے ظالم لکڑ ہاروں کو خوشنما گلپوش بیلوں کی جڑوں کو بے دریغ) کاٹتے ہوتے دیکھا!

(۱۶) میں نے دلوں اور زبانوں کی "پائیداری" (یعنی قول کی "استقامت") کو بھی خوب دیکھا بھالا! —— زبانوں ہی باتوں میں تو نئے نئے اقرار اور نئے نئے انکار بھی ہوتے رہتے ہیں!

(۱۷) میں نے سادہ لوح آدمیوں کو خود ہی زندگی کی حقیقت سے آنکھیں موند کر نئے نئے "سربستہ رازوں" کی کھوج میں لگا ہوا دیکھا۔

(۱۸) میں نے "قسمت کے بندوں" کو بس یہی کچھ کہتے ہوئے سنا کہ (اگر "نصیبۂ ازل" کی روایت جھوٹی ہے تو دنیا میں) نئے نئے امیر اور غریب کیوں جنم لیتے ہیں؟"

(۱۹) فانی (شاعر) اپنے وطن (کشمیر) کے نت نئے نحیف و نزار بیمار دل کو دیکھ دیکھ کر بچارے خود اپنے دل میں نئے ہی دکھ درد سہہ رہا ہے۔

رِعیز ہلال

(بطرزِ رودٕ)

(۱) وٕڈن دِت ٹون ورأو رِعیز ہلالے رِعیز ہلالے!
ہنہِ ہنہِ ونہِ آو رِعیز ہلالے رِعیز ہلالے!
(۲) بالہ شیٖرِ پژزہ لیاو لولہ خیالے لولہ خیالے!
لۆکٕک شولہ وٕڈاو رِعیز ہلالے رِعیز ہلالے!
(۳) شانہ ژھایہ رنگہ آو شانِ جلالے شانِ جلالے!
عالم تنبلیاو "رِعیز ہلالے رِعیز ہلالے!
(۴) رِچکہ چاو، پیٖراو، نورِ جمالے نورِ جمالے!
ہیٚت آو ہیٚت آو رِعیز ہلالے رِعیز ہلالے!
(۵) نازہ حُسنک آو "تازہ کمالے "تازہ کمالے!
"نازکی" ہُند ناو "رِعیز ہلالے رِعیز ہلالے"!
(۶) مۆژگہ مُت ستہ زاو ٹوٹھ گلالے ٹوٹھ گلالے!
کأل، آو سُتلِہ ڈزاو رِعیز ہلالے رِعیز ہلالے!
(۷) کامدیو آباو کہنٛدِ خیالے کہنٛدہ خیالے؟
پوت کھورِہ دۆر یاو رِعیز ہلالے رِعیز ہلالے!
(۸) تشنہ ران تن آو کہنٛدہ ملالے کہنٛدہ ملالے؟

مَنہٕ وِت سالٕ، آو رِعنیر ہلاے رِعنیر ہلاے!
(۹) تھَرہٕ پوش بَرِہ ڈراو چانِہ وِصالے چانِہ وِصالے!
ٹورہٕ ٹورِہ مُے چاو، رِعنیر ہلاِے رِعنیر ہلانے!
(۱۰) لانہٕ لیکھنہٕ آو چون قبائے چون قبائے!
"تھَدِہ کرانِہ تھوڈ ناو رِعنیر ہلاِے رِعنیر ہلاے"!
(۱۱) کرُونے کَمہٕ ناو "تیغ ہِلاے تیغ ہِلاے"!؟
قوَل چون لولہ بھاو رِعنیر ہِلاے! رِعنیر ہلاے!
(۱۲) بائے سُند بائے بھاو رُود نہٕ کانے رُود نہٕ کانے!
لولہ دَم سوٚر یاو رِعنیر ہلاِے! رِعنیر ہلاے!
(۱۳) پالِیس[لہ] بوے آو گاکِنہ نیا یے گاکِنہ نیا یے!
وُتھہٕ خونہٕ دریاو رِعنیر ہلاے! رِعنیر ہلاے!
(۱۴) روزُن سپنیاو کارِ مُحالے کارِ مُحالے!
دوست دُشمن دِراو رِعنیر ہلاے! رِعنیر ہلاے!
(۱۵) زِندہ جان سپنیاو وارہ وبالے وارہ وبالے!
زِندہ پان چھنڈہ زیاو رِعنیر ہلاے! رِعنیر ہلاے!

[لہ] [یہ نظم ۱۹۴۷،۴۸ء میں لکھی گئی تھی۔ جبکہ ہندوستان (یعنی موجودہ بھارت اور پاکستان) میں فرقہ وارانہ فسادات کے صدقے خون کی ندیاں بہہ رہی تھیں اور بھائی بھائی کا خون گرانے میں مطلق عار نہیں کرتا تھا۔]
مصنف

(۱۶) ”دِین دار“ ہیَت آوٗ فِتنہ جہاکے فِتنہ جہاکے!
سینس کِینہ تاوٗ عِیٖر ہلاکے! عِیٖر ہلاکے!
(۱۷) ”دُین دار“ ہیَت آوٗ خواب وخیاکے خِواب خیاکے!
زالِ دہران آوٗ، عِیٖر ہلاکے! عِیٖر ہلاکے!
(۱۸) ”دِین دار“ ہیَت آوٗ“ کعبہ شوٗاکے کعبہ شوٗاکے“!
کُنسرس زٗور ژاوٗ، عِیٖر ہلاکے! عِیٖر ہلاکے!
(۱۹) لولہ نظرِ اژاوٗ بوز سواکے بوز سواکے!
گٹہِ منٛز گاش ہاوٗ عِیٖر ہلاکے! عِیٖر ہلاکے!
(۲۰) ماےِ ہُند باگراوٗ آبِ ژلاکے آبِ ژُلاکے!
لولہ شایہ وانہ ناوٗ عِیٖر ہلاکے! عِیٖر ہلاکے!
(۲۱) پَنٛسِنۍ بھاوہ ناوٗ یادِ مِشاکے یاد مِشاکے!
”نازہ پان ژشاوٗ!“ عِیٖر ہلاکے! عِیٖر ہلاکے!
(۲۲) فٔتانیو! رٕو تراوٗ قیلکہِ باکے قیلکہِ باکے؛
رنگہ ناوٗ ہیَت آوٗ عِیٖر ہلاکے عِیٖر ہلاکے!

ترجمہ

ہلالِ عید

(۱) ہلالِ عید کھوجنے سے نمودار ہوا اور خراماں خراماں عید نظر میں آیا!

(۲) پہاڑ کے سر پر (چوٹی پر)، محبت کا خیال جگمگا اُٹھا! جیسے ہلالِ عید شعلۂ محبت بن کر نکلا!

(۳) شام کی پرچھائیوں میں شانِ جلالی جلوہ گر ہو کر نکھر اُٹھی! اور ساری دُنیا بیتاب ہو کر چلانے لگی:- "ہلالِ عید! ہلالِ عید!"

(۴) ہلالِ عید بھڑکن تڑکن، زیبائش و آرائش، بناؤ سنگار اور نورِ جمال لے کر آیا!

(۵) شاید ناز بھرے حُسن کا کوئی تازہ کمال منظرِ عام پر آیا! آخر ہلالِ عید دوسرا نام ہے ناز و نزاکت کا ہی!

(۶) یہ (خدا سے) مانگا ہُوا شیر خوار بچّہ —— ہاں ہاں یہ پیارا گلِ لالہ —— دیر سے آیا۔ اور سویرے لوٹا!

(۷) بھلا یہ ہلالِ عید کس کے خیال سے آیا؟ اور کس کے خیال سے اُلٹے پاؤں لوٹا؟

(۸) بھلا یہ محبوب — یہ ہلالِ عید —— کس کے ملال سے اپنے نازنین بدن کو نحیف و نزار بنا کر آیا؟ (اسکو شاید ناراضگی تھی جبھی تو) یہ منت و سماجت سے ہی دعوت پہ آیا!

(۹) واہ واہ! تیرے وصال کے لئے کلی بھی ٹہنی کے جھروکے سے جھانکنے لگی! اے ہلالِ عید! ذرا ہمیں بھی آبخورے بھر بھر کے شرابِ دیدار پلا۔

(۱۰) اے ہلالِ عید! قسمت کا قبالہ تیرے ہی نام لکھا گیا! کیونکہ تو شریف الاصل ہے اور اعلےٰ خاندان سے تعلق رکھتا ہے! اور تیرا نام شہرۂ آفاق ہے!

(۱۱) بھلا کس نے تیرا نام "تیغ ہلال" رکھا؟ اے ہلالِ عید! تیرا قول تو ہر ایک کے ساتھ محبت کرنا ہے!

(۱۲) اے وائے! بھائی کے دِل میں بھائی کی محبّت زیادہ وقت کے لئے نہ رہ سکی! اے ہلالِ عید! اب تو محبّت کی راہ و رسم ہی ختم ہو چکی ہے!

(۱۳) اے وائے! بھائی بھائی کے نام و نشان کو مٹانے کے لئے آیا! اے ہلالِ عید! (ذرا دیکھ تو سہی کہ کس طرح سے) انسانی خون کے دریا بہہ پڑے!

(۱۴) اے وائے! اب تو زندہ رہنا کارِ محال بن چکا ہے! اے ہلالِ عید! دوست بھی آخر کار دُشمن ہی نکلا!

(۱۵) اے وائے! زندہ جان بھی اب بجائے خود وبالِ حیات ہو چکی ہے! اے ہلالِ عید! نازنین بدن بھی (پھول کی طرح) کُملا گیا!

(۱۶) ہائے! "دیندار" تو محض جہل و فتنہ لے کر آیا! — اے ہلالِ عید! اُس کا سینہ تو بُغض و کینہ کی آگ سے جُھلس گیا ہے!

(۱۷) ہائے "دیندار" تو محض خواب ذخواب لیکر آیا! اے ہلالِ عید!

خبردار! وُہ تو اپنا دامِ تزویر پھیلا رہا ہے!

(۱۸) ہائے! "دیندار" تو محض "کعبہ اور شوالہ" لے کر آیا! اے ہلالِ عید! وحدت اور یکسانیت کی پونجی پر ڈاکہ پڑ گیا!

(۱۹) ذرا ہم پہ محبّت کی نظر کر اور ہماری اِلتماس سُن! اے ہِلالِ عید! ہمیں ذرا اندھیرے میں روشنی دِکھا!

(۲۰) اے ہلالِ عید! ذرا محبّت کا آبِ زلال بانٹ اور ہمیں بھائی چارہ، اخوّت اور اِنسانیت کی منزل پر پہونچا!

(۲۱) اے ہلالِ عید! ذرا ہمیں بھی اپنی ہی مثال یاد کرا لے کہ کِس طرح سے ایک نازک و نازنین بدن (یعنی تیرا بدن) (اکڑنے کی بجائے) نرم ہی ہوتا گیا!

(۲۲) اے فانی (شاعر)! ذرا قبلہ (مغرب) کے پہاڑ کی طرف چل کیونکہ ہلالِ عید تیرے لئے ایک رنگین کشتی لے آیا ہے!

دُنیہَس منٛز روزِہ باقی ناوٕ دِیوہ دوٛہ تارہ میوٛن!

(۱) رُود انٛدرِیٔ دِل وَزان ہرسا تہ دَردکہِ نارہ میوٛن!
تتھ گواہ داغِ جگر میوٛن، تتھ گواہ غم بہارہ میوٛن!
(۲) سِینہ صافی میوٛن ایمان، کینہ تراوُن میوٛن دِین!
مائے رٕگیتھ، میانٛ رٕگیتا، دردِ دِل سیپارہ میوٛن!
(۳) جلوہ ہر یکُس چھُس نہ انٛدر انٛدر اِمتیازُک رنگ ورو!
ژاوٕ ازکے زُوٕ مورس میانٛس امی اہارہ میوٛن!
(۴) شولہ لوٗگُک، شمعِ ایمانُک، خوٗدی ہُنٛد کوہِ نوٗر!
زِندہ دِل سینوٕ منوٕ آمِہ جلوہ کے دِیدارہ میوٛن!
(۵) ہائے باین شیتٕ میلن لاگ تراوِت مذہبٕ!
آمِ شرن، ہولن، جُنوٗن تھوٕ کر دِل سارہ میوٛن!
(۶) پُوزِ پُوزِ پُوزم نہ زاہ کُفرس تہ اسلامس منٛز!
آمِ رِہِن میانٛ، تُل وِہُن بَنِنٛ پراین وارہ میوٛن!
(۷) یِی دِلس اوسُم ونُم رِتی کُل جہانس صاف صاف!
گو تَوے ما دُشمنن، یارن تہ باین خارہ میوٛن!
(۸) شعر وَنہ لَس لیکھنس منٛز چھُم کمانائی دِلس
دُنیہَس منٛز روزِہ باقی ناوٕ دِیوہ دوٛہ تارہ میوٛن!
(۹) چھُم کھتن بَنِن سِنٛٹھا مولٕ! مال و دولت کیا دِیَم؟

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

آو مولہ ژنہ لولہ سان ہر کانہہ سخن بازارہ میٛون !

(۱۰) دٕمبدم چھییس تازگی زاہ زخمِ دِل مارنگہ ڈٔول !
سونتہٕ فوٗلیے، ہرٕدہ کالیے، ماگہ ماسے، ہارہ میٛون !

(۱۱) ٹاپٔن لیچھاو پرٕژٕنہ پروکھنہ میانہٕ دردُک داستان !
ہیٚوٚ ژٕ تس شاید تمِس ماتاوٕ از دوٗبارہ میٛون ؟

ترجمہ

شاید دُنیا میں میرا نام بھی کچھ وقت کیلئے زندہ رہیگا!

(۱) میرا دِل ہر لمحہ اندر ہی اندر دردِ محبّت کی آگ میں جلتا رہا! چنانچہ اِس بات کی گواہی دے رہا ہے۔ میرا داغِ جگر اور سینۂ جذبۂ غم!

(۲) سینہ صافی میرا ایمان ہے۔ اور بُغض و کینہ سے گریز میرا دین ہے! دُنیا بھر کی محبّت میری گیتا ہے اور دردِ دِل میرا سیپارہ ہے۔

(۳) کِس قدر نورانی ہے سُورج کا جلوۂ پاک! — اِس کے اِردگرد امتیاز اور تفریق کی کوئی چھایا نہیں ہے! — میرے قالب جسم میں بھی ازل میں ہی اِسی صفت کی حامِل رُوح داخل ہوگئی

(۴) محبّت کا شعلہ، اِیمان کی شمع اور خُودی کا "کوہ نُور"! — اِنہی کے جلوے کے دیدار سے میرا دِل زِندہ ہو اُٹھا ہے!

(۵) کاش مذہب کے امتیاز اور تفریق کو بھُول کر بھائی اور بھائی باہم شیر و شکر ہو جائیں! — بھلا اِسی ارمان، حُباب اور جنون نے میرے دِل کو کب چین سے بیٹھنے دیا؟

(۶) دینداروں، واعظوں اور کٹر پنتھیوں کی باتوں کو سُن سُنکر بھی میں نے کُفر اور اسلام میں کوئی تمیز اور تفریق روا نہیں رکھی! میری اِس ضد نے اپنوں اور بیگانوں کو میرے خلاف زیادہ ہی مشتعل کر دیا!

(۷) جو بات میرے دل میں تھی وہی میں نے ساری دُنیا کو صاف صاف سُنا دی

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

کیا اِسی لئے میرے دُشمنوں، دوستوں اور بھائیوں کو مجھ سے عداوت تو نہیں ہوئی؟

(۸) شعر کہنے اور لکھنے میں میرے دِل میں یہی گمان ہے، کہ شاید دُنیا میں میرا نام بھی کچھ وقت کے لئے زندہ رہے گا!

(۹) میری باتوں (شعروں) کی کافی قدر و قیمت ہے! بھلا مال و دولت سے مجھے کیا حاصل ہوگا؟ میرے ہر ہر شعر کی قیمت کا تعیّن تو فرطِ محبت سے سرِ بازار کیا گیا۔

(۱۰) میرے زخمِ دِل میں دمبدم تازگی اور برجستگی نظر آتی ہے۔ اور اسکا رنگ کبھی پھیکا نہیں پڑ جاتا ہے۔! چاہے موسمِ بہار ہو، موسمِ خزاں ہو، ماہِ ہاڑ ہو یا ماگھ کا مہینہ ہو!

(۱۱) یوں تو فانی (شاعر) نے پہلے پہل میرے دُکھ درد اور غم والم کی داستان لکھی! کیا آج بھی اُسے دوبارہ میرا نام یاد تو نہیں آیا ہے؟

شاعر

(۱) یمُس منٛز بقراری وُز ملن ہٲشِز
یمِس منٛز شولہ وٕن رٕژہہ مشعلن ہٲشِز
یمِس منٛز شورہ گرمی منقلن ہٲشِز
یمِس منٛز جاے بُتلن زلزلن ہٲشِز
تمِس جانِ جہانس ناوٗ شاعر

(۲) دِوان یُس نار سنگرن آسمانن
کران یُس شور جنگلن بوستانن
بھران یُس جوش اَندر شورہ خانن
یِوان یُس ہوش بنگلن محلہ خانن
تمِس آتش دہانس ناوٗ شاعر

(۳) رگُرزجن یمُسند چھُو مُلکن لرزہ ناوان
یکُن یمُسند چھُو فلکن باثراوان
وُچھن یمُسند چھُو نظرِن کانٛیہ ناوان
مُرن یمُسند چھُو موتس کھوژہ ناوان
تمِس شیرِ زٕبانس ناوٗ شاعر

(۴) وَلان یُس زِندگی ہٲندِ جامہ مُردَن
دِنان یُس ہوش بے ہوش تہٕ مُوڈن

کران نٔندرے ہنتین بیمار لُس کن
چھلان چھنٛدٕ رمیتین لُس نُورٕ شیٖتن

تِمِس مردِ جوانس ناوُ شاعر

(۵) انان لُس نوجوٲنی اُڈٕ وَرن منٛشر
روٲنی آبٕ رستین آگرن منٛشر
بھران لُس جوش تُوو لہرن لرن منٛشر
ژولن، آرن، ڈلن، ناگن، سرن منٛشر

تِمِس رُدرِح رٕ دانس ناوُ شاعر

(۶) چھُولاگان زِیوَنین لُس بے زبانن
وہن بخشان یَنن لُس بے دلن
دِوان لُس سوز نٔنٛدُی سوز خِوانن
کران لُس پیدٕ گرمی داستانن

چھُو تِمسُی ترجمانس ناوُ شاعر

(۷) دِوان لُس نارٕ تِپِس آشیانس
ٹراوان گاش بیٚتہٕ سنٛدِس مکانس
کران مِسمار لُس پٔننِس دُکانس
لدان دیوار تِمتِس غیر دانس

چھُو تمِسُی لامکانس ناوُ شاعر

(۸) چھانک، دٲوِس بیمار تھاوان

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

ٲرِ چھوکِن، خوٗن جِگرٕک ہارہ نادان
گُلن ہندٕ کنڈٕ ژھیس آرام نیاوان
ہُرُد چمنٕک قرارٕ ییس راوٕراوان
چھُو تمسٕی مہربانس ناو شاعِر

(۹) پھِران ژُیس لوٗکٕوٗنی پیالن اندرٕ تے
کران سرشار یا ژٕمُسنٕز ٹھودُر کے
وزان ظلماتٕسٕی اندر ییٚنز نے
دِوان ژُیس آبِ حیوانٕک ٹُکن پے
تمِسٕ شیرین بیانس ناو شاعِر

(۱۰) کتھِو سبت ژُیس کران گُلنار خارس
کتھِو شیت ژُیس کران گلزار نارس
کتھِو سیت ژُیس کران نورٕ دزہارس
کتھِو سیت ژُیس کرانٕ راحت ازارس
تمِسٕ معجز بیانس ناو شاعر

(۱۱) پران ژُیس زُدیہ، سِرلیٚس، تارکن منز
لتن، قدمن، وتن، منٛزلن ہنٛزی گرٛنز
دُچھان ژُیس پوشہ چمنن منٛز نویٚ ژُنز
اَتی آسہ ژُنک، اَتی اوش تراوٕنک منز
چھُو تمسٕی رازدانس ناو شاعِر

(۱۲) آتی یُس دُنیہس زانان فآنی
آتی مانان ابدی زندگانی
آتی یُس یاد مقصوچ کہانی
آتی یُس علیہ ہنر گنزران جانی

چھُ قسمتی نُگتہ دانس ناوُ شاعر

ترجمہ

شاعر

(۱) جس کے دل میں بجلیوں کی بیقراری، بے تابی اور تڑپ پائی جاتی ہے!
جس کے دل میں مشعلوں کے شعلے بھڑک رہے ہیں!
جس کے دل میں منقلوں کی بارُودی حرارت پائی جاتی ہے!
جس کا دل بھونچالوں اور زلزلوں کا گہوارہ اور مرکز ہے!
اُس جانِ جہاں کا نام شاعر ہے

(۲) جو پہاڑوں ٹیلوں اور آسمانوں کو آگ لگا دیتا ہے!
جو جنگلوں اور پوستانوں کو خاکستر بنا دیتا ہے!
جو بارُود خانوں میں جوش و خروش بھر دیتا ہے!
جو عالی شان بنگلوں اور محلّوں کے ہوش اُڑا دیتا ہے!
اُس آتشِ دہان کا نام شاعر ہے!

(۳) جس کا گرجنا ملائک کو لرزہ بر اندام کر دیتا ہے!
جس کا چلنا افلاک کو سراسیمہ کر دیتا ہے!
جس کا دیکھنا نظروں کو تھرّا دیتا ہے!
جس کا مرنا موت کو ڈراتا ہے!
اُس شیرِ ژیاں کا نام شاعر ہے!

(۴) جو مُردوں کو زندگی کا جامہ پہناتا ہے!

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

جو بے ہوشوں اور مورکھوں کو ہوش میں لاتا ہے!
جو سوئے ہوئے لوگوں کے کان بیدار کرتا ہے!
جو ضعیفوں اور مضمحلوں کے تن بدن نور سے دھوتا ہے!
اُس مردِ جوان کا نام شاعر ہے!

(۵) جو بوڑھوں اور ادھیڑ عمر کے لوگوں میں نوجوانی لاتا ہے!
جو بے آب منابع اور سرچشموں میں روانی پیدا کرتا ہے!
جو ندی نالوں، دریاؤں، جھرنوں، چشموں، جھیلوں،
اور سمندروں کی لہروں کے پہلوؤں میں نیا جوش و خروش بھر دیتا ہے!
اُس روحِ رواں کا نام شاعر ہے!

(۶) جو بے زبانوں کے منہ میں اپنی زبان لگا دیتا ہے!
جو بے دہانوں کو اپنا دہن بخشتا ہے!
جو سوز خوانوں کو اپنا سوز عطا کرتا ہے!
جو داستانوں میں گرمی اور جان پیدا کرتا ہے!
اُس ترجمان کا نام شاعر ہے!

(۷) جو اپنے آشیان کو آگ لگا دیتا ہے اور دوسرے کے مکان
میں اُجالا کرتا ہے!
جو اپنے مکان کو مسمار کرتا ہے۔ اور کسی غیر کی گری ہوئی
دُکان کی دیوار کو تعمیر کرتا ہے!
اُس لامکان کا نام شاعر ہے۔

(۸) دُنیا بھر کے دُکھ درد جس کو بیمار رکھتے ہیں اَور جس کی آنکھوں سے خونِ
جگر کے آنسو بہاتے ہیں!
گاؤں کے خار جس کے آرام کو چھین لیتے ہیں! چمن کی خزاں جس کے قرار
کو بگاڑ ڈالتی ہے!

اُس مہربان کا نام شاعر ہے۔

(۹) جو پیالوں میں محبّت کی شراب اُنڈیل دیتا ہے!
جس کی میٹھی میٹھی الاپ سرشاری اور مستی طاری کرتی ہے!
ظلمات میں جسکی شہنائی بجتی رہتی ہے۔ اَور جو لوگوں کو آبِ حیواں
کا پتہ دیتا ہے!

اُس شیریں بیان کا نام شاعر ہے!

(۱۰) جو باتوں سے ہی خار کو گُلنار بنا دیتا ہے!
جو باتوں سے ہی آگ کو گلزار میں بدل دیتا ہے!
جو باتوں سے ہی ہار کے (گرم) مہینے کو نوروز میں منقلب کرتا ہے!
جو باتوں سے ہی آزار کو راحت بناتا ہے!

اُس معجز بیان کا نام شاعر ہے!

(۱) جو سُورج، چاند اَور ستاروں میں نقوشِ پا، قدموں، شاہراہوں
اور منزلوں کی گنتی پڑھتا ہے!
جو پھلواریوں میں نئے نئے غنچے دیکھتا ہے اور ابھی ہنسنے اور ابھی
رونے کی تیاری پاتا ہے!

اُس رازداں کا نام شاعر ہے!

(١٢) جو ابھی دنیا کو فانی سمجھتا ہے! اور ابھی زندگانی کو ابدی مانتا ہے!
جو ابھی مقسوم کی کہانی یاد کرتا ہے! اور ابھی عمل کی خوبیوں کا
شمار کرتا ہے!

اُس نکتہ داں کا نام شاعر ہے!

رازِ دل وٕژھناوہ نَس چھنہ رازدارَن ہٕنٛز زبان

(۱) شالہ مارَن منٛز گلے مُژ تَو بہارَن ہٕنٛز زبان
پوشہ نوٗلَن، بُلبُلَن، قُمرِیَن تہ سارَن ہٕنٛز زبان
(۲) نا لِ دٕلمُت آر کھٕلیوٚ رنگین گُلَن ہمبرزلن
حال ٹٕی بالَن وَنان ڈٔز لالہ زارَن ہٕنٛز زبان
(۳) بُلبُلی ما، گُل تہ آمٕت بَھرنہ پَننے خوٗنہ سیٹھ
نِشترَن نیزَن گواہ کنڈیٚن تہ خارَن ہٕنٛز زبان
(۴) دِلفگارَن، بیقرارَن، غمگُسارَن ہندِ فراق
بوزہ ناوان آبشارَن جوٗئبارَن ہٕنٛز زبان
(۵) کیا ژٕہ گو ظالِم ستم وارَن کنٕن سوتُوی گیژ؟
ٹٕی وَنان وَن یارِ ٹٕھی کُن دیو دارَن ہٕنٛز زبان
(۶) پھیرِ ناز رَدی نُبھٕتٕن، چھَلہ چھاٗنگرے گٕٹے باٗئے ہنٛد
ٹٕی وَنان خَلقَن اِشارَن منٛز سِتارَن ہٕنٛز زبان
(۷) کم ہسنا بھٕرمہ راٗوسانِٹٕن ناز بردارَن نظر؟
ٹٕی وَنان کشمیرٕٹٕن رنگین نظارَن ہٕنٛز زبان
(۸) رُود مارُود داد چمنگ سیرِ سرپوش اندر
پوشہ ڈٕکھرن منٛز چھُ بولان اِشتہارَن ہٕنٛز زبان

(۹) ناٚل گاٚمتۍ نابکارن تےٚ اوارن محنتہٕ ہار
ہٚنٛج تہٕ کٕنٛج گاٚمژ وچھت ژےٚ پخنہٕ کارن ہُنرزبان

(۱۰) سوزاٚنٛدر بوم بوزہٕ کُس؟ باوٕ وٕکمس سٕنتۍ وِداکھ؟
زرکٔشن اندر ژھٔنان نغمن نگارن ہنرزبان

(۱۱) کھل بھران از کل چھہٕ تمۍ بیدرس بےٚ غیرتس
ہمہٕ خودی شراوٕ مترت زارہ پارن ہنرزبان

(۱۲) دم شماری ہند چھو تمۍ بےٚ زبانس اختیار
لاٚج ہمہٕ پنٛنس کہٕ ہانس خاکسارن ہنرزبان

(۱۳) طاٚراوان ہوش توکن باٚزگارن ہنٛدہٕ فریب
وہیچے لِسلا پہٕ رٚج وگامن شہارن ہنرزبان

(۱۴) دوان رکھنٛہ آداز بوزِت مُردہ دِل سپدن بیدار؟
تُسنترٕ، مونترٕ، ہیےٚ تٕرجان نثارن ہنرزبان

(۱۵) زِندگی چھنہٕ راٚتہٕ فاقو، کیا منگو گنٛدہ باشنی؟
بولہٕ نظرن ژےٚ روناں حلون نظارن ہنرزبان

(۱۶) مرنہٕ بروٚنٹھی ژایہٕ کیتاہ فاقہ لدٕ قبرن اندر
ژےٚ ونان مُردن، مزارن، مرغزارن ہنرزبان

(۱۷) ماٚرہٕ تمۍ نیزوٕ ئی ہمہٕ رسائنۍ اٚڈجن بناٚیے
ژےٚ ونان فیتنن، پھُرکن زخمی شکارن ہنرزبان

(۱۸) لٚج آتِی جشمن آتِی زخمن اندر خونٛج، فوےٚ

جِگرچِن ناجن رَگن نِشترنگارن ہُنز زبان
(۱۹) کیاوَ نوَ آزادِ ئے ہُند رازٕ زِیوہ یادیٖن اندر ؟
رازِ دِل ژیٚژہ ناوہ نَس چھَنہ رازدارَن ہُنز زبان
(۲۰) سون کرِ تو چارہ وۄن، جنگلو نہ ویرانو توٚہی
ئی دَنان مجبوٗر بیکارن اَو ارن ہُنز زبان
(۲۱) مُفلِسَن ہُند مازکۄر رازَ وخرِ جوَ آسہ کُن نیاز
ئی دَنان کعبن، مدینَن، ہر دُوارَن ہُنز زبان
(۲۲) کر ستا معشوق میلن سۭتۍ ہَیَنیٚن عاشقن ؟
ئی دَنان داژین ترن کُن اِنتظارن ہُنز زبان
(۲۳) زہرہ پیالَن مشرکرِ یا میچھو کتھو ماچھِک اَثر
دِلنوازَن، دِلقرارَن، بالہ یارَن ہُنز زبان ؟
(۲۴) فاؔ زِین کیا وۄن ؟ کمِس وۄن ؟ وارِ وَنہ کَس چھا تمِس ؟
توتہِ وۄنہس ہانژ لوٗتُرٕت اِشارَن ہُنز زبان

ترجمہ

اے وائے! رازِ دل کو سُلجھا کر بیان کرنے کے لئے رازداروں اور رمز شناسوں کی زبان مفقود ہے!

(۱) اے وائے! شالہ ماروں میں نوبہاروں کی زبان اولی اور گونگی ہو چکی ہے!
وہاں ہاں، "پُوسنوں"، بُلبُلوں، قمریوں اور فاختوں کی زبان بھی
اولی اور گونگی ہو چکی ہے!

(۲) اے وائے! دار کھلوں (زہریلی جھاڑیوں) نے رنگین گلابوں اور
نرگسوں کو (بُری طرح سے) گھیر لیا ہے! چنانچہ پہاڑوں اور ٹیلوں کو
یہی حالِ زار سُناتے سُناتے لالہ زاروں کی زبان ہی جل اُٹھی ہے!

(۳) صرف بُلبُلیں ہی نہیں، بلکہ گلاب بھی اپنے ہی خون میں لت پت ہیں!
اے لو! کانٹوں اور خاروں کی زبان بھی نشتروں اور نیزوں کی
گواہی دے رہی ہے!

(۴) اے وائے! آبشاروں، جھرنوں اور جوئباروں کی زبان دلفگاروں
بیقراروں اور غمگساروں کا سوزِ فراق سُنا رہی ہے!

(۵) بھلا ہمارے گھٹنے اجتماع اور اِتّحاد کی خبر کیوں ظالم تبرداروں کے
کانوں میں پہونچ گئی؟ —— یہی سوال دیودارروں کی
زبان جنگل کے چیڑوں اور شمشادوں سے کر رہی ہے!

(۶) کیا ہمارے [illegible] نہیں جائینگی؟ آخر ہمارے بھائی بند

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

تتّر بتّر ہو کر ایک دوسرے سے بچھڑ گئے! ——— ستاروں کی زبان لوگوں کو اِشاروں ہی اِشاروں میں یہی درد بھری بات سُنا رہی ہے!

(۷) اے وائے! ہمارے نازبرداروں کی نظر کو کس نے بھرمایا۔ اور بہکایا؟ — کشمیر کے رنگین نظاروں کی زبان یہی کچھ رہ رہ کر پوچھ رہی ہے!

(۸) کیا چمن کی رُوداد رازِ سربستہ بن کر رہ سکی؟ نہیں نہیں ——— پھولوں کی پتیوں میں بھی اِشتہاروں کی زبان بول رہی ہے!

(۹) اے وائے! نالائقوں اور آوارہ گردوں کی گردنوں میں موتی کے ہار آویزاں ہو چکے ہیں! یہ حال دیکھ کر پختہ کاروں کی زبان ٹیڑھی، ادبی اور مفلوج ہو چکی ہے!

(۱۰) بھلا کون ہمارے سوزِ دروں کو سُنے؟ اور ہم کس کو اپنی درد بھری کہانی سُنائیں؟ ——— نغموں اور نقّاروں کی آواز تو کانوں کو بہرہ کرتی ہے!

(۱۱) آج کل اُسی بیدل اور بے غیرت شخص کی کھلیان کو بھر لیا جاتا ہے جس نے اپنی خودی کو بھول کر منّت وسماجت اور لجاجت کی زبان کھولی!

(۱۲) آج کل اُسی بے زبان شخص کو اپنی دم شُماری کا اختیار ہے، جس نے اپنے مُنہ میں خاکساروں کی زبان لگا دی!

(۱۳) اے وائے! بازی گروں اور مداریوں کے چھل کپٹ اور فریب لوگوں کے ہوش وحواس اُڑا دیتے ہیں! ——— تو شہروں اور

دیہاتوں (کے لوگوں) کی زبان وہم اور خوف کی بِلا کے ساتھ اٹک گئی ہے!

(۱۴) بھلا مُردہ دِل اب کس کی (ہمت افزا) آواز (للکار) سُنکر بیدار ہو جائیں گے؟ جان نثاروں کی زبان تو اب تھک کر چُور ہو گئی ہے۔ دبک گئی ہے۔ اور مر چکی ہے!

(۱۵) فاقوں (کی بھرمار) نے تو زندگی کو اجیرن اور پراگندہ کر رکھا ہے! بھلا اب ہنسی مخول، لہو و لعب اور اٹکھیلیوں کا کیا لُطف اور فائدہ؟ —— جلووں اور نظاروں کی زبان بھی کچھ محبت بھری نظروں کو (رہ رہ کر) سُنا رہی ہے!

(۱۶) مرنے سے پہلے ہی کتنے ہی فاقہ کش زِندہ درگور ہو گئے! —— مُردوں، مزاروں اور قبرستانوں کی زبان بھی کچھ سُنا رہی ہے!

(۱۷) اے وائے! ہمیں اُنہی نیزوں اور بھالوں نے مار ڈالا ہے، جو کہ ہماری ہی ہڈیوں سے تیار ہو گئے! —— زخمی شکاروں کی زبان بھی کچھ .... اُن کے کفِ دہن اور اُکھڑتے ہوئے سانس کو سُنا رہی ہے!

(۱۸) ابھی آنکھوں میں اور ابھی زخموں میں خون کے پھول کھِل اُٹھے! (کیونکہ آخر) نِگاروں اور معشوقوں کی زبان بھی جگر کی رگوں اور شریانوں پر نشتر کا کام کر رہی ہے!

(۱۹) بھلا ہم زبان دراز [illegible] کے بیچ زندگی کے اسرار کو کیسے آشکارا کریں؟

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

اے وائے! رازِ دل کو سُلجھا کر بیان کرنے کے لئے رازداروں اور رمز شناسوں کی زبان مفقود ہے!

(۲۰) اے جنگلو اور ویرانو! اب تم ہی ہماری کچھ چارہ جوئی کرو! —— ہائے! مجبور بیکاروں اور آواروں کی زبان یہی کچھ سُنا رہی ہے!

(۲۱) امیروں اور خواجوں نے مُفلسوں کے ہی گوشت پوست کو ہم پر نذر و نیاز کے طور پر بھینٹ چڑھایا! —— کعبوں، مدینوں اور ہردواروں کی زبان بھی یہی کچھ سُنا رہی ہے!

(۲۲) اے وائے! معشوق اپنے عاشقوں سے دوبارہ کب ملیں گے؟ —— انتظاروں کی زبان کھڑکیوں اور دروازوں سے یہی کچھ پوچھ رہی ہے!

(۲۳) کیا دلنوازوں، دِل قراروں اور معشوقوں کی زبان میٹھی میٹھی باتوں سے زہر بھرے پیالوں میں بھی شہد کا اثر (یعنی شیرینی) پیدا کر سکتی ہے؟

(۲۴) بھلا فانی (شاعر) نے کیا کہا؟ اور کس سے کہا؟ کیا اُسے بولنے کی اجازت بھی ہے؟ لیکن پھر بھی تہمت لگانے والوں نے یہ کہا۔ کہ تم نے اِشاروں کی زبان کھولی!

نعرٔہ اِنقلاب

پتھر پیُوٚن چھُو سنگرن، کوٚہن تے دیوارن!

(۱) ڈٔنِو باج خوارن، ڈٔنِو تاجدارن
زِہ کانٛہہ سُود مارُود تاجن کُلو مارن

(۲) ڈٔنِو سُود خوارن تہ سرمایہ دارن
سلاماکرٕن ڈٔوٚن حسابن شُمارن

(۳) ڈٔنِو وارہ خوُنخوار جاگیر دارن
زدا لا تھُندیٚن چھُو قدمن اِشارن

(۴) ڈٔنِو بازِگارن تہ فندبازیارن
کرِو بانہ ڈٔن ڈٔن مہ گانگل نُہشارن

(۵) ژھٕنن پردہ وہمکۍ، فریبکۍ، گُمانکۍ
پتھر پیُوٚن چھُو سنگرن کوٚہن تے دیوارن

(۶) زمینا ژٔوۍ آسہ، نوٚوۍ آفتابا
نوٚوۍ گاش ڈیشِن چھُو گامن شہارن

(۷) نہ ژٔرون ہٹس منز یہ طوقِ غلامی
نہ گردن ہیٚن دٲرِ ہنٛزٕ محنتہ ہارن

(۸) نہ ہتھاون کنڈٕ ژن منز کرٕتھ پوشِنۍ ہند

نہ تھاون رٹِت دارِغ دِل لالہ زارن
(۹) نہ تھاون سہن بوٚر سارُن کھرن ہٚنٛد
نہ تھاون ڈُوٗن کِدِ نہ گوٗہ شہسوارن
(۱۰) نہ کھارن کلس پیٹھ کھرین ناپکارن
نہ تھاون ہٕلم دارن پختہ کار ن
(۱۱) وُبھُن چھُم، وُڈُن چھُم، وَزُن چھُم، گرٕزُن چھُم
پہ وَنہٕ و فانی جنون غُبار ن

ترجمہ

نعرۂ انقلاب

اب تو پربتوں، پہاڑوں اور دیواروں کو دھڑام سے گرنا ہوگا!

(۱) اے محکومو! اے مظلومو!! ان باج خواروں اور تاجداروں سے
کہہ دو۔ کہ اب تاجوں اور طوماروں کا کوئی فایدہ نہیں ہے!!!

(۲) اے محکومو! اے مظلومو!! ان سود خواروں اور سرمایہ داروں سے
کہہ دو۔ کہ وہ اب (اپنے مال و زر کا) حساب و کتاب اور شمار کرنا
چھوڑ دیں!!!

(۳) اے محکومو! اے مظلومو!! ان خونخوار جاگیرداروں سے کہہ دو
کہ اب اُن کے قدم اور اشارے مائلِ زوال ہیں!!!

(۴) اے محکومو! اے مظلومو!! ان شعبدہ بازوں اور مداریوں سے
کہہ دو۔ کہ وہ اب بیدار مغزوں کو اپنی بیہودہ باتوں سے گمراہ
کرنے کی سعیٔ لاحاصل نہ کریں!!!

(۵) اب تو وہم و گمان اور مکر و فریب کے پردے چاک ہو کر رہ جائینگے!
اور پربتوں، پہاڑوں اور دیواروں کو دھڑام سے گرنا ہوگا!!

(۶) اب تو ایک نئی ہی زمین ہوگی اور ایک نیا ہی سورج ہوگا!

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

اَور شہروں اَور دیہاتوں کو ایک نئی ہی روشنی دیکھنا ہوگی!!

(۷) اب تو غلام اَور محکوم اِس طوقِ غُلامی کو اپنی گردن میں برداشت نہیں کرینگے! اَور نا ہی وُہ (بارِ احسان کے خیال سے) موتیوں کی مالائیں پہننے کے لئے اپنی گردنیں جھکائیں گے!!

(۸) اب تو پھول کانٹوں میں اُلجھ کر نہیں رہیں گے! اَور نا ہی لالہ زاروں کے دِل داغدار ہوں گے!!

(9) اب تو شیروں کو گدھوں کا بوجھ نہیں ڈھونا ہوگا۔ اور نا ہی شہسواروں کو گوبر اَور لید کے ڈھیر اُٹھانے ہونگے!!

(۱۰) اب تو ناہنجار اَور نابکار (ناقابلوں اَور تجربہ کاروں کے) سر پہ سوار نہیں ہو جائیں گے! اَور نا ہی پختہ کار (خام کاروں کے آگے) اپنا دامن اِحتیاج پھیلائیں گے!

(11) مجھے اُٹھنا ہے! اُڑنا ہے! جلنا ہے! گرجنا ہے!” ——
قاآنی (شاعِر) کو جنون اَور غبار نے یہی نعرہ بلند کرنے پر آمادہ کیا!

اِنسان دُنیہس اٹدر بے خانہ شوٗبہِ ما

(۱) بے جان عاشقن اٹدر جانانہ شوٗبہِ ما
نادان پاگلن اٹدرہ فرزانہ شوٗبہِ ما
(۲) پَروانہ نَے نہ شمعکوٗئی نورانہ شوٗبہِ ما
نَے آسہِ نوٗرِ شمع تَے پروانہ شوٗبہِ ما
(۳) آسَیِس نہ مستِیاہ اگر مستانہ شوٗبہ ما
نہ آسَیِس اٹدر نہ مَے اگر مَیخانہ شوٗبہِ ما
(۴) ہانگِن رَچھیس نہ در جگر دُردانہ شوٗبہِ ما
ہانگِن تہٕ دانہ رٹِس مگر زاہ پانہ شوٗبہِ ما
(۵) آسیَس نہٕ خانہ دار کانہہ سوٗئی خانہ شوٗبہِ ما
اِنسان دُنیہس اٹدر بے خانہ شوٗبہِ ما
(۶) ویٖرانہ آسہِ نَے گُلِ شاہانہ شوٗبہِ ما
گلزار آسہِ نے تہٕ زاہ ویٖرانہ شوٗبہِ ما
(۷) قیدس اٹدر عزا بکوٗئی سامانہ شوٗبہِ ما
پنجرس اٹدر نہ آب دٗیوٗن نَے دانہ شوٗبہِ ما
(۸) یتھ ٹھگ بہن نمُن تتھے استانہ شوٗبہِ ما
یتھ منز پوٗٹل دتہ زوٗر ہوٗتہ بتخانہ شوٗبہِ ما
(۹) لُس بوزہ ناوہِ وطنکوٗئی حالانہ دردہ سوز
بوٗزتھ فاریٖن ترانہ یا افسانہ شوٗبہِ ما

ترجمہ

اِسکا گھر نہ ہو تو اِنسان کی دنیا میں کوئی عزت نہیں ہے!

(۱) بے جان (مُردہ دِل) عاشقوں میں معشوق اچھا معلوم نہیں ہوتا ہے! اَور نا ہی نا سمجھ پاگلوں میں فرزانے کی موجودگی اچھی لگتی ہے!

(۲) پَروانہ نہ ہو، تو شمع کی آب و تاب ہیچ ہے! اَور نورِ شمع نہ ہو، تو پروانے کا طواف بیکار ہے!

(۳) اِس میں مستی و خمار نہ ہو، تو بادہ کش کی ادا اچھی نہیں لگتی ہے! اِس کے اندر شراب نہ ہو، تو میخانے کی کوئی وقعت و اہمیت نہیں ہے!

(۴) سیپی اِس کو اپنے آغوشِ جگر میں نہ پالے، تو موتی کے دانے کی کوئی قدر و منزلت نہیں ہے! سیپی کی گود بھی بجائے خود موتی کے دانے کے بغیر سُونی اَور بے وقعت معلوم ہوتی ہے!

(۵) کوئی رہنے والا نہ ہو، تو مکان اُجاڑ معلوم ہوتا ہے! اِسکا گھر نہ ہو، تو اِنسان کی دُنیا میں کوئی عِزّت نہیں ہے!

(۶) ویرانہ نہ ہو، تو (باغ کے بادشاہ) گُلاب کی امتیازی شان اور خوبصورتی کا کچھ بھی پتہ نہیں چلتا ہے! اگر گلزار نہ ہو، تو ویرانہ بھی اپنے مخصوص رنگ میں اچھا نہیں لگتا ہے!

(۷) قیدخانے میں سختی اَور عذاب کے ساز و سامان کی موجُودگی زیب

نہیں دیتی ہے! اور نا ہی پنجڑے میں (بند جانور کو) آب و دانہ سے
محروم رکھنا روا ہے!

(۸) جس آستان (خانقاہ) میں ٹھگوں کا اڈہ ہو، اُس کے آگے جھکنا جائز نہیں ہے! اور جس مندر کے بُت بھی بجائے خود چور ہوں، اُس مندر کا قیام زیب نہیں دیتا ہے!

(۹) جو مادرِ وطن (کشمیر) کی حالتِ زار اور سوزِ درد کا اظہار نہ کرے، فانی (شاعر) کا وہ ترانہ یا افسانہ بھی اچھا معلوم نہیں ہو سکتا ہے!

مذہب

(۱) پَرٕژُک جلوہ ہاوان آیوٚ مذہب
پَرٕژُک راز باوان آیوٚ مذہب
ثوٚدر میوٚٹھ گیانُک تہٕ عرفانکوٚی مَس
چوان چاوٕ ناوان آیوٚ مذہب
فقیرس امیرس تہٕ شہرس تہٕ مینزس
ہرِس ہیوٚو بناوان آیوٚ مذہب
"ہشر، لول، ایثار، اِنصاف، موکہ چارہ!"
یہ شیٖچہر پوزہ ناوان آیوٚ مذہب

(۲) مگر لٲگہس جامہ فتنک رفاڈک،
دوٗیی دُشمنی ہٕنڈر تہٕ حسدکہ تہٕ کینک،
اَچِھن سوٗزمہ موٚلہس ریاکارِ تُہنٛد
بُتہٕ رِس دِسمہ تھٲوہس تہمت دوگنیارک،
لدُک قیدخانس اندر قاد رسٕندر پاٹھ،
فریب رکرِت بڑہ زولانہ وشہک ،
وجودس اپز ترٲوہس پردہ غیبُک
حقیقت تھوٚس ژوٚدرہ رنگن مجارک،

ترجمہ

مذہب

(۱) مذہب حق و صداقت کا جلوہ دکھاتا ہُوا آیا تھا!

مذہب حق و صداقت کا راز آشکارا کرتا ہُوا آیا تھا!

مذہب گیان اور عرفان کی میٹھی میٹھی شراب پیتا اور پلاتا ہُوا آیا تھا!

مذہب فقیر و امیر اور دوست و دشمن کو ہمنوا و ہمرُتبہ بناتا ہُوا آیا تھا!

"یکسانیت، محبت، بھائی چارہ، اِنصاف اور آزادی!" ——— مذہب یہی پیغام سُناتا ہُوا آیا تھا!

(۲) لیکن

اِس کو (یعنی مذہب کو) فِتنہ و فساد، دُوئی و دُشمنی اور بُغض و کینہ کا لباس پہنایا گیا۔!

اِس کی آنکھوں میں ریاکاری کا سُرمہ لگا دیا گیا۔

اور اِس کے چہرے پر دو روئی اور دو رنگی کے خضاب مل دِئیے گئے!

اِس کو دغا و فریب کی بیڑیوں اور توہّمات کی زنجیروں میں جکڑ کر ایک قیدی کی طرح قید خانے میں ڈال دیا گیا!

اِس کے (دُنیوی) وجود پر کسی عالم غیب کا پردہ ڈال دیا گیا، اور اس کی حقیقت و ماہیّت کو ایک مجازی رنگ و روپ میں چھپا دیا گیا!

وۄن گرٚیس مٔز ورزوزنگ نوٗ خانہ لَدن ماسنا

(۱) کیاد اٰد، لَدن کٔن وُچھِت بیدرد وٕدَن ماسنا
شیٚنٛژ مُردہ شِکارن رٕہت بیہِ عار گرٚدَن ماسنا
(۲) مظلوم کمَن کٔن نمن؟ دوہ آیہِ ژھوٚٹان ظالمَن
بے عار شِکارٕئن ژمن زانِت پہ یَدن ماسنا
(۳) بدلان چھُو جہانُک نظام، بۄزن بُچون چھُو گرٛھان پختہ خام
کھوٚٹ پاس نتان صبح و شام باسان یہٕ وٚردن ماسنا
(۴) وُنہِ گوٚنہ ختم عالمُک ہیٚت ناوٕ لرٛزن مذہبُک
دۄنِ گرٚیس مٔز ورزوزنُک نوُ خانہ لدن ماسنا
(۵) کنڈٕین تہ گلُن پُھلِ چھُو کیاہ، بلبُل رِچھ کھیوان حسرتا
مِلرزار ہیٚتھوی آسہِ زاہ نیکن تہ بدن ماسنا
(۶) چھا از تہِ مُنش شاد کانہہ؟ زنجیرہ درٛاے پاد کانہہ؟
انہ آسہِ کران یاد کانہہ شمشاد قدن ماسنا
(۷) کوٚت تام وُچھوک کاشرٕی زن مردہ رٕکھی ہیٚشرٕکی
بیہوش ہٕنتِ شورِگلی کیا یِم تہِ تھَدن ماسنا
(۸) ژھانڈان چھِ سخنور ادیب معشوق خیالی عجیب
فانی! اژہ وَنکھنا غریب بَنہِ چون مدن ماسنا

ترجمہ

کیا کِسان اَور مزدُور اب ایک نئے نظام کا محل تعمیر تو نہیں کریں گے؟

(۱) کیا بیماروں کو دیکھ کر بید رد (ظالم) تو نہیں روئیں گے؟ کیا مُردہ شکاروں پر بیٹھ کر گِدّھوں کو رحم تو نہیں آئے گا؟

(۲) بھلا مظلوم اب کِن کے آگے جُھکیں؟ اب تو ظالموں کے دِن ختم ہونے میں آئے ہیں! کیا (یہ حقیقت جان کر) بے رحم شکاریوں کے تن بدن (مارے خوف کے) سُکڑ تو نہیں جائیں گے؟

(۳) دُنیا کا نظام بدل رہا ہے! 'پختہ' اَور 'خام' الگ الگ ہو رہا ہے! اَور کھرے اَور کھوٹے (سچ اور جھوٹ) کی صبح و شام نِقاب کُشائی ہو رہی ہے! (یعنی پُرانے نِظام کی خامیاں اَور نئے نِظام کی خوبیاں منظرِ عام پہ آ رہی ہیں۔ اَور نئی قدریں پُرانی قدروں کی جگہ لے رہی ہیں!)
کیا 'بوڑھوں' (یعنی زاید المیعاد فرسودہ نظام کے رجعت پسند علمبرداروں) کو اِس حقیقت کا احساس تو نہیں ہو رہا ہے؟

(۴) ابھی تو دنیا میں مذہب کے نام پر لڑنے جھگڑنے کا سِلسلہ ختم نہیں ہوا ہے! کیا کِسان اَور مزدور اب (اپنے رہنے سہنے کے لئے) ایک نئے نظام کا محل تعمیر تو نہیں کرینگے؟

(۵) واہ واہ! پھولوں اَور کانٹوں میں کیا "تال میل" ہے! یہ دیکھ کر بلبلیں

مایوس اور حسرت زدہ ہیں! کیا اچھے اور بُرے لوگوں میں بھی ایسا ہی میل مِلاپ تو نہیں ہو سکتا ہے ؟

(۶) کیا آج بھی کوئی اِنسان خوش ہے ؟ اور کوئی باؤں (غلامی کی) زنجیر سے آزاد ہے ؟ کیا آج بھی کوئی (عاشق) شمشاد قدوں کو یاد تو نہیں کر رہا ہوگا ؟

(۷) بھلا ہم کب تک گندو عفونت میں پلنے والے کیڑوں مکوڑوں کی طرح کشمیریوں کو زبوں و خوار دیکھیں گے ؟ کیا یہ بھی جنّت (کشمیر) کے کمل کے پھولوں کی طرح کِھل تو نہیں اُٹھیں گے ؟

(۸) مخمور اور ادیب خیالی اور عجیب و غریب معشوقوں کو ڈھونڈتے رہتے ہیں !! اے فانی (شاعر) ! ذرا بتا تو سہی۔ کہ آیا ایک غریب تیرا حقیقی معشوق بن تو نہیں سکتا ہے ؟

انقلاب

کُس یہ بھران تازہ جام آو نوٗ شراب ہیٚت؟

(۱) آو زمانا نوٗوی آو انقلاب ہیٚت!
آو جہانا نوٗوی، آو نوٗ حساب ہیٚت!

(۲) اوس گٹے منز ذِلت، دوٗر دِیدوی ذِلت
آو صُبح سوٗئی فولِت، آو آفتاب ہیٚت!

(۳) ناز وادا واہ واہ جان دِلربا چھُو کیا!
حُسن نوٗوی یاونا آو نوٗ شباب ہیٚت!

(۴) لعل و جواہر زبر درایہِ سنگرن نبر
زان کمِس، کَس خبر؟ آیہِ کنڈو گلاب ہیٚت!

(۵) درایہ وتھاژہ ھوٹ تہ سیٚز بروٚنٹھ ییتھ علم چھ کھُر
درایہِ کتھا پژ اپژ، آو جلوہ خواب ہیٚت!

(۶) کُس یہ مجازُک حِجاب، دھوکہ دہچی طناب
آو ژٹان باحِساب؟ آو کُس ثواب ہیٚت!

(۷) نالہِ، وَدُن تے وِداک، وائے، وَش تہ باکہ باک
سوز، سولاا، فِراق، آیہ کیا جواب ہیٚت؟

(۸) کوٚت چھ دَوان حاصل و علم؟ درایہِ نیت تہ [illegible] جام!

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

کُس یہ بھران تازہ جام آؤ ژۄ شراب ہیت؟

(۹) گیت ژِۄیٔ، ژۄ کتاب! درآو ہول، شر، حُباب!
سوز، غرشریم، عذاب، آؤ کُس رباب ہیت؟

(۱۰) سون غلامِ غریب، سون دِلنِکوٕی حبیب
سون یہ قانیؔ ادیب آؤ کیا خطاب ہیت؟

ترجمہ

اِنقلاب

بھلا یہ کون نئے ساغروں میں ایک نئی ہی شراب اُنڈیلتا ہُوا آیا؟!

(۱) ایک نیا ہی زمانہ ایک نیا ہی انقلاب لیکر آیا! اور ایک نئی ہی دُنیا ایک نئے ہی انداز اور حجاب کے ساتھ آگئی!

(۲) وہی صبح ―― ہاں ہاں وہی صبح ―― جوکہ تاریکیوں کے حجاب میں نظروں سے اوجھل تھی، ایک نئے ہی سُورج (کی تابانیوں) کے ساتھ جلوہ گر ہوئی!

(۳) واہ واہ! ایک نئی ہی ناز و ادا! ―― کس قدر دلربا اور حسین! واہ واہ! ایک نئی ہی جوانی! ―― ایک نیا ہی حُسن اور نکھار لیکر آگئی!

(۴) واہ واہ! کتنے ہی لعل و جواہر ٹیلوں)، پربتوں اور پہاڑوں سے پھُوٹ پڑے! بھلا کون جانتا ہے؟ ―― کسے خبر ہے؟ ―― کانٹے بھی گلاب لیکر آگئے!

(۵) واہ واہ! ایک آسان اور سیدھا راستہ نکلا جسکے آگے ایک اُونچا جھنڈا لہرا رہا ہے! جو بات جھوٹی معلوم ہوتی تھی، وہ آخرکار سچ نکلی ہے! اور خواب بھی (اپنی تاویل کا) جلوہ لے کر آیا ہے۔! (یعنی شرمندۂ تعبیر ہُوا ہے!)

(۶) بھلا یہ کون سلیقہ کے ساتھ مجاز کے حجاب کو پھاڑتا ہوا اور دغا و فریب
اور وہم و گمان کی طناب کو توڑتا ہوا آیا؟ —— بھلا یہ کون خواب لیکر آیا؟

(۷) نالۂ فراق، آہ و زاری، بُکا و بین اور سوزِ ماتم! —— بھلا یہ سب
کے سب انجام کار (بارگاہِ الٰہی سے) کونسا جواب لیکر لوٹے؟

(۸) بھلا خاص و عام کہاں دوڑ رہے ہیں؟ —— فرزانے اور دیوانے
تو سارے کے سارے نکل پڑے!
بھلا یہ کون نئے ساغروں میں ایک نئی ہی شراب اُنڈیلتا ہُوا آیا؟

(۹) نئے ہی گیت اور ایک نئی ہی کتاب! —— واہ واہ! دِل کا حجاب
نکلا، اور دل کے ارمان نِکلے!
بھلا یہ کونسا رباب ایک نیاری زیر و بم اور سوز و ساز لیکر آیا، جس نے
کہ سارے عذاب اور غم بھلا دیئے؟

(۱۰) بھلا یہ غریبوں کا غلام! —— یہ ہمارے وطن (کشمیر) کا دوست! ——
ہاں ہاں یہ ہمارا ادیب یعنی فانی (شاعر) کونسا خطاب لیکر آیا؟

باکہٕ وٕداں کٔم چھہٕ مدٕنوار! گرٕدن کیا؟

(۱) غانہٕ مٔلن تازہ گُلن! دٲدہٕ لِدن کیا؟
سازٕرن تازہ ڈٕکن! اچھوکہ لَدن کیا؟

(۲) سالہٕ انن لالہٕ فلِن پیالہ بھرٕن کٔیتہٕ!
بۄچھ ہتیٚن، آرہٕ کتیٚن، دٔکہٕ زدن کیا؟

(۳) جامہٕ ولن کامہٕ دِیون، رنگہٕ ڈٔلن پوشن!
نِنتھ نتیٚن، گرٕ دھہٕ لَدن، پامہٕ زدن کیا؟

(۴) تاپہٕ دزن، تیٖرٕ ہٕتن ننتھ ننگیٚن پان!
مٲرٕ مندیٚن، لالہٕ رُخن، سرو قدن کیا؟

(۵) خانہٕ ہیٚتھن ربانہٕ لُرن سادہ منوشِن!
ساتہٕ لدن خانہٕ ہیَن! پانہٕ تھدن کیا؟

(۶) ترلیشہٕ ہٕتی زاگہٕ غریبن چھہٕ اَشش تام!
باکہٕ وٕدان کٔم چھہٕ مدٕنوار! گرٕدن کیا؟

(۷) ورٲیہٕ وُچھتھ لارہٕ توٗلے وارہٕ بہاٗ رنج،
تارہٕ گمٕت، کٔم چھہٕ ہیٚمت؟ لارِہ لدن کیا؟

(۸) آسہٕ دلس منزٕ نہٕ تمِس سوزٕ پٔیچ ریہہ
بوزہٕ سُوما کافہٕ دزان تارہٕ بلن کیا؟

ترجمہ

کتنے ہی اشراف زار و قطار رو رہے ہیں! لیکن گنڈوں (ظالموں) کو اس بات کا کیا غم؟

(۱) حسین اور نازنین اپنے گلابی رُخساروں پر غازہ مل دینگے! لیکن بیماروں کو اس سے کیا غرض؟

حسین اور نازنین اپنی ناز بھری چوٹیوں کو "ساز" (سہاگ) سے مزیّن کرینگے! لیکن زخمیوں کو اس سے کیا واسطہ؟

(۲) معشوقوں کو دعوت پر بلایا جائے گا اور (اُن کے لئے) جام کے جام بھر دیے جائیں گے! لیکن بھُوکے، عاجز اور دَر دَر کے ٹھکرائے ہوئے لوگوں کو اس سے کیا تعلّق؟

(۳) محبوبوں کو رنگ برنگی لِباس پہنائے جائیں گے، جن کو دیکھ کر گُلوں کا رنگ فق ہو جائے! لیکن برہنہ، خاک آلودہ اور ملعون و مطعون لوگوں کو اس سے کیا سروکار؟

(۴) ننگ دھڑنگ لوگوں کے تن بدن (کڑکتی) دھوپ سے جھُلس اُٹھیں گے اور (شدید) سردی سے ٹھٹھر جائیں گے! لیکن حسینوں، لالہ رُخوں، اور سرو قدوں کو اس بات کی کیا پروا؟

(۵) اے وائے! سادہ لوح لوگ خود اپنے گھروں کو مسمار کر کے دوسروں کے مکان تعمیر کرتے ہیں؛ بھلا ایسا کرنے سے اُن کی کیا ترقّی اور سرفرازی

ہوسکتی ہے؟

(خون کے) پیاسے سرمایہ دار (اپنی پیاس کو بجھانے کے لئے) غریبوں کے
آنسوؤں کی بھی تاک میں رہتے ہیں! اُف! کتنے ہی اشراف زار و قطار رو رہے
ہیں! لیکن گِدھوں (ظالموں) کو اِس بات کا کیا غم؟

(۷) بھاگتے ہوئے لوگ (یعنی سیّاح) باغ کے پھولوں کی بہار دیکھ کر دَواں
دَواں باہر نکل آئے! باغ میں کونسے لوگ محتاج و واماندہ اَور کونسے لوگ
اُفتادہ ہیں؟ بھلا اِن جلد بازوں کو اِسباب کا کیا فکر؟

(۸) جس آدمی کے دل میں نارِ غم کے شعلے بھڑک نہ رہے ہوں۔ بھلا اُسے کیا
معلوم کہ کسی کا تن بدن (ظلم و ستم کی) آگ میں کیسے جل رہا ہے!

مہجورس کُن!

(۱) گُلن مس پیالہ چلوِت گوک ستی باگراوِت گوک!
مُودُر کیا مُلبُل کشمیرٕ بولیا یوزہ ناوِت گوک!
(۲) اڈین گوک ہندرہ وُزرہ ناوِت، اڈین بلمہ زان ساوِت گوک!
نُوُوی تو دُ زیر و بم زِ لکین رابن مشر لشاوِت گوک!
(۳) کمی کر ہاو جوشن چان، رٕ وطنک، بُوک توشن نا!
نودی سونتا، نوی فُولیا، نوِی گلزار ہاوِت گوک!
(۴) مُبارک زِندگی ہُند ساز، چانے غیرتُک مِضراب!
خُودی ہُند راز باوِت گوک، عالم یہ زہ ناوِت گوک!
(۵) یمن کشمیر چمن مرگن، نین بتھ پہ توسہ میدانن
زہ پنینوٕ لولہ بوسوشیت، گوتاہ بوسہ ناوِت گوک!
(۶) یمن کشمیر کین باغن، جوئین، ناگن، سرن، آرن
مکھن پیٹھ لولپن دفہ ناوِتھی معراج ہاوِت گوک!
(۷) یمن کشمیر کین نادار مُفلِسن ننگہ مظلومن
مثالِ جامِ جم پننے مقامک جلوہ ہاوِت گوک!
(۸) کمن شاہن، کمن راجن، کمن تختن، کمن تاجن
کھورن تل کاشرین ہندین گراوِ منیاوٕ ناوِت گوک!
(۹) کرِئی ناپید نازن دمبدم باتن نخوتن!

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

پَٹن ، کٲشیرِ زبانہ ژٔٹنیٚس کمالس وانہ ناوِت گوک !

ف۱ [یہ مختصر سا مرثیہ کشمیری زبان کے مایۂ ناز اور شہرۂ آفاق شاعر جناب غلام احمد صاحب مہجور کے ماتم میں لکھا گیا تھا۔ جن کا انتقالِ پُر ملال ۱۰ اپریل سنہ ۱۹۵۲ء کو میتری گام (پلوامہ) میں ہُوا۔]

مصنف

ترجمہ

مہجورؔ سے!

(۱) تم گلوں کو (اپنی شعر و شاعری کی) شراب کے جام پلا کر اور اُن میں (اپنے گیتوں کی) مستیاں بانٹ کر اِس دُنیا سے رخصت ہو گئے! اے بُلبُلِ کشمیر! تم کیسی ہی میٹھی الاپ سُنا کر چلے گئے!

(۲) تم کچھ لوگوں کو نیند سے بیدار کر کے اور کچھ لوگوں کو لوریاں دے دے کے سُلا کر چلے گئے! تم دِلوں کے ربابوں، سازوں، سنتوروں، سارنگیوں اور سِتاروں میں نیا ہی نیا زیر و بم ڈال کر چلے گئے!

(۳) بھلا تمہارے جوش و خروش میں کب کمی آ گئی؟ کیا اہلِ وطن اِس حقیقت کو جان کر جھوم نہیں اُٹھیں گے؟

تم تو نئی ہی بہار، نئے ہی پھول اور نئے ہی گلزار دِکھا کر چلے گئے!

(۴) یہ زِندگی کا ساز اور یہ تمہاری غیرت و حمیّت کا مِضراب! ——— یہ دونوں مبارک ہوں تمہیں اور اہلِ کشمیر کو! تُم خودی کے راز آشکارا کر کے اور دُنیا کو جان پہچان کر چلے گئے!

(۵) تم کشمیر کی "مرگوں" (مرغزاروں)، چراگاہوں، وادیوں، جنگلوں اور توسہ میدانوں کو اپنے پیہم بوسوں سے کس قدر تھکا کر چلے گئے! ——— ذرا اتنی والہانہ محبّت تھی تمہیں اُن سے کہ متواتر بوسوں سے بھی

تم سیر نہیں ہوئے !)

(٦) تم کشمیر کے اِن گلزاروں، چشموں، ندی نالوں، دریاؤں، جھرنوں،
آبشاروں اور جھیلوں کو محبّت کی پانکھوں (پَروں) پر اُڑا اُڑا کر اپنی
معراجِ کمال دِکھا کر چلے گئے!

(٧) تم کشمیر کے اِن مفلوک الحال لوگوں، اور ننگ دھڑنگ مظلوموں کو
جامِ جم کی طرح اپنے اصلی مقامِ منزل کا جلوہ دِکھا کر چلے گئے!

(٨) کیسے کیسے راجوں، مہاراجوں، تختوں اور تاجوں کو تم کشمیریوں کے پاؤں
کے آگے گِرا کر چلے گئے!

(٩) بھلا ثانی (شاعر) کیوں نہ بجائے خود تمہاری دَمبدم ثنا خوانی کرے!
آخر تم تو اپنی کشمیری زبان کو معراجِ کمال پر پہونچا کر چلے گئے!

ترجمہ

اَنٕ چھُم زَرٕین ہوش سازنَدرن مَنٛز

(۱) ژٕلُن شور و شر چھُم مکانن گھرن مَنٛز
کرٛن زندگی پیٛدہ دارٕین برن مَنٛز

(۲) بھرُن جوش چھُم توٗ کوٗہن سنگرن مَنٛز
کرُن ہوش نوٗ پیٛدہ سوٗدرن سَرن مَنٛز

(۳) جوٲنی اَنٛن چھُم بُڈٕن آڈورَن مَنٛز
روٲنی اَنٛن ہٕہ کھمتیٖن آگرَن مَنٛز

(۴) کرُن پیٛدہ چھُم دِل شُہَن ہُند کھرن مَنٛز
کران ضایہ یِم زِندگی آرہ سَرن مَنٛز

(۵) اَنٛن چھُم کتھن نٕہ یوٗ کایٕن بے زبانن
اَنُن چھُم زرٕین ہوش سازنَدرن مَنٛز

(۶) اَنُن چھُم آنیُن گاشس ٲوِت پٔزِک گاہ
کڈُن چھُم وتن واش ہِجرَن ورَن مَنٛز

(۷) یِمَن تیلہ کنہٕ خوٗنٕن ذرٕہ سوٗزِ دردٕمِک
تھوٗن، چھیم دٕ نان شمع تِم یوٗ نیٛرن مَنٛز

(۸) کُنُوٕے آسہٕ ہے شان نٕہ یوِہ ہُند دِماغک
نٕبیٛز اوس کیا آدمن واندرن مَنٛز؟

(۹) رِہِت پٲن رٕ پانے چھِ پرٛدن ٹھٕریَن تل
قبوٗح کیا چھُوننہٕ وانٛدرن کانٛدرَن منٛز؟

(۱۰) اسان چھُس وُچھِت کاغذی افسرن کُن
پِہان یم زرٕین تہٕ کرٛت دفترن منٛز

(۱۱) وُچھِم گراک ژوٕ فانٛبس اِنتظارس
کٕژان نیرِ سودا ژوٕوُہئ بازرَن منٛز

ترجمہ

مجھے سازندوں اور موسیقاروں کی محفل میں بہروں کو ہوش میں لانا ہے!

(۱) مجھے مکانوں اور گھروں میں شور و شر بپا کرنا ہے! اور دروازوں اور کھڑکیوں میں جان ڈالنی ہے!

(۲) مجھے ٹیلوں، پہاڑوں اور پربتوں میں ایک نیا جوش و خروش بھرنا ہے اور جھیلوں اور سمندروں میں ایک نیا تلاطم پیدا کرنا ہے!

(۳) مجھے بوڑھوں اور ادھیڑ عمر کے لوگوں میں جوانی لانی ہے! اور سوکھے ہوئے سرچشموں اور منبعوں میں روانی پیدا کرنی ہے!

(۴) مجھے گدھوں (احمقوں) میں شیروں کا دل گردہ پیدا کرنا ہے! ہاں ہاں اُنہی گدھوں میں جو کہ اپنی زندگی کو سستی اور بیکاری کے عالم میں ضائع کرتے ہیں!

(۵) مجھے گونگوں اور بے زبانوں کو قوتِ گویائی عطا کرنی ہے! اور سازندوں اور موسیقاروں کی محفل میں بہروں کو ہوش میں لانا ہے!

(۶) مجھے اندھوں کو حق و صداقت کی روشنی دکھا کر بینا بنانا ہے! اور سڑکوں اور شاہراہوں کے اِنحنا (ٹیڑھے پن) اور پیچ و تاب کو سلجھانا ہے!

(۷) مجھے پروانوں میں ایسی شمعیں روشن رکھنی ہیں۔ جن میں تیل کی جگہ سوزِ درد کا خون جل رہا ہو!

(۸) اگر زبان اور دِماغ کی ایک جیسی شان (صلاحیت) ہوتی۔ تو پھر اِنسان اور بندر میں کونسا فرق تھا؟

(۹) یہ تو خود (توہّمات کے) پردوں اور حجابوں کی آڑ میں بیٹھے ہوئے ہیں! انہیں تو سبزی فروشوں اور نانبائیوں (یعنی ادنےٰ پیشہ وروں) میں کونسا نقص و قبوح پایا جاتا ہے؟

(۱۰) ہنسی آتی ہے مجھے اِن کاغذی افسروں کو دیکھ کر جو کہ دفتروں میں اپنے بازوؤں کو تہ کر کے بیٹھتے ہیں!

(۱۱) میں نے آج نئے ہی خریداروں کو فانی (شاعر) کے انتظار میں دیکھا! شاید وہ بازاروں میں (اپنی شاعری کا) نیا ہی سودا بیچتا ہُوا نکلے گا۔!

یادِ آزادؔ!*

(۱) پوان ییٚہ یاد چونٕی ناوٚ دِل طرفان آزادو!
وُچھو نا دیدٕ دوبارہ چونٕی پان آزادو!

(۲) فِراقن چاٲن دکرٕ فلوا دِلُک ارمان آزادو!
چھُکھ تاہ کرُوٹھ بییہ ہیٚلن ژٕے ہیٚوٚ اِنسان آزادو!

(۳) ژٕ اوسُکھ راچھ مظلُومن ہندیٚن پانن زُوٚن جانن!
زُوس چاٲنس توٚرے ما آیہ بر ونٹھی ہان آزادو!

(۴) بھرن نالول یِم چانیٚن وتن ہُند نازہ قدمن ہُند؟
وِنٛدان یِم دمبدم چانیٚن کتھن زُوٚ جان آزادو!

(۵) دِلس پٮ۪ٹھ اوس چاٲنِس راج محتاجن غریبن ہُند!
کمن تاجن نظر آش چاٲن ژالہ راوان آزادو!

(۶) کمن ملکن تہ فلکن اوس چونٕی غم ژٕے لِنش سٔر خم!
ژٕے اوس سوٗئی وُنہ تہ چھیٚم ہاوُن خودی ہُندستان آزادو!

(۷) دُوٕی، دوگنیار، نفرت، کینہ —— یِمی کالہ شہمارن
کرُت آتش دہانی سثبت، پننے فان آزادو!

(۸) کمن دھوکن، بھرمن، مکرن، فریبن لرزٕ چونٕی اوس!
کمن وہمن گمانن ہندٕ رُت استان آزادو!

(۹) نہ اوسُک دھرمکُوئی پابند نہ اوسُک دِینکُوئی پابند!
نمازن پوشہ پُوزاین بھُوت ارمان آزادو!

(۱۰) شُباں اوسُوی اُچھن نُورانہ ہنٛرگ، وحدتُک، کُنہٕرُک!
ژےٚ آسی کُل جہانس پیٚٹھ نظر یکسان آزادو!

(۱۱) کُتھان اوسُک ژٕہ مِلتن طائفن مِلٕنٕ ارکُوی سودا!
بڑاوِت کیا زِہ منٛدنیٚن گوک پینٛسوی وان آزادو!

(۱۲) مُلاین منٛزٕ تہٕ ما اپزیٚن خُداین زانخہ انُت ایمان!
قلاین منٛزٕ تہٕ مالگیت یٕزٕس زولان آزادو!

(۱۳) ژٕہ اوسُک ظُلمکیٚن جنگلن نیٚن منٛزٕ انقلابُک شہ!
گرٕزُن چون راٗلمن اوس لرزہ ناوان پان آزادو!

(۱۴) قرار اوسُوی نہ ڈیٚشِت کاشرٕین ہنٛز خانہ بربادی!
آوارٕن وُنہٕ تہٕ روزٕن ماسُکیٚن آسان آزادو!

(۱۵) ژٕہ ما اوسُک زٕزان زانخہ خوٗنِ دِل ہارُن غریبن ہُنٛد!
چھُو ما از خُونہ دریاوٕن تہٕ کانٛہ پرُسان آزادو!

(۱۶) گرٕڈھک ناقرہ منٛز بیدار وطنُک حال ڈیشِک نا!
وَتن پیٹھ کاشرٕین ہنٛد خوٗن گوارزان آزادو!

(۱۷) اگر ہاوان بہارا کانٛہ سُوتے خُونہ شہیدن ہُنٛد!
پزٕ رنتہ ٹی، گُمت سورُوئی چمن ویٚران آزادو!

(۱۸) دُچھک نادِیہ ژُی ماجن بنیٚن ہنٛز دٕلہٕ رُسوٲی!

گوٚنڈ کُٹ پرٛونٹھوٗیٔ زے کیٛازے سفر کوٗیٔ سامانٕ زٕ لد

(۱۹) کَنَن چانیٚن سپُن دمانٛشدرِہ منٛز زانہٕ فانیٚن آلو؟
دِلَس منٛز وُنہٕ تہٕ چھوٗ توٗیٔ دود لُیس للہ وان آزادو!

؎ یہ المیہ نظم کشمیری زبان کے مشہور شاعرِ انقلاب اور اُردو کے بلند پایہ ادیب جناب عبد الاحد صاحب ڈار آزاد کی یاد میں لکھی گئی ہے جو کہ سنہ ۴۸-۱۹۴۷ء کے بحرانی دور میں اینڈی سائنٹس کے مرضِ مزمن کا شکار ہو کر ۴۰ سال کی عمر میں قبل از وقت ہی اس دنیا سے رحلت فرما گئے۔ انتقال کے وقت آپ کرن سنگھ ہسپتال سرینگر میں تھے۔ جہاں کہ آپ کا آپریشن کیا گیا تھا۔ اور آپکی بالینِ مرگ پر حاضر معدودے چند رشتہ دار، احباب اور عقیدتمند ہی آپ کی لاش کو تجہیز و تکفین کے لئے اُٹھا لے گئے تھے۔ انتہائی افسوس کا مقام ہے۔ کہ اِس فخرِ وطن شاعر، ادیب اور مفکرؔ کا ماتم منانے میں مجرمانہ غفلت اور خاموشی سے کام لیا گیا!

یاد رہے۔ کہ مذکورہ دَور میں نیشنل کانفرنس کی ایمرجنسی گورنمنٹ (ہنگامی حکومت) قایم ہو چکی تھی۔

مصنف

ترجمہ

یادِ آزاد!

(۱) اے آزاد (شاعر) ! جب تیری یاد آتی ہے۔ تو دِل تڑپ اُٹھتا ہے !
کاشکہ ہمیں پھر تیرا دیدار نصیب ہو!

(۲) تیری فُرقت نے دِل کے ارمانوں اور تمنّاؤں کو وارفتہ اور ہلکان کر ڈالا۔
آہ! کتنا ہی مشکل ہے تُجھ جیسے انسان کا پھر مِلنا !

(۳) تُو مظلوموں کی جانوں اور رُوحوں کا محافظ تھا! کیا اسی لئے تیری جان پر
پہلے ہی (مَلک الموت کی) ہمت تو نہیں آگئی ؟

(۴) کیا وُہ لوگ تیری راہوں اور ناز بھرے قدموں کی بلائیں نہیں لیں گے،
جو کہ دمبدم تیری اعجاز بیانی پر اپنی جانیں قربان کرتے ہیں ؟

(۵) تیرے دِل پہ غریبوں اور محتاجوں کا راج تھا! بھلا تیری (محض ایک)
نظر سے کتنے ہی تاج اپنی جگہ سے ہِل جاتے تھے !

(۶) کتنے ہی ملائک و افلاک تجھ سے سراسیمہ اور تیرے آگے سرخم تھے! تجھے
ابھی کبھی اپنی شانِ خُودی کا اور مظاہرہ کرنا تھا!
(لیکن افسوس !) تو پہلے ہی اس دنیا سے اُٹھ گیا !

(۷) دُوئی، دورُوئی، نفرت اور کینہ ! ——— اِن کالے کالے شہسواروں
کو تو نے اپنی آتشِ دہانی سے بھسم کر ڈالا !

(۸) کتنے ہی [illegible] تجھ سے [illegible] تھے اور کتنے ہی

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

وہم و گمان کے آستان اور محل تیرے ہاتھوں مسمار ہوئے!

(۹) تُو نہ وہم کا پابند تھا نہ دین کا! تُو نے (اپنے پائے استغنا سے) نیاز دوں
اور نشیب پوجاؤں کے ارمان ٹھکرا دیئے!

(۱۰) کس قدر زیب دیتا تھا تیری آنکھوں میں یکسانیت اور وحدت کا نُور!
تیری تو ساری دُنیا پر یکساں نظر تھی!

(۱۱) تو مِلّتوں، فرقوں اور طائفوں کو میل ملاپ اور یگانگت کا سودا بیچتا تھا!
(اے وائے!) تُو دِن دہاڑے ہی اپنی دُکان بند کر کے کیوں چلا گیا؟

(۱۲) تو نے اِبتلاؤں میں بھی جھُوٹے خداؤں پر ایمان نہیں لایا اور نا ہی (روحانی
دباؤ اور عذاب کی) فصیلوں میں مقید رہ کر بھی سچائی کو بیڑیاں پہنائیں!

(۱۳) تو ظلم و ستم کے جنگلوں اور نیستانوں میں شیر انقلاب کے مانند تھا۔ تیری
گرج سے کتنے ہی تناور جنگلی درختوں (یعنی بڑے بڑے ظالموں) کے
جِسم و جان تھرا اُٹھتے تھے!

(۱۴) تُجھے کشمیریوں کی خانہ بربادی دیکھ کر آرام و قرار تھا نہ سکون! (اے وائے!)
اِن آوارہ (اور بے خانماں) لوگوں کی خانہ آبادی ابھی تک ممکن نہ ہو سکی!

(۱۵) تو کبھی بھی غریبوں کو خُون کے آنسو بہاتے ہوئے دیکھنا برداشت نہیں
کرتا تھا! (اے وائے!) آج تو خون کے دریاؤں کا بھی کوئی پُرسان
نہیں!

(۱۶) کاشکہ تُو قبر میں بیدار ہو جاتا اور اپنے وطن کا حالِ زار دیکھتا!
(اے وائے!) کس قدر ارزاں ہو چکا ہے۔ شاہراہوں اور پگڈنڈیوں پر

(مظلوم) کشمیریوں کا خون!

(۱۷) اگر ابھی تک کوئی بہار دِکھائی دیتی ہے۔ تو وہ بھی شہیدوں کے خون کی!
ورنہ حق تو یہی ہے۔ کہ سارا چمن ویران اور اُجاڑ ہو چکا ہے!

(۱۸) کاشکہ تُو اپنی آنکھوں سے ماؤں اور بہنوں کی رسوائی اور بے حرمتی
دیکھتا! (اے وائے!) تُو نے (اِس رُوح فرسا منظر کو دیکھنے سے)
پہلے ہی کیوں اپنا رختِ سفر باندھ لیا؟

(۱۹) کیا کبھی نیند میں تُو نے فانی (شاعر) کی پُکاریں تو نہیں سُنیں؟ —
ہاں اُسی فانی (شاعر) کی پکاریں جو کہ ابھی تک اپنے دل میں تیرا ہی درد
لیئے ہوئے ہے!

خوٗن[1]

(۱) گٔنۍ خوٗن، گمٔت، خون، گڑھان خوٗن، سیٹھا خوٗن!
چوٗل خوٗن، چَلیوٚ خوٗن، چلان خوٗن چھُیَن منٛز!
(۲) لٔج، دٔو ہلہٕ رتٕس دھار، سیٹھا خوٗن وتن ییوٚ!
قموارٕ شبس رُود، چلان زُورہ ترٕوٕیَن منٛز!
(۳) اِنسانہ سٕندے خوٗنہ کران شران ہندوٗستان!
یٔ اوسہ غرض زُورہ کھتیَن زُورہ زٕوٕیَن منٛز؟
(۴) نُندبٲن، گُگلن، آرہ ولن، پارہ دِلن گٔیہ!
ییوٚ خون دٕزِت تازہ رخن لالہ زٕوُیَن منٛز!
(۵) مٲنیاوَ دِلگ سوزِ جگر سوز جگر سوز
نَے اہرمنٕ اوس نہ ابلیس خٕوَیَن منٛز!
(۶) اِنسان مگر کیٲزِہ دٕلتِ جامہ دٕلوَن ہیندٕ؟
شیطان شکل کیٲزِہ گمژ منشہ روٕیَن منٛز؟
(۷) زردار دٕوہے رُود، چوان خون غریبن!
ہرساتہ پھٕوکس دین اونگ فِتنہ زٕوین منٛز!
(۸) زردار دٕوہے رُود زُوٗس زاگہِ غریبَن!
زُوٗ جان یہند داٹھ فلیَن یاچھُوٕپوٕیَن منٛز!

---

[1] [یہ نظم ہندوستان (یعنی موجودہ بھارت اور پاکستان) کے مشہور فرقہ وارانہ فسادات سے متاثر ہو کر لکھی گئی تھی] مصنف

ترجمہ

خون

(۱) اے وائے! خونریزی ہوئی اور کس قدر خونریزی ہوئی! خونریزی ہو رہی ہے اور کتنی خونریزی ہو رہی ہے! خون بہہ گیا اور کس قدر بہہ گیا! خون بہہ رہا ہے اور کیسے پرنالوں کی صورت میں بہہ رہا ہے!

(۲) روزِ روشن میں خون کے دھارے بہہ نکلے اور سڑکیں خون میں لت پت ہو گئیں! رات کو بھی تنگ و تاریک گلی کوچوں میں خون کے فوارے چھٹتے رہے!

(۳) اے وائے کس طرح ہندوستان (یعنی موجودہ بھارت اور پاکستان) اِنسانی خون میں بے دریغ نہا رہا ہے! کیا خفیہ سازشوں اور ریشہ دوانیوں کا یہی منتہائے مقصد تھا؟

(۴) اے وائے! خوبصورت گلوں اور "آرہ ولوں" کے دِل پارہ پارہ ہو گئے! اور نازنین رُخساروں اور لالہ نما چہروں میں خون جل اُٹھا!

(۵) ہم مانتے تھے۔ کہ اِنسانی دِل کا جگر سوز درد اور سوز و گداز اہرمنوں میں تھا نہ ابلیسوں میں!

(۶) لیکن انسان کیوں آج دیووں کا لباس پہنے ہوئے ہے؟ اور انسانی چہروں میں کیوں شیطان کی شکل نظر آتی ہے؟

(۷) اے وائے! سرمایہ دار ہمیشہ غریبوں کا خون چوستے رہے! اور ہر وقت

اپنے فتنوں اور سازشوں کی آگ کو "دین" اور "دھرم" کی پھکنی سے
پھونکتے رہے!

(۸) اے وائے! سرمایہ دار ہمیشہ غریبوں کی جان کے پیچھے پڑے رہے، جن کی زندگی محض "واٹ" (مکّی کا دلیا) اور "پوے" کھانے سے (بمشکل) برقرار رہتی ہے!

خبردار!

(۱) ڈوٹھ نار ترٲوان شور کَس پیٹھ وارہ خبردار!
خون خوارہ! دشمن دارہ! اے زردارہ! خبردار!

(۲) دَم ادۓ سوران، لرزہ جانس ژوۓ، دُکھت پان
دٔوہ تارہ ڈیلشِ چھپی ژنے وڈن رُشہمارہ! خبردار!

(۳) چُھک خانہ داران خانہ کُورِت خانہ بناوان
بے خانہ کرنے نم تہِ جاگیردارہ! خبر دار!

(۴) مظلوم گٲلِت پان چھو تُوُی ہشان بڑاوان
چھُوُنی ناز کنہ پیٹھ نہقہ مہ دُنیا دارہ"! خبردار!

(۵) چھا دیندار ی دُورہ ناوُن ہُونڈ نہ مُسلمان؟
بدنام کُورِتھن دین مذہب دارہ! خبردار!

(۶) بلے وارِپہ باغس ژاپہ نوٗ نوٚو ساتہ تبردار
زاہ باغوان رُود زاگ ہیٚت ما وارہ! خبردار!

(۷) معصوم یا ئسے بہ ڈنٹھ منزِل کرُوڈ کڈُن چھُونی
ینہ رادہ رادک دَلوۓ لوکہ چارہ خبردار!

(۸) گُلزارہ! نیرِت ہار شرادُن دیدہ وُٹان چُھک
پوہ یاگہ ڈیٹک کرژہ گرژھہ ہک وارہ خبردار!

(۹) زنجیرہ کھولان بیڑہ تیِ زولانہ ژٹان دیادَ
فانی تہِ گو ژوت وُٹھنکے اتّارہ خبردار!

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

ترجمہ

خبردار!

(۱) بھلا یہ کِس (مظلوم) کی خاطر اِتنا شور و شر بپا ہُوا ہے اَور اِتنی ہنگامہ
آرائی ہو رہی ہے؟ اے خونخوار! اے دُشمن دار! اے زردار!
ہوش میں آ! ہوش میں آ!

(۲) تیرا دم تو اب ٹوٹ رہا ہے! تیری جان تھرّا رہی ہے! اَور تیرا جسم
پیچ و تاب کھا رہا ہے! اے ظالم شہار! خبردار! اب تو تجھے زِندگی کے
محض دو یا تین دِن دیکھنے نصیب ہونگے!

(۳) تو گھر والوں کے گھر مسمار کر کے اپنا گھروندا تعمیر کرتا ہے! اے جاگیردار!
خبردار! وُہ بھی تجھے بے گھر بنا دینگے!

(۴) بیچارے مظلوم اپنی جانکاہی سے تیری شان و شوکت کو بڑھاتے ہیں!
اے "دنیادار"! خبردار! تو کِس بات پر یونہی اِترا رہا ہے؟

(۵) کیا ہندو اَور مُسلمان میں تفریق اَور مغایرت پیدا کرنا ہی دینداری
ہے؟ اے مذہب دار! ذرا ہوش میں آ! تُو نے دِین اَور دھرم کو بدنام
کِیا ہے!

(۶) اے وائے! باغ (وطن) میں نئے نئے لکڑ ہارے (ظالم) ہر وقت بے
تحاشا گھُس گئے! لیکن پھر بھی باغبان کبھی اِن کی تاک میں بجھ بی
چوکنا نہیں رہا!

(۷) اے معصوم دوست! خبردار! تجھے آگے چلکر ایک کٹھن منزل طے کرنی ہے! ایسا نہ ہو کہ تُو بچپن میں ہی اپنے وَلولے کھو بیٹھو!

(۸) اے گلزار! تُو ہار اور ساون کے (گرم) مہینے ختم ہوتے ہی آنکھیں مُوند لیتا ہے (مرجھا جاتا ہے)! کاشکے تُو پوہ اور ماگھ کے (برف بار) مہینے بھی دیکھتا، تاکہ تجھے مشکلات کا اور تجربہ اور احساس ہو جاتا!

(۹) اے لو! یہ تو (غلامی کی) زنجیریں کھولتا ہُوا اور ہتھکڑیاں اور بیڑیاں توڑتا ہُوا نکلا! اے لوگو! خبردار! فانی (شاعر) بھی حُبِّ وطن (کی جنون انگیز شدّت) سے دیوانہ ہو اُٹھا ہے!

خلایِق سیٚپن دِیو قیامت قیامت!

(۱) لتن تل وطن پیٚوٚ قیامت قیامت!
کھسِت ہوٚر وسِت پیٚو قیامت قیامت!

(۲) جہانس اندر وانہٕ لوٗگک بہٕ پامن
پرٲوتہٕ پیٚنوٚ قیامت قیامت!

(۳) فسادٕک، عنادٕک، عذابٕک رگن منز
نووُی خون دوٗریو قیامت قیامت!

(۴) "امانت" ییٚن خون ہوٗت بانہٕ ڈٕنِ چون
سوبایو تہٕ بایو قیامت قیامت!

(۵) نِیانٕک تہٕ لوٗگِہ، امارٕک تہٕ ہولٕک
ہمے دارہ سوبریو قیامت قیامت!

(۶) رہِت آدمن ترٲگِہ مازس چھہ آدم!
خلایِق سیٚپن دِیو قیامت قیامت!

(۷) کمن معصومن، بیگناہن یتیمن
کٔڈان بیتلہ کرٲیو قیامت قیامت!

(۸) لحاظانہ کوریٚن تہٕ باجن، شبنین ہنٛد
"سوٗد آبا" وٕزت پیو، قیامت قیامت!

(۹) پچے ناز زالان ہتے پان ڈل، وٕل،

چھ پرَدوتہ ژھایَو، قیامت قیامت!

(۱) یِہ حالاوٗ چھِت فانِیِن وۄن زمانس
ترٛ تا وۄہے گیوٗ "قیامت! قیامت!"

لہ [یہ نظم ہندوستان (یعنی موجودہ بھارت اور پاکستان) کے ۱۹۴۷ء کے فرقہ دارانہ فسادات سے متاثر ہو کر لکھی گئی تھی۔]
مصنف

افسوس! لوگ بھی کیسے آدم خوار دیو بن گئے! یہ تو قیامت ہے! قیامت ہے!

(۱) اے وائے! ہمارا وطن (ظالموں اور جابروں کے) قدموں کے نیچے روندا گیا!
یہ تو قیامت ہے! قیامت ہے!
اے وائے! ہمارا وطن بام شہرت پر چڑھتے چڑھتے قعرِ بدنامی میں گر گیا!
یہ تو قیامت ہے! قیامت ہے!

(۲) اے وائے! اپنوں اور بیگانوں نے ہمارے وطن کو دُنیا بھر میں طعن وتشنیع اور جگ ہنسائی کا شکار بنایا! یہ تو قیامت ہے! قیامت ہے!

(۳) اے وائے! (شر پسندوں کی) رگوں میں دنگا فساد، مردم آزاری اور بُغض وعناد کا ایک نیا ہی خون دوڑ پڑا! یہ تو قیامت ہے! قیامت ہے!

(۴) اے وائے! بھائیوں اور بھائیوں نے ایک دوسرے کا خُون مقدّس پینا شروع کیا۔ (جو کہ اِن کی رگوں میں ایک پاک اور بلند مقصد کے لئے بمدِ امانت محفوظ تھا۔) ! یہ تو قیامت ہے! قیامت ہے!

(۵) اے وائے! پاسِ ادب، محبّت، دردِ فراق (اور انسانیت) کا زمانہ گزر گیا! یہ تو قیامت ہے! قیامت ہے!

(۶) اے وائے! اِنسان اِنسان کو کھانے کے لئے گھات لگائے بیٹھا ہے۔
افسوس! لوگ بھی کیسے (آدم خوار) دیو بن گئے! یہ تو قیامت ہے! قیامت ہے!

(۷) اے وائے! کیسے کیسے معصوموں بیگناہوں اور یتیموں کو اُبلتی ہوئی تیل کی کڑاہیوں میں تل لیا جاتا ہے۔! یہ تو قیامت ہے! قیامت ہے!

(۸) اے وائے! اب تو لڑکیوں، ماؤں اور بہنوں (کی عفت و عصمت) کا احترام ختم ہے! افسوس! شرم و حیا کا پانی لوگوں کی آنکھوں میں جل اُٹھا ہے

یہ تو قیامت ہے! قیامت ہے!

(۹) اے وائے! جو (موقعہ پرست اور شرپسند) لوگ (فتنہ و فساد کی) آگ کو بھڑکا دیتے ہیں۔ وہ تو بجائے خود پردوں اور حجابوں میں چھپ کر تماشائی بنتے ہیں! یہ تو قیامت ہے! قیامت ہے!

(۱۰) (وطن کا) یہ رُوح فرسا حال دیکھ کر فانی (شاعر) نے زمانے سے کہا کہ:۔ ”یہی مرثیہ روز روز گا —“ ”یہ تو قیامت ہے! قیامت ہے!“

مُلوٚ وارہ وُنہٕ شیخ تہٕ براہمن کٔمۍ؟

(۱) وٕپا کانہہ چھُو دِل میون دٕلمُت غمن کٔمۍ؟
بنٲوِم دِلک، داغ لعلِ یمن کٔمۍ؟

(۲) کٔمۍ سُندۍ نالہ چھِم خوٗنِ دِل ہارہ نادان؟
جِگر پارہ گوٚر نم فٔے زیرٕ ؤ بمن کٔمۍ؟

(۳) چھُو کمہِ شانہ اِستادہ کوتاہ چھُو آزاد!
مگر تھوٚومُت بندٕ چھُو سروِ چمن کٔمۍ؟

(۴) نموٗ کٔن، گٔڈِتھ کٲنِ مظلومَس خوٗن
حٕرت نچاوٕ ذرّہ چوٗنہِ ماشزے نمن کٔمۍ؟

(۵) چھِ وُنہِ دینکس اَمرَس زٕہرِ ملِہ وان
مُلوٚ وارہ وُنہِ شیخ تہٕ براہمن کٔمۍ؟

(۶) امیری غریبی تماشا نصیبُک
فریچ، اثر کتھہ پہ قسمتھ کمن کٔمۍ؟

(۷) چھُو یِم، ہوٚومُت فاتِس نور ہِشرٗک
سُومَس چھوٚومُت سوٗی چھُو جامِ جمن کٔمۍ؟

بھلا شیخ اور برہمن کو ابھی کس نے ہم آہنگ بنایا؟

(۱) کیا کوئی کہہ سکتا ہے۔ کہ میرے دِل کو کن غموں نے گھیر لیا ہے؟ اور میرے دِل کے داغوں کو کس نے یمن کے لعلوں میں بدل دیا ہے؟

(۲) بھلا کس (مظلوم) کے نالے مجھے خونِ دِل کے آنسو بہانے پر مجبور کرتے ہیں؟ اور میرے جگر کو کس زیر و بم نے پارہ پارہ کیا ہے؟

(۳) واہ واہ! کس شان سے کھڑا ہے اور کتنا آزاد فطرت ہے! —— لیکن اِس سروِ چمن کو کس نے پابجولاں رکھا ہے؟

(۴) بھلا یہ کس (ظالم) نے کسی مظلوم کے خون کو ناخنوں کی راہ سے نکال کر اپنے حنا بند ناخنوں کی مینا کاری کی ہے اور اِن پر نگینے نصب کئے ہیں؟

(۵) اے وائے! ابھی تک دھرم اور دِین کے امرت (آبِ حیات) میں زہر مِلایا جا رہا ہے! بھلا شیخ اور برہمن کو ابھی کس نے ہم آہنگ بنایا؟

(۶) "امیری اور غریبی محض 'نصیبۂ ازل' کا ایک کرشمہ اور کھیل ہے!" —— بھلا دھکہ اور فریب کی یہ بات کِس نے کِس کو سُنائی ہے؟

(۷) جس شراب نے فانی (شاعر) کو یکسانیت و مساوات کا نور دِکھایا ہے۔ بھلا وہی شراب کس جامِ جم نے اُسکو پلائی ہے؟

جہالک ژاو شیطانا گنوئی نیکن بدن اَندر![1]

(۱) گژھان کوتاہ چھُو وَدہ نُک شور و شر ماتم گدن اَندر!
مدنوارن گمت، خونی بدن گاٹن گردن اندر!

(۲) مِشت تعلیم نبیٔ باگرٕ ولین تہ اوتارن؟
چھ وزھ مژ پانہ وانی خانہ جنگی سرمدن اندر!

(۳) کُسنہ نیکی؟ بدی کُسنہ؟ شرافت کیا؟ رذالت کیا؟
جہالک ژاو شیطانا گنوئی نیکن بدن اندر!

(۴) رتس مانزس جدائی، پانہ وانی نم تہ ژم دشمن!
پیہوتے مٔت، آب ووتھ گامن، شہارن، سرحدن اندر!

(۵) گمت ژھیتہ شولہ لولُک، شمع ہولُک، ژونگ ایمانُک
جوانن، اڈورن، لوکٹن، بڈین، پیرن، وژدن اندر!

(۶) چھُو کوتاہ حیف کتھہ جانس، ژُوَس پانس گلان ہن ہن
چھکن، ضربن، ٹکن، ٹاسن، ڈکن، ساسن زدن اندر!

(۷) ہیتن نار اژیہ باغس، ترٛوسیت گُل تہ بلبُل دور!
مگر گژھراہ چھ بدستی شرابچ، میکدن اندر!

(۸) کھورن زولانہ یابہ آسن گمت، سرون تہ شمشادن!
چھو گیا تلہ عاشقن ڈلیشن کپن تہندین قدن اندر؟

(۹) وچھت رنگا زمانک فانیس چھنہ آگ باگے کانہہ!
چھو لگمت پانہ لیس زن بلبلا کاون گردن اندر!

---

[1] یہ نظم [illegible] ۱۹۴۷-۴۸ء
میں صوبہ کشمیر اور صوبہ جموں میں ہو گئے ۔
مصنف

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

آج تو نیکوں اور بدوں کے دلوں میں جہالت کا ایک ہی شیطان گھس گیا ہے!

(۱) اے وائے! ماتم کدوں میں بکا و بین اور شیون وشین کا کس قدر شور وشر بپا ہے! کیوں نہ ہو؟ آخر چیلوں اور گدھوں (خون آشام قاتلوں) میں پڑ کر محبوبوں اور معشوقوں (شریفوں اور اصیلوں) کے (نازنین) بدن خونیں ہو چکے ہیں!

(۲) کیا پیغمبر اور اوتار اپنی تعلیم اور اُپدیش کو بھول تو نہیں گئے ہیں؟ —— افسوس! آج پیغمبروں اور اوتاروں کے بیچ ہی خانہ جنگی کی آگ بھڑک اُٹھی ہے!

(۳) ہائے! کس کی نیکی؟ کس کی بدی؟ شرافت کیا؟ اور رذالت کیا؟ —— آج تو نیکوں اور بدوں کے دلوں میں جہالت کا ایک ہی شیطان گھس گیا ہے!

(۴) اے وائے! خون اور گوشت میں جدائی ہو چکی ہے، اور ناخن اور پوست ایک دوسرے کے دشمن بن چکے ہیں! (یعنی بھائی بھائی کا دشمن بن چکا ہے) افسوس! آج تو شہروں، دیہاتوں اور سرحدوں میں جہالت اور دیوانگی کی یہی ہوا چل پڑی ہے!

(۵) شعلۂ محبت، شمعِ درد اور چراغِ ایمان —— اُف! یہ سب کے سب چھوٹوں، بڑوں، جوانوں اور بوڑھوں میں گُل ہو گئے ہیں!

(۶) افسوس صد افسوس! کیسے (نازنین) جسم اور کیسی (گرانقدر) جان کی بوٹی بوٹی
اور رتی رتی زخموں، گھاؤں، چوٹوں، دھچکوں، جھٹکوں اور ہزاروں
زدوں میں دھیرے دھیرے فنا ہو کر رہ جاتی ہے!

(۷) اے وائے! باغ کے ارد گرد آگ لگ گئی اور بجلیوں سے گُل اور بلبلیں
جل اُٹھیں! لیکن میکدوں کے اندر شراب کی کس قدر بدمستی چھائی
ہوئی ہے!

(۸) جب سروِ آزاد، اور شمشاد بھی بجائے خود پابجولاں ہوں۔ تو بھلا عاشقوں
کو اُن کے قد و قامت میں کونسی چیز دستیاب ہو سکتی ہے؟

(۹) زمانے کا عجیب رنگ دیکھ کر قآنی (شاعر) دم بخود ہے۔ اور اُسے کوئی
راہ نہیں سوجھتی! اے وائے! وہ بھی بجائے خودِ ایک بلبل کی طرح
کوّوں اور گدھوں میں پھنس چکا ہے!

جوانن ہُند حال

(۱) نہ جوشا، جنوُنا، نہ پۄزٕ غیرتا کانہہ
نہ دردا، نہ دوٗدا، نہ پۄز محبتا کانہہ
(۲) نہ خوٗنس اَندر غیرژ، گرِمیا کانہہ
نہ لوٗبِچ، نہ ہوٗپِچ، دِلس نرمیا کانہہ
(۳) ہِشر آزماوُن نہ دوگنیار ژراوُن
خیالن اندر ژٕرٕھ نہ آزادیا کانہہ
(۴) ژٕٹن زال وہمُگ، فریبُک، گمانُک
نہ ژیوٗنہہ وَلولا کانہہ، نہ ژٕرٕھ ہمّتا کانہہ
(۵) کَتھن منز دلیلا، نہ سِنزرا نہ گوٗہِرا
نہ کامِن تہ کارن ہنٛدُوئی مطلبا کانہہ
(۶) کَدن ژوٗوُ جہالُس نہ راضی زمانس
وَدان "قسمتس" کانہہ، کران واویلا کانہہ
(۷) چھُو کانہہ بنٛدٕ "وقتُک"، چھُو کانہہ بنٛدٕ "تختُک"
مَنگان مندرن آستانن پناہ کانہہ

جوانوں کا حال

(۱) اِن میں (یعنی جوانوں میں) نہ جوش ہے، نہ جنون ہے اور نا ہی کوئی حقیقی غیرت ہے!
اِن میں نہ درد ہے، نہ تڑپ ہے، اور نا ہی کوئی حقیقی محبّت ہے!

(۲) اِن کے خون میں نہ غیرت و حمیّت کی کوئی گرمی ہے اور نا ہی اِن کے دِل میں محبّت اور سوز و گداز کی کوئی نرمی ہے!

(۳) ذرا یکسانیت کو آزماتے اور دورُوئی اور مغائرت کو خیرباد کہتے! ـــ اِن کے خیالات میں ذہنی آزادی بھی نہیں ہے!

(۴) ذرا وہم و گمان اور مکر و فریب کے پردوں اور جالوں کو تار تار کر کے رکھ دیتے! ـــ ان میں نہ ایسا کوئی ولولہ ہے اور نا ہی ایسی کوئی ہمّت ہے!

(۵) اِن کی باتوں میں نہ منطق ہے، نہ گہرائی ہے اور نہ کوئی وزن ہے - اور نا ہی اِن کے کاموں کا کوئی خاص مقصد ہے!

(۶) نہ تو یہ دُنیا (کے فرسودہ نظام) کا محل از سرِ نو تعمیر کر سکتے ہیں اور نا ہی یہ زمانے سے راضی اور مطمئن ہیں! کوئی اپنی "قسمت" کو جھینکتا ہے اور کوئی محض واویلا کرتا ہے!

(۷) کوئی "وقت" کا بندہ ہے (ابن الوقت ہے) اور کوئی "تاج و تخت" کا بندہ ہے (سرکار پرست ہے)! اور کوئی مندروں اور آستانوں (زیارت گاہوں) میں اپنی پناہ ڈھونڈتا ہے۔
(اور مرادیں مانگتا ہے)!

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

شُوبِہا ثِیُون مزارٕ ہی تہٕ شمشان زانُن ؟

(۱) چھُو دردِ وطن دین وایمان زانُن
چھُو یکسان ہِنُدس تہٕ مُسلمان زانُن

(۲) گرُن مُلِ چھُو تِتھ پادُشِثِن تہٕ پردٕثِن
کٕرِت زان یُتھ ثُیِنہٕ اِنسان زانُن

(۳) چھِہ مندر مشیدے ٹُلان فِتنہٕ ثۆر ثۆر
بگناہ شورہ خانٕ چھُو اِستان زانُن

(۴) وَنُو کیا تُمِس ڈٖلِہتِس دیندارس
زہین زانٕنے لیَس چھُو اسمان زانُن؟

(۵) کُنی مٕتر چھِہ یِتھ یَبِٹھ مَرُن زٕیُون چھُو مَنٕنُش
شُوبِہا ثِیُون مزارٕئی تہٕ شمشان زانُن؟

(۶) وطندارہ اُبراوٗ ناسُور وطنُک غم
پَزِی وٕنُن رَیَتِن پان لُقمان زانُن؟

(۷) گرُن فاقہ یِمہِ شورگہ مُلکِ غریبی
چھِہ کوثِس حُورنِتہٕ کُس چھُو غِلمان زانُن؟

(۸) چھُونِیرُن گیوان فانِیس گِرِیت وطنُک
یِہوَے لَس چھُو گیتانہٕ فرقان زانُن

کیا مزار اور شمشان (مرگھٹ) کو دو الگ الگ چیزیں سمجھنا جائز ہے؟

(۱) (ہمیں) دردِ وطن کو دین و ایمان سمجھنا ہے! اور ہندو اور مسلمان کو ایک ہی نظر سے دیکھنا ہے!

(۲) (ہمیں) اپنوں اور بیگانوں میں اِس طرح سے تال میل پیدا کرنا ہے۔ کہ پیشگی تعارف اور جان پہچان کی بدولت اِنسان کو جاننے کی ضرورت نہ پڑے۔!

(۳) مندر اور مسجدیں نئے نئے فتنے بپا کرتی ہیں! گناہ ہے ایسے بارُود خانوں کو آستان (متبرک زیارت گاہیں) سمجھنا!

(۴) بھلا اِس بھٹکے ہوتے دین دار سے کیا کہیں جو کہ زمین (یعنی عالم سفلی کی حقیقتوں) کو سمجھنے کے بغیر ہی آسمان (یعنی عالمِ علوی) کو جاننے کی سعیٔ لاحاصل کرتا ہے؟

(۵) ایک ہی مٹّی (دھرتی) تو ہے۔ جس پر اِنسانوں کو جینا مرنا ہوتا ہے! کیا مزار اور شمشان (مرگھٹ) کو دو الگ الگ چیزیں سمجھنا جائز ہے؟

(۶) اے وطندار! تو وطن کے ناسُور مندمِل کر! تجھے تو اب اپنے آپ کو لقمان سمجھنا چاہئے!

(۷) جس جنتِ ارضی (کشمیر) کے غریب فاقہ کشی کر رہے ہوں۔ بھلا وہاں کون حُور ہے؟ اور کِس کو غلمان سمجھا جا سکتا ہے؟

(۸) مرحبا! فانی (شاعر) کو تو اب وطن (کی آزادی) کا گیت گاتے ہوئے نکلنا ہے! اور اِسی گیت کو اُسے گیتا اور قرآن سمجھنا ہے!

نَوجوانَن کُن

اندر وارِہ اَژھ بوستانا نوٗوئی ہیَت

(١) زمانس اندر آژھ زمانا نوٗوئی ہیَت
جہانس اندر اژھ جہانا نوٗوئی ہیَت
(٢) کرُن پیدٕہ آدم گمانا نوٗوئی ہیَت
زمینا نوٗئی، آسمانا نوٗوئی ہیَت
(٣) قدم تَل وُفان مکھ طفانا نوٗوئی ہیَت
نوٗوئی دَم تہ خُم دِل دِہانا نوٗوئی ہیَت
(٤) تبر لائے زٹ موٗل پرٛانین گلین ہنٛدر
انٛدر وارِہ آژ، بوستانا نوٗوئی ہیَت
(٥) گمُت باغ ویران ہے ہے! اَژُس جل
بہارا نوٗوئی، باغبانا نوٗوئی ہیَت
(٦) وَنی عشقہ موٗت کیا، جنوٗنی نبِت یِیر
زبانا نوٗئی، داستانا نوٗوئی ہیَت
(٧) چھُ وُنہِ زونمُت وارہ رازِ خودی کٔم، ؟
نوٗوئی ییر اک رازدانا نوٗوئی ہیَت
(٨) نیٚچھر پیوٗن چھُو وۄن، زیرِ پرٛانِس نظامس

تہٕ وَتھ تھوٚد فقط اَک بہانا نوٗوُی ہَرت

(۹) کرٕن کیا چھُو گورن، مُلن، وعظ خوانن؟
بُرٕک گاشس ہاوٕ آن بانا نوٗوُی ہَرت

(۱۰) نہ تھاوَن لدِت نہفتہ ییتھ "قسمتکُ" راہ
لُکن گژھہ تِتھوٕی آب و دانا نوٗوُی ہَرت

(۱۱) جبینَن چھُو حالا گُمت سجدہ دِیٔ دِیٔ
زِندن سیٚیت روزہ آستانا نوٗوُی ہَرت

(۱۲) دِلن منٛز نوٗوُی پیٚدہ گرِہ جوش تَے ہوش
تِتھُوی فانیُن یِکھ ترانا نوٗوُی ہَرت

ترجمہ

نوجوان سے خطاب

باغ میں ایک نیا ہی بوستان ساتھ لیکر داخل ہو جا!

(۱) زمانے میں ایک نیا ہی زمانہ ساتھ لیکر داخل ہو جا! اور دُنیا میں بھی ایک نئی ہی دُنیا ہمراہ لے کر قدم رکھ!

(۲) اِنسان کو ایک نئے ہی تصوّر، نئی ہی زمین اور نئے ہی آسمان کو ساتھ لے کر پیدا کر!

(۳) قدم اُٹھا اور ایک نیا ہی طُوفان، نیا ہی دَم خم، نیا ہی دِل اور نیا ہی ذہن ساتھ لیکر مائِل پرواز ہو جا!

(۴) پُرانے درختوں کی جڑوں کو کلہاڑے سے کاٹ اور باغ میں ایک نیا ہی بوستان ساتھ لیکر داخل ہو جا!

(۵) اے وائے! سارا باغ ویران اور اُجاڑ ہو چُکا ہے! تُو اِس میں فوراً داخِل ہو جا ـــ ایک نئی ہی بہار اور نئے ہی باغبان کو ساتھ لیکر!

(۶) بھلا دیوانۂ عشق تجھے کیا بتائے گا؟ تو جُنونی بن کر نکل ـــــ ایک نئی ہی زبان اور نئی ہی داستان کو ساتھ لے کر!

(۷) بھلا ابھی تک رازِ خودی کو کس نے بخوبی سمجھ لیا ہے؟ تو ایک نئے ہی رازدان کو ساتھ لے کر چل!

(۸) اب تو پُرانے (زائد المیعاد فرسودہ) نظام کو محض ایک جنبش سے گرنا ہے!

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

تو فقط (اس کی گراوٹ کا) ایک بہانہ لیکر کھڑا ہو جا!

(۹) بھلا پروہتوں، مُلّاؤں اور واعظوں سے تیرا کیا واسطہ؟ تو حق وصداقت
کی روشنی ایک نئی ہی آب وتاب کے ساتھ دِکھا!

(۱۰) جِس "آب ودانہ" کے ساتھ "قِسمت" کا ڈھونگ وابستہ نہ ہو۔ تُو لوگوں
کے پاس وہی "آب ودانہ" ساتھ لے کر جا!

(۱۱) اے وائے! سجدے دے دے کر جبینوں کا کیا حال ہو چکا ہے! تو زِندہ
دِلوں کے ساتھ ایک نئے ہی آستان میں قیام کر!

(۱۲) جو دِلوں میں نیا ہی جوش وخروش اور ہوش پیدا کرے۔ تُو فانی (شاعر)
کا وہی ترانہ گاتا ہُوا چل!

خوابٕ خیالن چھوٚدٕرٕن نارہ بَنِن مشر!

(۱) آسہ ژوٚدُیَ نارہ گرزُن رازہ وَنَن مشر!
باسہ ژوٚدُیَ سازہ وَزُن نارہ کَنَن مشر!

(۲) آسہ کرٕن ڈوہلہ شہَن زازہ کٔشن راچھرٕ!
نارہ ژھٹ آسہ سٔنزُن آبہ گھنن مشر!

(۳) آبہ ژوٚڈَن، وادہ وُرٕطَن ناوہ فریب رٕ!
خواب وخیالن چھوٚدرٕن نارہ بَنِن مشر!

(۴) پَردہ ژٕٹِت نیرِ فَلَایو نہ بَلَایو!
آسہ پٔزِس وارہ پُزُن ژورہ سَنن مشر!

(۵) روزِہ کرٕن خارہ کرَین ہُند نہ گوڈن ہُند!
پھاسہ رزن آسہ دَزُن تارہ پَنِن مشر!

(۶) روزِہ گوٚبھن مشر نہ ثبت شانِ فقیری
آسہ خدائی نہ سَنزُن پرٕمچہ ژرٕنَن مشر!

(۷) خوٗنِ جگر دامہ چاوان یم چھ غریبَن
آسہ تمن تولہ بَرزُن سیرٕ مَتن مشر!

(۸) تولہ ہیتِن لالہ فلیٔن نالہ مَتِن ہُند
آسہ لَرُن آسہ بَرزُن تولہ وَنن مشر!

(۹) فانیؔیٔ سازِ دِلس آسہ ژوٚدُیَ سوزا!
آسہ عٔرس پانہ وٕزمُن نالہ مَنَن مشر!

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

ترجمہ

خواب و خیال کے خرمن نذرِ آتش ہو کر خاکستر ہو جائیں گے!

(۱) ''شاہی'' جنگلوں میں تو اب (مظلوموں کی) ایک نئی ہی گرجن ترجن ہو گی۔ اور ناز بھرے کانوں میں اب سازوں اور ربابوں کی ایک نئی ہی آوازہ گونجتی ہوئی معلوم ہو گی۔

(۲) شیروں کو بھی اب روزِ روشن میں قربانی کے بکروں کی حفاظت کرنا ہو گی۔ اور آگ کے شعلوں کو پانی کے ساتھ میل کرنا ہو گا۔

(۳) مکر و فریب کی کشتیاں تو اب آندھی سے پاش پاش ہو کر غرقاب ہو جائینگی اور خواب و خیال (کے خرمن) نذرِ آتش ہو کر خاکستر ہو جائیں گے۔

(۴) صداقت تو اب پردے پھاڑ کر فصیلوں (یعنی قید و بند) اور ابتلاؤں کی آزمائشوں میں سے آشکارا ہو کر نکلے گی۔ اور چھپانے سے نہیں چھپ سکیگی۔

(۵) اب تو ہتھکڑیاں اور بیڑیاں (آزاد) ہاتھوں اور پاؤں کو دیکھ کر رشک کرینگی۔ اور پھانسی کی رسیاں تار تار ہو کر جل اُٹھیں گی۔

(۶) اب تو شانِ فقیری (سماج سے مُنہ موڑ کر) محض غاروں اور گپھاؤں میں ہی اقامت گزیں نہیں ہو گی۔ اور نا ہی اُلوہیت بڑ کے درختوں اور قبرستانوں پر اُگنے والے پودوں میں مستور رہے گی۔

(۷) جن لوگوں نے غریبوں کے خونِ جگر کی مُفت کشید لگائی ہے، اُنہیں تو اب اِس خُون کے ایک ایک تولہ کی تلافی (اپنے خون سے)

سیروں اَور منوں کے حساب سے کرنا ہوگی۔

(۸) اب تو محبّت کے جنگلوں میں عاشقوں اَور معشوقوں کے بیچ بوس و کنار کا محبّت بھرا لین دین ہوگا۔

(۹) فانیؔ (شاعر) کے سازِ دل میں اب ایک نیا ہی سوز ہوگا۔ اَور اُسے بھی بجائے خود (چنگ و رباب کی طرح) ترنّم و ترزمزم کے ساتھ بجنا ہوگا۔

مصنّف کی سابقہ تخلیقات (بزبانِ کشمیری)

نمبر شمار	نام کتابچہ	پبلشر یا پبلشرز
(۱)	پوشہ ڈاٰل،	مصنّف خود بذات
(۲)	پوشہ باغ	غلام محمدؐ نور محمدؐ تاجران کتب مائسمہ بازار سرینگر (کشمیر)
(۳)	ترانۂ زندگی	حالی پبلشنگ ہاؤس اردو بازار۔ جامع مسجد۔ دہلی
(۴)	تغیرِ حال	ایضاً

"ترانۂ زندگی" اور "تغیر حال"

ادب نواز نظروں میں

(ڈاکٹر غلام محی الدین صاحب صوفی سابقہ رجسٹرار دہلی یونیورسٹی
ومصنّف تواریخِ کشمیر (بزبانِ انگریزی) الموسومہ "کشمیر"

"۸۱ نریمان روڈ۔ نیو ٹاؤن۔ کراچی ۵۔ پاکستان
منگل ۷ ستمبر سنہ ۱۹۵۴ء

جنابِ والا فانی صاحب! بندگی عرض ہے۔ جناب نے سرفرازا جو یاد
زمایا۔ اور "ترانۂ زندگی" اور "تغیر حال" ارسال فرمائے۔ بہت بہت
شکریہ۔ گذشتہ ملاقاتوں کا لُطف نصیب ہُوا۔ آپ کا کلام درد
اور حقیقت کا آئینہ دار ہے۔ خدا کرے، زورِ بیاں اور زیادہ ہو!

غلام محی الدین صوفی"

"یہ دونوں کتابچے فانی صاحب کی کشمیری شاعری میں رشحاتِ تخیّل کا نتیجہ ہیں۔ کشمیری شاعری کے دَورِ جدید میں مصنّف کو بلند مقام حاصل ہے۔ لہٰذا ہم کشمیری شاعری سے دِلچسپی رکھنے والے حضرات سے درخواست کرتے ہیں۔ کہ وُہ ہر دو کتابوں کا مطالعہ کرکے فانی صاحب کی نازک خیالی سے مستفید ہُوں۔ مصنّف نے کشمیری اشعار کا ترجمہ بھی کتاب کے آخر میں درج کیا ہے۔ جس سے صاف ظاہر ہوتا ہے۔ کہ آپ کو کشمیری پر کافی عبور حاصل ہے۔

ہم کشمیری اَور غیر کشمیری اصحاب سے درخواست کرتے ہیں۔ کہ وُہ اِن ہر دُو کتب کا مطالعہ کرکے اپنی عِلم دوستی کا ثبوت دیں۔"

("امر" جموں مورخہ ۲۶ اگست ۱۹۵۴ء

"پنڈت پیتامبر ناتھ درفانی کاشمیری کشمیری زبان کے مشہور شاعر ہیں۔ اِس نظم (تفسیرِ حال) میں جو کہ ۵۷ اشعار پر مشتمل ہے۔ شاعر نے پہلے ۲۸ اشعار میں کشمیر کی صنفِ نازک سے چند سوال پُوچھے ہیں۔ مثلاً

"کیا تمہاری زلفوں اَور لٹوں کی خستگی اَور آوارگی ہی تمہارے غموں، رنجشوں اَور ملالوں کی گواہی تو نہیں دے رہی ہے؟"

"کیا تمہارے ہی دُکھوں اَور دردوں سے زوجہ بالوں، بانہالوں (یعنی پیر پنجالوں)، اَور ہمالوں کے سر سفید تو نہیں ہو چکے ہیں؟"

"کیا ابھی تک تمہارے معصوم نونہالوں کو آدھی رات کو جگا کر اَور اُن کے شیر آلودہ ہونٹوں کو لگام دے کر بیگار کے لئے لیا جا رہا ہے؟"

"بھلا تمہاری شرم و حیا کی پونجی کو کس نے لُٹا کر تم سے چھنوا یا ہے؟

اُور تمہاری زُلفوں اور خالوں کی نیلامی کس نے کرائی ہے ؟"

آخری ۲۹ شعر عورتوں کی طرف سے جواب پر مشتمل ہیں جو جواب دیتی ہیں کہ

"جو لوگ عام محفلوں میں آزادی کا دم بھرتے رہتے تھے۔ آج وہی لوگ دوسروں کی زبان کو گُدّی سے کھینچنا عینِ ثواب سمجھتے ہیں!"

"جو لوگ کل رہزنوں، چوروں، اور ٹھگوں کی گردنیں مروڑتے تھے۔ آج وہی لوگ اپنے چہروں پر نقاب اوڑھ کر ڈاکہ مارتے ہیں!"

"کل جو لوگ عورتوں کی عظمت کو تعریفوں سے عرشِ بریں پر پہنچاتے تھے۔ آج اُنہی عالی جناب حضرات نے ہماری عِفّت و عصمت کو خاک میں ملا دیا!" الخ

یہ نظم ہر پڑھی لکھی کشمیری عورت کو موجودہ دَور میں پڑھنی چاہئے۔ اِس میں حُبِّ وطن اُور کشمیر کے موجودہ دردناک حالات کا ذکر جس پیرایہ میں کیا گیا ہے۔ وُہ قابلِ تعریف ہے۔ یہ اندازِ بیان کم از کم کشمیری زبان کے لئے نرالا ہے۔"

"آوازِ حق" راولپنڈی (پاکستان)
مورخہ ۷ ستمبر سنہ ۱۹۵۴ء

”یہ دونوں کتابچے فانی صاحب نے کشمیری شاعری میں لکھے ہیں۔ اور ان کا مطالعہ کرنے سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ فانی صاحب کو کشمیری شاعری کے دورِ جدید میں بلند مقام حاصل ہے۔

کشمیری شاعری میں دلچسپی رکھنے والوں کو ان کتابچوں کا مطالعہ ضرور کرنا چاہیئے۔ مصنّف نے کشمیری اشعار کا ترجمہ بھی کتابچوں کے آخر میں درج کیا ہے۔ جس سے ظاہر ہے۔ کہ آپ کو کشمیری شاعری پر عبور حاصل ہے فانی صاحب کے ان کتابچوں کا مطالعہ کرنا علم دوستی کا ثبوت دینا ہے۔ اور کشمیری اور غیر کشمیری اصحاب ان کا مطالعہ آسانی سے کر سکتے ہیں۔“

(”سویرا“) جموں مورخہ ۱۲ ستمبر ۱۹۵۴ء

”پتیامبر ناتھ درفانی کاشمیری۔ بی۔ اے۔ کشمیری پنڈت درخاندان کے نوجوان چشم و چراغ ہیں۔ بی۔ اے پاس کرنے کے بعد ڈیموکریٹک پارٹی اور نیشنل کانفرنس کے ساتھ ملحق رہے اور کچھ دیر نیشنل کانفرنس کے اوفیشل آرگن ”خدمت“ میں بھی بطور سب ایڈیٹر کام کرتے رہے۔ کشمیر پر بھارتی حملہ کے بعد حالات ہی بدل گئے۔ درؔ صاحب کی حساس طبیعت نے دیکھ لیا کہ یہاں حق وانصاف کی بجائے غنڈہ راج قائم ہو رہا ہے۔ شیخ محمد عبداللہ کے ساتھ والہانہ عقیدت کے باوجود آپ کی غیور طبیعت اُس نازیبت کو برداشت نہ کر سکی۔ جو بھارتی سنگینوں کے سایہ تلے مقبوضہ کشمیر میں پروان چڑھ رہی تھی۔ آپ مجبوری کی حالت میں کشمیر چھوڑ کر بھارت چلے گئے۔ اور اپنے دوستوں اور عزیزوں کے ذریعہ کوئی پرائیویٹ …… ملازمت …… حاصل کر کے گزر اوقات کرنے لگے۔

کچھ عرصہ کے بعد واپس کشمیر چلے گئے"۔ اور اپنی اہلیہ اور دوسرے متعلقین کو بھی اس مبدّل بہ جہنم جنّت سے نکال کر لے گئے۔ اِس کے بعد ایام تعطیلات میں اک خاموشی کے ساتھ اپنے وطن کے درشن کر کے چلے جاتے تھے۔ معلوم ہوتا ہے کہ اس دفعہ سفر کشمیر نے ان کے زخموں کو اور بھی گہرا کر دیا ہے اور وہ بخشی وزارت کے مظالم دیکھ کر اپنے دل کی بھڑاس نکالنے پر مجبور ہوئے ہیں۔ درؔ صاحب نے "تفسیر حال" کے عنوان سے ۱۶ سولہ صفحوں کا ایک منظوم پمفلٹ شائع کرایا ہے۔ جس میں دو کشمیری نظمیں درج ہیں:- "دختران کشمیر سے سوال" اور "دخترانِ کشمیر کی طرف سے جواب" ان دو نظموں میں اُس چنگیزیت اور بربریت کا نقشہ کھینچنے کی کوشش کی گئی ہے۔ جس کا بھارتی مقبوضہ کشمیر میں دور دورہ ہے۔ بھارتی عوام کو حقیقت حال سے روشناس کرنے اور کشمیر میں روا رکھی ہوئی اپنی درندگی کا احساس دلانے کے لئے کتابچہ کے آخری حصہ میں دونوں نظموں کا اُردو ترجمہ بھی دیا گیا ہے۔ خیالات اور واقعات کے لحاظ سے مقبوضہ کشمیر کے موجودہ حالات کی صحیح تصویر کھینچی گئی ہے"۔

("ہماری آواز" راولپنڈی (پاکستان)
مورخہ ۱۳ ستمبر ۱۹۵۳ء)

حرفِ آخر

اگر یہ منظوم کتاب قارئینِ کرام کے تفننِ طبع کا باعث بن سکی۔ تو میں سمجھوں گا۔ کہ اِسکی ترتیب و تدوین اور طباعت و اشاعت میں میری اور میری رفیقۂ حیات پربجا نیز خواجہ بدرالحسن صاحب (ناشر) اور خواجہ شوکت علی صاحب (کاتب) کی محنت ضائع نہیں ہوئی ہے میں "قارئینِ کرام" کے زمرہ میں اُن خودغرض، ابن الوقت اور کُنبہ پرور سیاسی لیڈروں کو چاہیئے۔ وُہ میرے دوست ہوں یا دشمن شامل نہیں سمجھتا ہوں۔ جو کہ اپنے مخلص اور بے لوث سیاسی رفیقوں کو آلۂ کار بنا کر اور اپنے بلند بانگ دعاوی اور اصولوں سے منحرف ہو کر کبھی ایک حکومت اور کبھی دُوسری حکومت سے یا گاہے ایک سیاسی تنظیم اور گاہے دوسری سیاسی تنظیم سے ہزاروں روپیہ اینٹھ لیتے ہیں۔ اور اپنی توند کو بڑھاتے ہیں۔ اور دُنیا کے سامنے اپنی معصومیت اور گریہ مسکینی کا مظاہرہ کرتے ہیں۔ بلکہ میرا رُوئے سخن اُن غیور اور خوددار ادب نواز حضرات کی طرف ہے۔ جو کہ شمع ادب پر پروانے بن کر گر آتے ہیں۔ اور اپنی چند در چند مالی مشکلات کے باوجود ادب کی خدمت اور نشر و اشاعت میں انتہائی جگر سوزی اور کدّ و کاوش سے کام لیتے ہیں۔

فانی کاشمیری

ختم شد